صبح صادق	05:09
طلوع آفتاب	06:24
زوال آفتاب	12:37
غروب آفتاب	06:50

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا جو غرور وتکبر سے اپنی ازار (یعنی پاجامہ، تہبند وغیرہ) کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے گا۔" (بخاری) اگر کوئی تکبر کے بغیر یونہی ٹخنوں سے نیچے لٹکائے تب بھی جائز نہیں ہے کہ یہ تکبر کی علامت او رمتکبرین کی مشابہت ہے، نیز اتنی مقدار میں کپڑوں کا اسراف بھی ہے۔

روزنامہ ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 247, Sunday- 06 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ⊛ شمارہ نمبر ۲۴۷ ⊛ اتوار، ۶ ستمبر ۲۰۲۶ء، ۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ⊛ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

بہار: سمراٹ حکومت نے جاری کی نئی گائیڈ لائن

ریاستی ملازمین کی جانچ سے قبل سی بی آئی کو لینی ہوگی اجازت

محکمۂ داخلہ کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے بعد اب ریاستی حکومت کے ملازمین اور ریاست کے کنٹرول والے اداروں سے متعلق معاملات میں 'سی بی آئی' براہ راست جانچ شروع نہیں کر سکے گی۔ بہار حکومت نے ریاست میں 'مرکزی تفتیشی بیورو' (سی بی آئی) کی جانچ سے متعلق نئی گائیڈ لائن جاری کی ہے۔ محکمۂ داخلہ کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے بعد اب ریاستی حکومت کے ملازمین اور ریاست کے کنٹرول والے اداروں سے متعلق معاملات میں 'سی بی آئی' براہ راست جانچ شروع نہیں کر سکے گی۔ ایسے معاملوں میں جانچ سے قبل بہار حکومت کی پیشگی رضامندی لینا لازمی ہوگا۔ محکمۂ داخلہ (پولیس برانچ) کے پرنسپل سکریٹری پنکج کمار نے یہ نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ اس میں دہلی اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ ایکٹ، 1946 کی دفعہ 6 کے تحت 'سی بی آئی' کے تفتیشی اختیارات کے دائرۂ کار کو واضح کیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کی نقل مرکزی حکومت کی وزارت پرسونل، سی بی آئی ڈائریکٹر، بہار کے ڈی جی پی اور متعلقہ محکموں کو بھیج دی گئی ہے۔ حالانکہ مرکزی ملازمین، مرکزی سرکاری اداروں اور ان سے وابستہ نجی افراد کے معاملات میں سی بی آئی کو جانچ کی اجازت دی گئی ہے۔ نئے نوٹیفکیشن کے تحت بہار حکومت کے کام کاج سے متعلق سرکاری ملازمین کے خلاف 'سی بی آئی' یعنی دہلی اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ کی جانب سے جانچ کے لیے ریاستی حکومت کی پیشگی

رضامندی ضروری ہوگی۔ اسی طرح بہار حکومت کی ملکیت یا کنٹرول والے کارپوریشن، کمپنی، بینک اور ریاست سے مالی امداد حاصل کرنے والے اداروں سے متعلق معاملات میں بھی 'سی بی آئی' کو براہ راست جانچ کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس نئے حکم کے بعد بہار کے انتظامی دائرے میں آنے والے ملازمین اور اداروں کے خلاف جانچ کا پورا طریقۂ کار تبدیل ہو گیا ہے۔ اب بہار حکومت سے متعلق کسی بھی معاملے کی جانچ کرنے سے قبل سی بی آئی کو ریاستی حکومت کے پاس ایک باضابطہ تجویز بھیجنی ہوگی۔ نوٹیفکیشن میں واضح کیا گیا ہے کہ 'سی بی آئی' کی جانب سے جانچ کی اجازت کے لیے تجویز موصول ہونے کے بعد ریاستی حکومت ہر معاملے پر غور کرے گی۔ اس کے بعد یہ طے کیا جائے گا کہ متعلقہ معاملے میں دہلی اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ کو جانچ کے اختیارات دیے جائیں یا نہیں۔ اجازت ملنے کے بعد ہی 'سی بی آئی' اپنی کارروائی آگے بڑھا سکے گی۔ اس فیصلے کا براہ راست اثر ریاست کے انتظامی مشینری پر پڑے گا۔ حکومت کے اس اقدام سے ریاستی ملازمین کو براہ راست جانچ سے تحفظ ملے گا۔ وہیں مرکزی تفتیشی ایجنسی کے اختیارات کے استعمال کے لیے ریاست کی رضامندی ضروری ہو جائے گی۔ حکومت کا ماننا ہے کہ اس نظام سے جانچ کے عمل میں شفافیت برقرار رہے گی۔ حالانکہ نئے نظام میں مرکزی حکومت کے ملازمین اور ہندوستانی حکومت کے ماتحت سرکاری شعبے کے اداروں سے متعلق معاملات کو الگ رکھا گیا ہے۔ بہار کی حدود میں کام کرنے والے مرکزی حکومت یا اس کے ماتحت سرکاری شعبے کے اداروں کے ملازمین اور ایسے نجی افراد کے معاملات میں ریاستی حکومت کی الگ سے اجازت ضروری نہیں ہوگی، جو مرکز کے براہ راست کنٹرول سے متعلق جرائم میں ملوث ہوں۔ بہار کی سمراٹ چودھری حکومت نے ایک بڑا فیصلہ لیتے ہوئے نئی گائیڈ لائن جاری کی ہے، جس کے تحت اب مرکزی تفتیشی بیورو (CBI) کو ریاستی ملازمین یا ریاست کے زیر کنٹرول اداروں کے خلاف کسی بھی قسم کی تفتیش شروع کرنے سے قبل بہار حکومت سے پیشگی اجازت لینی ہوگی۔ محکمۂ داخلہ (پولیس برانچ) کے پرنسپل سکریٹری پنکج کمار کی جانب سے جاری کردہ اس نوٹیفکیشن میں واضح کیا گیا ہے کہ سی بی آئی اب براہِ راست کارروائی یا تفتیش کا آغاز نہیں کر سکے گی۔

امریکہ نے ایران کے آئل ٹینکر پر کیا حملہ

خارگ جزیرہ کے پاس ہوئے زوردار دھماکے!

آبنائے ہرمز سے بڑی مقدار میں خام تیل اور توانائی کی مصنوعات دنیا کے مختلف مقامات تک پہنچتی ہیں۔ اس

راستے پر طویل عرصہ تک جہازوں کی آمد و رفت متاثر رہنے سے عالمی تیل سپلائی کو لے کر تشویش بڑھ سکتی ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری فوجی کشیدگی کے درمیان خلیجی خطہ ایک بار پھر دھماکوں سے گونج اٹھا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' نے ایرانی سرکاری میڈیا آؤٹ لیٹ 'نور نیوز' کے حوالہ سے بتایا ہے کہ ہفتہ کو ایک امریکی جہاز کی ایرانی تیل کے ٹینکر سے ٹکر ہو گئی۔ اس کے بعد ایران کے اہم تیل مرکز خارگ جزیرہ کے آس پاس دھماکوں کی آواز سنائی دینے کی خبر سامنے آئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان گزشتہ کئی مہینوں سے جاری تنازعہ حالیہ دنوں میں مزید سنگین ہو گیا ہے۔ خاص طور سے آبنائے ہرمز کے آس پاس فوجی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ یہ سمندری راستہ دنیا کے لیے ایندھن سپلائی کا انتہائی اہم راستہ سمجھا جاتا ہے اور یہاں کسی بھی بڑے فوجی تناؤ سے بین الاقوامی تیل کی سپلائی متاثر ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ ایران نے اس علاقہ میں سمندری آمد ورفت پر روک لگانے کی کوشش کی ہے، جبکہ امریکہ آبنائے ہرمز میں جہازوں کی آمد ورفت برقرار رکھنے اور ایرانی کنٹرول کو چیلنج کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کشیدگی کے درمیان امریکہ نے 30 اگست کو ایران کے لارک جزیرہ پر حملے کیے تھے۔ امریکی فوج کے مطابق وہاں موجود ایرانی فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ امریکہ کا کہنا تھا کہ ان ٹھکانوں سے سمندر میں بارودی سرنگیں بچھانے اور جہازوں کی آمد و رفت کے لیے خطرہ پیدا کرنے کی صلاحیت وابستہ تھی۔ اس کے جواب میں ایران نے اردن میں امریکی فوجی اڈے پر بیلسٹک میزائلوں سے حملہ کیا۔ اس کے محض چند دن بعد یکم ستمبر کو امریکہ نے ایران کے جنوبی ساحلی علاقوں میں دوبارہ حملے کیے۔ امریکی فوج کے مطابق اس کارروائی میں ایئر ڈیفنس سسٹم، رڈار اسٹیشن، سمندری وسائل، بارودی سرنگیں بچھانے کی صلاحیت اور مواصلاتی مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران نے بھی جوابی کارروائی کی اور بحرین، اردن وعراق سمیت خلیجی خطے میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک سے وابستہ ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔

نئے نقشے پر یورپ اور نارتھ امریکہ سے بڑا نظر آئے گا افریقہ

اقوام متحدہ میں ۱۶۴ ممالک کی حمایت، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دنیا کا نقشہ بدلنے کی منظوری دے دی ہے

کینیا کے جغرافیہ داں کیوکو میونڈو کے مطابق نقشے صرف راستہ دکھانے کا کام نہیں کرتے بلکہ وہ کسی خطے کی سیاسی، اقتصادی اور سماجی شبیہ کو بنانے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دنیا کا نقشہ بدلنے کی منظوری دے دی ہے۔ نئے نقشے میں افریقہ کا حجم پہلے کے مقابلے زیادہ درست اور حقیقی نظر آئے گا۔ یہ تجویز ٹوگو نے پیش کی تھی اور افریقی یونین (اے یو) کے رکن ممالک نے اس کی حمایت کی۔ تجویز کے حق میں 164 ممالک نے ووٹ دیا، جبکہ امریکہ نے اکیلے اس کے خلاف ووٹ دیا۔ 6 ممالک نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اس تجویز کو 'کریکٹ دی میپ' کا نام دیا گیا تھا۔ اس کا مقصد طویل عرصے سے استعمال ہو رہے 'مرکیٹر میپ' کی جگہ ایسے نقشے کو فروغ دینا ہے جس میں دنیا کے براعظموں کا حجم حقیقت سے زیادہ قریب نظر آئے۔ حالانکہ اقوام متحدہ کا یہ فیصلہ لازمی نہیں ہے، یعنی اس سے 'مرکیٹر میپ' پر قانونی روک نہیں لگی ہے، لیکن دنیا بھر کے اسکولوں، اداروں اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر نئے نقشے کے استعمال کو فروغ ملے گا۔ 'ایکول ارتھ میپ' میں افریقہ اب یورپ اور نارتھ امریکہ سے بڑا دکھائی دیتا ہے۔ واضح رہے کہ 'مرکیٹر میپ' کو فلیمش نقشہ ساز جیراڈ رس مرکیٹر نے 1569 میں بنایا تھا۔ اس کا مقصد سمندر میں سفر کرنے والے یورپی ملاحوں کی مدد کرنا تھا۔ اس وقت دنیا کا نقشہ 2 جہتوں میں بنانا ضروری تھا، لیکن اس سے زمین کے حقیقی حجم میں فرق نظر آنے لگا۔ زمین گول ہے اور اسے ہموار کاغذ پر بالکل درست انداز میں دکھانا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے کسی بھی نقشہ میں کچھ نہ کچھ تبدیلی یا سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے۔ مرکیٹر میپ میں خط استوا کے قریب کے علاقے چھوٹے اور

قطبین کے پاس کے علاقے بڑے نظر آتے ہیں۔ اسی وجہ سے افریقہ اور گرین لینڈ تقریباً ایک ہی سائز کے نظر آتے ہیں، جبکہ افریقہ گرین لینڈ سے تقریباً 14 گنا بڑا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس سے افریقہ اور خط استوا کے آس پاس کے ممالک کی اہمیت اور ترقی کی ضروریات لوگوں کو حقیقت سے کم دکھائی دے سکتی ہے۔ اس مسئلہ کو کم کرنے کے لیے 2018 میں نقشہ سازوں نے 'ایکول ارتھ پروجیکشن' تیار کیا۔ اس میں براعظموں کا رقبہ حقیقی حجم کے زیادہ قریب نظر آتا ہے۔

ایم پی میں ۳۰ قبائلی بچوں کی ہلاکت سے متعلق خبر بے حد فکر انگیز اور تکلیف دہ: راہل گاندھی

راہل گاندھی نے کہا کہ مختلف بیماریوں کے ساتھ پینے کے پانی، تغذیہ اور وقت پر علاج جیسی بنیادی سہولیات کی کمی بچوں کی جان لے رہی ہے

راہل گاندھی نے کہا کہ مختلف بیماریوں کے ساتھ پینے کے پانی، تغذیہ اور وقت پر علاج جیسی بنیادی سہولیات کی کمی بچوں کی جان لے رہی ہے۔ مدھیہ پردیش کے بالاگھاٹ میں بیگا قبائلی طبقہ ان دنوں خوف کے سایہ میں زندگی گزار رہا ہے۔ اس کی وجہ ہے ان کے بچوں کی لگاتار ہو رہیں اموات۔ اب تک تقریباً 30 بیگا قبائلی بچوں کی موت مختلف بیماریوں کے سبب ہو چکی ہیں، جس پر لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے شدید فکر کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "بالاگھاٹ، مدھیہ پردیش میں 30 قبائلی بچوں کی موت کی خبر بے حد فکر انگیز اور تکلیف دہ ہے۔" یہ تبصرہ کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیا ہے۔ انھوں نے ملیریا جیسی بیماریوں سے بیگا قبائلی بچوں کی موت پر فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "اس خطرناک بیماری کے ساتھ پینے کے پانی، تغذیہ اور وقت پر علاج جیسی بنیادی سہولیات کی کمی بچوں کی جان لے رہی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یہ حکومت کی مکمل ناکامی ہے۔ وزیر اعلیٰ خود اس کا حل نکالیں اور علاقہ میں فوری جانچ، علاج و راحتی سامان دستیاب کرائیں۔" ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ "بچوں کی زندگی سے سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔" اس سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ راہل گاندھی نے ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' کی ایک رپورٹ کا اسکرین شاٹ شیئر کیا ہے، جس پر عنوان ہے 'بالاگھاٹ: بیگا بچوں کی موت کا سلسلہ جاری، 10 سال کے گجیندر کی موت؛ مہلوکین کی تعداد 30 ہوئی'۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قبائل اکثریتی علاقہ کے بیگا قبائلی بچوں کی ہو رہیں اموات کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ اور کئی وزراء بھی بالاگھاٹ کا دورہ کر چکے ہیں، لیکن محکمہ صحت حالات پر قابو پانے میں ناکام نظر آ رہا ہے۔ بچوں کی موت سے بالاگھاٹ میں خوف کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔ موت کا تازہ معاملہ بالاگھاٹ کے بیہر-برسا علاقہ سے سامنے آیا ہے، جہاں 10 سالہ بیگا قبائلی گجیندر مرکام کی موت ہو گئی ہے۔ ابتدائی جانکاری میں اسے ملیریا سے متاثر بتایا گیا ہے، حالانکہ موت کی حقیقی وجہ سے متعلق آفیشیل تصدیق محکمہ صحت کی جانچ اور میڈیکل رپورٹ سامنے آنے کے بعد ہی ہوگی۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ حالات تشویش ناک ہونے کے باوجود پینے کے پانی کا مسئلہ برقرار ہے اور وقت پر علاج بھی دستیاب نہیں۔ بیداری کی کمی کے سبب بھی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

بغیر تنخواہ کام کرانے میں ہندوستان دنیا کا نمبر ا ملک

ہندوستان میں ۲۴ فیصد ملازمین ہر ہفتہ ۱۶ گھنٹے یا اس سے زیادہ کام کرتے ہیں

ہندوستان میں ملازمین اور مزدوروں کو لے کر اکثر طرح طرح کی رپورٹس سامنے آتی رہتی ہیں۔ ان کے الاؤنسز کو لے کر بھی کئی سوال اٹھتے ہیں۔ اب ایک ایسی رپورٹ سامنے آئی ہے، جس نے سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں ہندوستان ہی ایسا ملک ہے جہاں سب سے زیادہ بغیر معاوضہ کام کروایا جاتا ہے۔ یہ بات حال ہی میں سامنے آئی اے ڈی پی کی ریسرچ رپورٹ سے معلوم ہوئی ہے۔ 'پیپل ایٹ ورک 2026' رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں سب سے زیادہ ایسے ملازمین ہیں جو ہر ہفتہ اپنے کام کے طے شدہ گھنٹوں سے زیادہ کام کرتے ہیں، جس کے لیے انہیں کوئی معاوضہ نہیں ملتا۔ یہ سروے 2025 میں کیا گیا تھا، جس میں 36 ممالک کے 39 ہزار سے زیادہ ملازمین کو شامل کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں 24 فیصد ملازمین ہر ہفتہ 16 گھنٹے یا اس سے زیادہ کام کرتے ہیں، لیکن انہیں اس کے لیے کوئی تنخواہ نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ 40 فیصد ملازمین ہر ہفتہ 6 سے 15 گھنٹے تک بغیر ادائیگی کے کام کرتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سروے میں شامل تقریباً 2 تہائی ہندوستانی ملازمین ہر ہفتہ کم از کم 6 گھنٹے اضافی کام کرتے ہیں، وہ بھی بغیر کسی تنخواہ کے۔ اس فہرست میں 16 گھنٹے یا اس سے زیادہ بغیر تنخواہ کام کرنے والے ملازمین کے معاملے میں ہندوستان سب سے آگے ہے۔ ترکی 23 فیصد کے ساتھ دوسرے اور آسٹریا 21 فیصد کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ امریکہ میں یہ اعداد وشمار 20 فیصد ہے۔ جمہوریہ چیک میں صرف 4 فیصد ملازمین نے 16 گھنٹے یا اس سے زیادہ بغیر تنخواہ کام کرنے کی بات کہی۔ چین، تائیوان اور جاپان میں یہ اعداد وشمار تقریباً 6 فیصد بتائے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ عالمی سطح پر صورتحال ہندوستان کے مقابلے بہت بہتر ہے۔ عالمی سطح پر 62 فیصد ملازمین ہفتے میں 5 گھنٹے یا اس سے کم بغیر ادائیگی کے کام کرتے ہیں، وہیں 26 فیصد ملازمین 6 سے 15 گھنٹے اور 12 فیصد ملازمین 16 گھنٹے یا اس سے زیادہ بغیر تنخواہ کام کرتے ہیں۔

سہارنپور میں مسجد گرانے کی کارروائی غیر آئینی: عمران مسعود

عمران مسعود نے سہارنپور کے لوگوں سے انہدامی کارروائی کے خلاف بازو پر سیاہ پٹی باندھ کر احتجاج درج کرانے کی اپیل کی

سہارنپور میں ضلع انتظامیہ کے دفتر کے احاطے میں بنی مسجد کو گرائے جانے کے بعد کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ مسجد گرانے کی کارروائی محض مذہبی مقام سے متعلق معاملہ نہیں ہے بلکہ اس میں ملک کے قانون اور آئین کی بھی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انتظامیہ جس زمین کو سرکاری کلکٹریٹ کی زمین بتا رہی ہے، وہ ریونیو ریکارڈ میں آج بھی وحید خان اور یعقوب خان کے نام درج ہے۔ ان کے مطابق انہی کی زمینداری کے دوران مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ مسجد وقف بورڈ میں رجسٹرڈ تھی لیکن کارروائی سے متعلق معاملے میں وقف بورڈ کو فریق نہیں بنایا گیا۔ کانگریس لیڈر عمران مسعود نے 'وقف بائی یوزر' کی شق کا بھی حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی زمین یا عمارت کا طویل عرصے سے مسجد کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہو تو اس سے متعلق دستاویزات اور مسلسل نماز جیسی سرگرمیاں اس کی مذہبی حیثیت ثابت کرنے میں اہم ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسجد تقریباً 70 سال سے موجود تھی اور وہاں مسلسل نماز ادا کی جاتی رہی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اگر حکومت کا دعویٰ ہے کہ مسجد سرکاری زمین پر بنی تھی تو اسے دستیاب ریونیو ریکارڈ کی بنیاد پر یہ ثابت کرنا چاہیے۔" خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق عمران مسعود نے کارروائی کے طریقۂ کار پر بھی سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ رات میں مسجد کو بند کرایا گیا، وہاں رکھا سامان ہٹایا گیا اور اس کے بعد رات بھر میں ڈھانچہ گرا دیا گیا۔ ان کے مطابق علاقے کو گھیر لیا گیا تھا اور لوگوں کو اپنے گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔ انتظامیہ نے ملبہ بھی فوری طور پر ہٹا دیا۔ انہوں نے اس کارروائی کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا کہ "وہ مسجد نہیں گرا رہے ہیں بلکہ وہ ملک کے آئین کو گرا رہے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ معاملے میں ہائی کورٹ کے سامنے وقف بورڈ کو مناسب طور پر فریق نہیں بنایا گیا اور کئی اہم پہلوؤں کو نظر انداز کیا گیا۔ عمران مسعود نے یہ بھی کہا کہ وہ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے رکن رہ چکے ہیں اور 'وقف بائی یوزر' کے معاملے سے واقف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس شق میں کی گئی تبدیلی کو پچھلی تاریخ سے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ کانگریس اس معاملے میں قانونی دائرے میں رہ کر لڑائی لڑے گی۔

مختصر مگر اہم خبریں

ہندوستان اور متحدہ عرب امارات نے فوجی تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا

ابوظہبی: بھارت کے فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے جمعہ کو متحدہ عرب امارات کی فضائیہ اور فضائی دفاع کے کمانڈر میجر جنرل اسٹاف راشد محمد الشمسی سے ملاقات کی اور ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان فوجی اور دفاعی تعاون کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات میں، جیسا کہ متحدہ عرب امارات کی وزارت دفاع نے ایکس پر اطلاع دی ہے، اس میں مختلف باہمی مفادات اور حکمت عملیوں پر بات چیت کی گئی تاکہ دوطرفہ تعاون، خاص طور پر فوجی اور دفاعی شعبوں میں، جس کا مقصد خطے میں سلامتی اور استحکام کو فروغ دینا ہے۔ جون کے شروع میں، متحدہ عرب امارات کی لینڈ فورسز کے ڈپٹی کمانڈر بریگیڈیئر جنرل اسٹاف محمد خمیس محمد الحسنی نے ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی سے ملاقات کے لیے نئی دہلی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے فوجی تعلقات کو مضبوط بنانے پر بھی توجہ مرکوز کی۔ ہندوستانی فوج کے ایڈیشنل ڈائریکٹوریٹ جنرل آف پبلک انفارمیشن نے نوٹ کیا کہ اس بات چیت نے ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان گہرے ہوتے دفاعی تعلقات کو اجاگر کیا، پیشہ ورانہ تبادلوں کی اہمیت پر زور دیا اور باہمی تعاون کے نئے مواقع کی تلاش کی۔ دونوں ممالک نے ادارہ جاتی تعلقات کو بڑھانے، باہمی اعتماد سازی اور علاقائی سلامتی کے لیے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ جنوری میں، متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان نے ہندوستان کا دورہ کیا اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ وسیع بات چیت کی، جہاں انہوں نے مضبوط دفاعی اور سیکورٹی تعاون کی اہمیت کو اپنی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے بنیادی پہلو کے طور پر تسلیم کیا۔ رہنماؤں نے فوجی سربراہوں کے حالیہ دوروں اور مشترکہ فوجی مشقوں کے کامیاب انعقاد سے مثبت رفتار کو تسلیم کیا، جس کا نتیجہ اسٹریٹجک دفاعی شراکت داری کے قیام کے لیے ارادے کے خط پر دستخط کے نتیجے میں ہوا۔

وزیر اعظم نے قومی اساتذہ ایوارڈ کے فاتحین سے ملاقات کی

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے کل لوک کلیان مارگ واقع اپنی رہائش گاہ پر قومی اساتذہ ایوارڈز کے فاتحین سے ملاقات کی اور ان سے تبادلۂ خیال کیا۔ اس سال تین محکموں سے مجموعی طور پر 82 اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم کو قومی اساتذہ ایوارڈز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ ان میں محکمۂ اسکولی تعلیم وخواندگی کے 48 اساتذہ، اعلیٰ تعلیمی اداروں اور پولی ٹیکنک اداروں کے 21 اساتذہ و تدریسی ارکان اور وزارتِ ہنرمندی کی ترقی وصنعت کاری کے 13 ہنرمندی تربیت کار شامل ہیں۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں نے اپنے تدریسی سفر کو تشکیل دینے والے تجربات اور اختراعات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے جماعت میں تعلیم وتدریس کو زیادہ دلچسپ اور مؤثر بنانے کے لیے اختیار کیے گئے متعدد تخلیقی طریقوں کا بھی ذکر کیا۔ جناب وزیرِ اعظم نے زور دے کر کہا کہ اساتذہ کو صرف بچوں کی تعلیمی کارکردگی تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ ان کے رویے اور روزمرہ زندگی پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ روایتی مشترکہ خاندانی نظام میں کمی کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بچوں کی زندگی میں اساتذہ کا کردار پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ منشیات کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے وزیرِ اعظم نے اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ بچوں کے رویے میں آنے والی تبدیلیوں کے حوالے سے چوکس رہیں، اس کی وجہ معلوم کریں اور ایسے بچوں کو منشیات کی عادت سے نجات دلانے میں مدد کریں۔ جناب وزیرِ اعظم نے کہا کہ بچوں کے معصوم بچپن کو محفوظ رکھنا ایک اہم کردار ہے جو ایک استاد ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام بچوں کی بنیادی فطرت اور تجسس یکساں ہوتا ہے اور اگر اساتذہ اس تجسس کی پرورش کریں اور اسے مناسب سمت عطا کریں تو وہ بچوں کی نشوونما میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسکرین پر گزارے جانے والے وقت کے مسئلے کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ایک بڑی تشویش کا باعث بن چکا ہے۔

سنبھل کی بابا بہاء الدین شاہ مسجد کے ڈھانچے میں مبینہ تبدیلی کی شکایت، جانچ شروع

سنبھل کی بابا بہاء الدین شاہ مسجد کے ڈھانچے میں مبینہ تبدیلیوں کی شکایت کے بعد معاملہ ایک بار پھر توجہ کا مرکز بن گیا ہے

سنبھل کی بابا بہاء الدین شاہ مسجد کے ڈھانچے میں مبینہ تبدیلیوں کی شکایت کے بعد معاملہ ایک بار پھر توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے الزامات کی حقیقت جاننے اور ممکنہ غیر مجاز تعمیرات یا قبضے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ سنبھل کی بابا بہاء الدین شاہ مسجد اس وقت زیر بحث ہے، جب ایک وکیل اور ہندو تنظیم کے لیڈر نے الزام عائد کیا ہے کہ چودھری سرائے چوکی علاقے میں واقع مسجد کے ڈھانچے میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ شکایت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سنبھل کی شاہی جامع مسجد سے متعلق تنازع پہلے ہی جاری ہے۔ اس مسجد کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسے ہری ہر مندر کی جگہ پر تعمیر کیا گیا تھا، جس کے باعث ہندو اور مسلم فریقوں کے درمیان تنازع پیدا ہوا ہے۔ شری کلکی سینا کے قومی کنوینر اور وکیل سبھاش چندر تیاگی نے سنبھل کے ضلع مجسٹریٹ انکت کھنڈیلوال کو شکایت پیش کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بابا بہاء الدین شاہ مسجد کے ڈھانچے میں تبدیلی کی گئی ہے اور ان کے مطابق یہ عمارت محکمہ آثارِ قدیمہ (ASI) کے تحفظ میں ہے۔ شکایت کے بعد ضلع مجسٹریٹ نے معاملے کی تحقیقات کیلئے اسے سب ڈویژنل مجسٹریٹ (SDM) کے حوالے کر دیا۔ تیاگی نے الزام لگایا کہ مسجد کو تبدیل کر کے قلعہ نما شکل دے دی گئی ہے اور ان کے مطابق اس طرح کی تبدیلیاں سکیورٹی کیلئے تشویش کا باعث بن سکتی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا، "یہ مسجد اے ایس آئی کے زیرِ تحفظ عمارت ہے۔ اس کے باوجود اس کے ڈھانچے میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اسے قلعے کی شکل دی گئی ہے، جہاں خانہ جنگی جیسی صورتِ حال پیدا ہونے پر ہتھیار چلائے جا سکتے ہیں۔" انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ماضی میں شہریت ترمیمی قانون (CAA) کے خلاف احتجاج اور فرقہ وارانہ کشیدگی کے دوران لوگ مسجد میں جمع ہوئے تھے۔ تاہم ان دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ انکت کھنڈیلوال نے کہا کہ تحقیقات کے بغیر اس معاملے پر کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ قبرستان کے قریب زمین کے دو ٹکڑے جامع مسجد کے نام پر درج ہیں، جبکہ مسجد کی عمارت خود اے ایس آئی کے تحت محفوظ عمارت ہے۔ اب ضلعی انتظامیہ یہ جانچ کرے گی کہ آیا زمین پر کوئی غیر مجاز تعمیر یا قبضہ ہوا ہے یا مسجد کے ڈھانچے میں بغیر اجازت کوئی تبدیلی کی گئی ہے۔ کھنڈیلوال نے واضح کیا کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی کسی حتمی نتیجے پر پہنچا جا سکے گا۔ مسجد کے متولی نے اس شکایت پر اب تک عوامی طور پر کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ تاہم، تیاگی کے مطابق متولی کا کہنا ہے کہ مسجد وقف کی ملکیت ہے اور یہ سید بابا بہاؤالدین شاہ سے متعلق زمین پر قائم ہے۔ متولی نے مبینہ طور پر کہا ہے کہ اس دعوے کی حمایت میں دستاویزات موجود ہیں۔ مقامی مسلم باشندوں کا کہنا ہے کہ یہ مسجد کئی سو سال پرانی ہے، تاہم موجودہ عمارت تقریباً ۱۵ سے ۲۰ سال قبل اس وقت دوبارہ تعمیر کی گئی تھی جب پرانی عمارت کے کچھ حصے کمزور ہو گئے تھے۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر کو کسی تنازع کا حصہ قرار دینے کی باتوں کو مسترد کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ایسے دعوے سیاسی مقاصد کے تحت اٹھائے جا رہے ہیں۔ علاقے کے بعض ہندو باشندوں کا کہنا ہے کہ اگر مسجد وقف کی ملکیت بھی ہو، تب بھی اسے اے ایس آئی کے ضوابط کے تحت محفوظ قرار دیا جا سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی محفوظ تاریخی عمارت کی مرمت، ساخت میں تبدیلی یا دوبارہ تعمیر کیلئے متعلقہ اے ایس آئی قوانین اور ضروری اجازتوں کی پابندی کی جانی چاہئے۔

دہی۔ہانڈی کا جشن: ممبئی میں ۲۲ر گوونداہوئے زخمی، تھانے میں ایک خاتون کی موت

ایم پی کے جبل پور میں ۳۰ر فٹ گہرا تالاب تھا جہاں ۱۲۰ر فٹ کی دوری اور ۵۰ر فٹ کی اونچائی پر ہوا میں جھولتی دہی۔ہانڈی موجود تھی۔

مہاراشٹر میں دہی ہانڈی کا تہوار پورے جوش وخروش اور دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ ممبئی، تھانے اور آس پاس کے علاقوں میں ہزاروں گوونداٹیم انسانی غول بنا کر دہی ہانڈی پھوڑنے کے لیے میدان میں اترے۔ تاہم، تہوار کے دوران کئی جگہ حادثات بھی سامنے آئے ہیں۔ ممبئی میں دہی ہانڈی تہوار کے دوران محض چند گھنٹوں میں 22 گوونداز خمی ہو گئے، جنہیں شہر کے مختلف سرکاری اور میونسپل کارپوریشن اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کے مطابق 5 ستمبر کو دوپہر 12 بجے تک دہی ہانڈی تہوار کے دوران مجموعی طور پر 22 گوونداز خمی ہوئے۔ ان میں سے 21 زخمیوں کو ابتدائی علاج اور ضروری طبی سہولت فراہم کرنے کے بعد اسپتال سے چھٹی دے دی گئی۔ جبکہ ایک زخمی شخص کا علاج ابھی اسپتال میں جاری ہے۔ تھانے میں ایک افسوسناک واقعہ اس وقت پیش آیا جب لوہے کا محراب گرنے سے 45 سالہ خاتون سلمٰی پٹھان سنگین طور پر زخمی ہو گئیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ رات کے وقت دہی ہانڈی سے جڑا انتظام ہٹانے کا کام چل رہا تھا، تبھی لوہے کا ایک حصہ خاتون کے سر پر گر گیا۔ انھیں سنگین حالت میں اسپتال پہنچایا گیا، جہاں علاج کے دوران ان کی موت ہوگئی۔ اس درمیان مدھیہ پردیش کے جبل پور میں دہی-ہانڈی جشن کا دلچسپ نظارہ دیکھنے کو ملا۔ جبل پور میں 30 فٹ گہرے تالاب پر 120 فٹ کا فاصلہ اور 50 فٹ کی بلندی پر ہوا میں جھولتی دہی ہانڈی نے سبھی کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ یہ کوئی ایڈونچر اسپورٹس کا سیٹ نہیں بلکہ جبل پور سے 45 کلومیٹر دور واقع کوان کھیڑا گاؤں کا وہ سالانہ اکھاڑا ہے، جہاں جنم اشٹمی کے موقع پر قوت اور توازن کا سب سے سخت امتحان لیا جاتا ہے۔ موبائل کی اسکرین پر انگوٹھا رگڑنے والی نسل کو زمین اور پانی پر اتارنے کا یہ دیسی طریقہ اب 'مہا کوشل' کا سب سے انوکھا تہوار بن چکا ہے، جسے دیکھنے کے لیے آس پاس کے لوگ بڑی تعداد میں پہنچتے ہیں۔ جمعہ کی صبح سے ہی کوان کھیڑا کا ماحول بدلا ہوا تھا۔ رم جھم پھواروں کے درمیان گاؤں کا 120 فٹ چوڑا تالاب کسی جنگ کے میدان میں تبدیل ہو چکا تھا۔ 2 عظیم برگد کے درختوں کے درمیان 50 فٹ کی بلندی پر کسی گئی رسی پر مٹکی لٹکی ہوئی تھی۔ شرط صرف ایک تھی کہ ہاتھوں کے بل لٹک کر مٹکی تک پہنچنا ہے، لیکن راستہ اتنا آسان نہیں تھا۔ جیسے ہی کوئی مقابلہ کرنے والا درخت پر چڑھ کر رسی کے سہارے آگے بڑھتا، کنارے پر کھڑے دیہاتی دونوں سروں سے رسی کو پوری طاقت سے جھنجھوڑنا شروع کر دیتے۔ ایک طرف تیزی سے ہلتی رسی، دوسری طرف ہاتھوں کی گرفت چھڑاتی بارش کی بوندیں، دیکھتے ہی دیکھتے ایک کے بعد ایک 210 بہادر گوونداسیدھے 30 فٹ گہرے پانی میں جا گرے۔ تالاب میں چھپاک کی آوازوں اور دیہاتیوں کے شور کے درمیان مقابلہ دیر شام تک کھنچ گیا۔ پھر گرام سندرادیہی کے گنپت سنگھ کی انٹری ہوئی۔ گنپت نے نہ صرف زور زور سے ہلتی رسی پر اپنی گرفت مضبوط رکھی بلکہ دیہاتیوں کی تمام کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے 50 فٹ کی بلندی پر لٹکی ہانڈی کو پھوڑ ڈالا۔ گنپت کے مٹکی پھوڑتے ہی پورا گاؤں تالیوں سے گونج اٹھا۔ یہ مقابلہ ختم ہونے کے بعد کمیٹی نے گنپت کو 5100 روپے کی نقد رقم دی، جبکہ دیہاتیوں نے بھی اپنی جیب سے رضا کارانہ طور پر انعام دے کر اس ہیرو کا احترام کیا۔ آج جب ملک کا نوجوان اسمارٹ فون پر ریلز دیکھنے میں گھنٹوں گزار دیتا ہے، تب کوان کھیڑا کا یہ انعقاد صحت اور نظم وضبط کی ایک مثال پیش کرتا ہے۔ شکتی مائی سیوا سمیتی کے صدر رامیشور پچوری بتاتے ہیں کہ 15 سال پہلے گاؤں کے ہی کچھ نوجوانوں نے اس منفرد روایت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کا مقصد تھا نوجوانوں کو نشے سے دور رکھنا، موبائل کی لت سے نکالنا اور جسمانی طور پر مضبوط بنانا۔ ممبئی اور تھانے میں دہی ہانڈی کے جشن کے دوران متعدد حادثات پیش آئے ہیں، جن میں ممبئی میں کم از کم 22 گوونداز خمی ہو گئے جبکہ تھانے میں ایک خاتون کی موت واقع ہوگئی ہے۔

ممبئی ماہم میں دہی ہانڈی پر ہندو مسلم ایکتا کی مثال

حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمتہ اللہ علیہ پر پہلی سلامی ممبئی میں دہی ہانڈی پر الرٹ کئی گوونده پاٹھک زخمی، ماہم درگاہ ہندو مسلم اتحاد کا گہوارہ : مینیجنگ ٹرسٹی سہیل کھنڈوانی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں ہندو مسلم ایکتا کی مثال پیش کرتے ہوئے ماہم حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی کے آستانہ کے داخلی دروازے پر گوونده پاٹھکوں نے پہلی سلامی پیش کی ہے۔ درگاہ کے ٹرسٹی سہیل کھنڈوانی نے بتایا کہ یہی ہندوستان کا خاصہ ہے کہ یہاں ہر کوئی ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرتا ہے اور ماہم درگاہ ہندو مسلم اتحاد وایکتا کا گہوارہ ہے یہاں بلا تفریق و مذہب وملت ہر کوئی حاضری دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ روایتی انداز میں گوونده پاٹھک یہاں ہر سال سلامی دیتے ہیں یہ روایت صدیوں سے قائم ہے کیونکہ ہندوستان صوفی سنتوں کا ملک ہے۔ ممبئی تھانہ میں گوکل اشٹمی دہی ہانڈی کے پس منظر میں پولس نے الرٹ جاری کیا ہے گوونده پاٹھکوں پر پولس نے نگرانی کے لئے ڈرون کا استعمال کیا دہی ہانڈی کی اونچائی بھی طے کی گئی اس کے علاوہ اونچی دہی ہانڈی میں بچوں کی شمولیت پر پابندی عائد تھی۔ ممبئی شہر ومضافات میں جوش وخروش کے ساتھ دہی ہانڈی کا تہوار منایا گیا ٹریفک پولس نے بھی اس کے پیش نظر شاہراہوں پر ناکہ بندی کی تھی تاکہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر کارروائی کی جاسکے اس کے تحت ٹریفک پولس نے بھی ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر کارروائی کی ہے۔ ممبئی شہر میں دہی ہانڈی پر سخت حفاظتی انتظامات کا دعویٰ ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی نے کیا تھا اس مطابق ڈی سی پی راج تلک روشن نے کہا کہ دہی ہانڈی پر پولس پوری طرح سے مستعد ہے اور حالات پر بھی نظر رکھی جارہی ہے اس کے علاوہ ڈرون سے بھی نگرانی جاری ہے ڈی سی پی راج تلک روشن نے دہی ہانڈی پر قانون کی پاسداری کی بھی اپیل کی ہے۔ مختلف سرکاری اور بی ایم سی ہسپتالوں سے زخمی گوونداوں کے بارے میں دوپہر تک موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق ۲۵ سے زائد گوونده پاٹھک زخمی ہوئے ہیں جبکہ دہی ہانڈی کا تہوار اب بھی جاری ہے ایسی صورتحال میں مسلسل بی ایم سی کے اسپتال الرٹ موڈ پر ہے اس کے ساتھ ہی پولس بھی الرٹ ہے ممبئی میں دہی ہانڈی کے دوران کسی بھی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا البتہ گوونده پاٹھکوں کے زخمی ہونے کے واقعات رونما ہوئے ہیں کئی کو علاج کے بعد رخصتی دیدی گئی ہے۔ گوونده پاٹھکوں نے یہاں ممبئی کے ماہم حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی کے آستانہ سے پہلی سلامی دی اور ہندو مسلم اتحاد وایکتا کا ثبوت پیش کیا یہ گوونده منڈل ہر سال اسی طرز پر آستانہ مخدوم پر سلامی دے کر بابا مخدوم اور ماں صاحب کی جئے کا نعرہ بلند کرتا ہے یہ نفرت پرستوں کے منہ پر زناٹے دار طمانچہ ہے اس سے یکجہتی اور اتحاد کو فروغ ملتا ہے۔ پولس نے دہی ہانڈی پر سخت حفاظتی انتظامات کئے تھے جس کے سبب ممبئی میں کسی بھی قسم کا کوئی ناموافق واقعہ پیش نہیں آیا۔

انکم ٹیکس اور کرائم برانچ کے افسر ہونے کا رعب جما کر جعلی چھاپہ مار کر ار کروڑ کی ہفتہ طلبی کرنے والی گینگ کا پردہ فاش

اندھیری پولس کی بڑی کاروائی ۶ر گرفتار، ڈی سی پی دتہ نلاوڑے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی اندھیری میں ایک ایسے گینگ کو ممبئی پولس نے بے نقاب کیا جو کرائم برانچ اور انکم ٹیکس افسر بتا کر چھاپہ مار کارروائی کر ہفتہ طلبی کیا کرتے تھے۔ تفصیلات کے مطابق مدعی راجکمار کنڈاسامی، عمر 49 سال، کی 06 مرد اور 3 عورتوں نے مل کر اور فوجداری سازش رچ کر خود کو انکم ٹیکس اور کرائم برانچ محکمہ کے سرکاری افسر اور ملازم نہ ہوتے ہوئے بھی وہ انکم ٹیکس اور کرائم برانچ محکمہ کے سرکاری افسر اور ملازم ہونے کا رعب جما کر مدعی کے ملکیت کے آفس میں زبردستی غیر قانونی داخلہ کیا اسی طرح جعلی سرکاری شناختی کارڈ دکھا کر مدعی وشکایت لنندہ اور ان کی بیوی کا اغوا کر کے مدعی اور ان کی بیوی اور دفتر کے دیگر 10 ملازمین کے موبائل چھین کر ان کو دفتر کے باہر جانے سے روک کر غیر قانونی کارروائی کرنے کی دھمکی دے کر گالی گلوچ کر کے کارروائی ٹالنے کے لیے 1 کروڑ روپے کی ہفتہ طلب کی۔ اس لیے مدعی نے مذکورہ نامعلوم 09 افراد کے خلاف قانونی شکایت دینے پر پولس نے کیس درج کر لیا۔ دفعہ 61(2)، 205,204، 333، 140(2) 127(1) 351(2) 308(4) بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مقدمے کی جانچ کے دوران مذکورہ مقدمے کے ملزمان کو تکنیکی جانچ کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار ملزمین کی شناخت 1) سنتوش اُدے کھوپکر عمر 37 سال 2) ونے رمیش مورے عمر 37 سال 3) پریم کشن سبنانی عمر 50 سال 4) پر گیا ہریش مائن عمر 27 سال 5) ریشما شامراؤ وارنگ عمر 41 سال 6) صبینہ حافظ شیخ عمر 48 سال کے طور پر ہوئی ہے پولس کمشنر دیوین بھارتی کی سربراہی میں ڈی سی پی دتہ نلاوڑے اور اندھیری پولس کے عملہ نے اس معاملہ میں ملزمین کو گرفتار کر کے اس معمہ کو حل کرنے دعوی کیا ہے۔

تحفظ ختم نبوتؐ کے موضوع پر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ورضا اکیڈمی کی اہم نشست

علمائے کرام، ائمۂ مساجد اور عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ۷ر ستمبر کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کی اپیل

ممبئی: عقیدۂ ختم نبوتؐ کے تحفظ، اس کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرنے اور نسلِ نو کو بنیادی اسلامی عقائد سے روشناس کرانے کے مقصد سے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام چشتی ہندوستانی مسجد، بھائیکلہ، ممبئی میں ایک اہم علمی ودینی نشست کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں شہر کے متعدد علمائے کرام، ائمۂ مساجد، دانشوران اور عاشقانِ رسولؐ نے شرکت کی۔ نشست کی صدارت حضرت علامہ مولانا عبدالجبار ماہر القادری، خطیب وامام چشتی ہندوستانی مسجد نے فرمائی۔ پروگرام کا آغاز مقررہ وقت سہ پہر 3 بجے ہوا۔ نشست میں عقیدۂ ختم نبوتؐ کی اہمیت، اس کے تحفظ کی دینی ذمہ داری اور موجودہ دور میں درپیش فکری واعتقادی چیلنجز پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ اس کے علاوہ 7 ستمبر 2026 کو کربلا مسجد، سنگم نگر، انٹاپ ہل، وڈالا، ممبئی میں بعد نمازِ عشاء منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے بھی حکمتِ عملی پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر اسیرِ مفتیِ اعظم، بانی وسربراہ رضا اکیڈمی، الحاج محمد سعید نوری نے تحفظِ ختم نبوتؐ کے موضوع پر فکر انگیز خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوتؐ کی شرعی واسلامی حیثیت واضح کی۔ انہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں اس عقیدۂ قطعیہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپؐ کے بعد کسی بھی شخص کا دعوائے نبوت اسلامی عقائد کے سراسر منافی ہے۔ الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ﷺ امتِ مسلمہ کے بنیادی اور قطعی عقائد میں شامل ہے، جس کی حفاظت ہر مسلمان کی دینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر بالخصوص نئی نسل کو عقیدۂ ختم نبوتؐ سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رکھنے پر زور دیا اور کہا کہ فتنۂ قادیانیت کے مقابلے میں علمی، فکری اور پُرامن انداز میں بیداری پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے علمائے کرام اور اہلِ علم سے اپیل کی کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کا پیغام نسلِ نو تک مؤثر انداز میں پہنچائیں، تاکہ نوجوان نسل اپنے بنیادی اسلامی عقائد سے مکمل طور پر واقف اور وابستہ رہے۔ صدارتی خطاب میں علامہ مولانا عبدالجبار ماہر القادری نے عقیدۂ ختم نبوتؐ کی عظمت واہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحفظِ ختم نبوت محض ایک موضوع نہیں بلکہ ایمان کی بنیادوں سے وابستہ ایک اہم دینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے علمائے کرام اور ائمۂ مساجد پر زور دیا کہ وہ اپنے خطابات، تحریروں اور دینی مجالس کے ذریعے عوام تک عقیدۂ ختم نبوتؐ کی صحیح تعلیم پہنچاتے رہیں۔ علامہ عبدالجبار ماہر القادری نے علمائے کرام، ائمۂ مساجد اور عاشقانِ رسولؐ سے اپیل کی کہ 7 ستمبر 2026 بروز پیر بعد نمازِ عشاء کربلا مسجد، سنگم نگر، انٹاپ ہل، وڈالا، ممبئی میں منعقد ہونے والی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کریں اور اس اہم دینی واعتقادی اجتماع کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس موقع پر مولانا عرفان علیمی نے بھی اظہارِ خیال کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوتؐ کی اہمیت، فتنۂ قادیانیت کی حقیقت اور امتِ مسلمہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں نئی نسل کو اسلامی عقائد سے روشناس کرانا اور فکری واعتقادی گمراہیوں سے محفوظ رکھنا اہلِ علم کی اہم ذمہ داری ہے۔ نشست میں شریک علمائے کرام اور دانشوران نے اس امر پر اتفاق کیا کہ عقیدۂ ختم نبوتؐ کے تحفظ کے لیے علمی، فکری اور دعوتی سطح پر مسلسل جدوجہد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس موقع پر اس عزم کا اظہار بھی کیا گیا کہ عقیدۂ ختم نبوتؐ کی پاسبانی، اشاعت اور نسلِ نو کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کے لیے علمی واصلاحی نشستوں اور اجتماعات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

ڈی جے کے شور کا کوئی حل نکالنا ہوگا: وزیر اعلیٰ

شرد پوار نے پونے میں ودیانند باپٹ پر ہوئے حملے کو جمہوریت پر حملہ قرار دیا

پونے: (ایجنسی) ''تہواروں اور تقریبات کے دوران تشدد مناسب نہیں ہے۔ تہوار زیادہ سے زیادہ روایتی انداز میں منائے جائیں۔ تہوار کے دوران شروع ہونے والے کچھ غلط طریقوں کو مکمل طور پر روکا نہیں جاسکتا، لیکن لوگوں کو اعتماد میں لے کر ایک مناسب حل تلاش کیا جاسکتا ہے'' پونے میں ڈی جے کے نام پر ہونے والے تشدد کے پس منظر میں وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس یہ بات کہی۔ انہوں نے پونے میں ڈی جے کے خلاف آواز اٹھانے والے ودیانند باپٹ کی پٹائی کی مذمت بھی کی۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت صوتی آلودگی کو روکنے کیلئے کوشاں ہے تاکہ شہریوں کو ڈی جے کی آواز سے زلزلے جیسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا ''اب ہم اس بحث سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔ مستقبل میں اس تعلق سے ضرور کوئی پالیسی بنائی جائے گی۔'' یاد رہے کہ ایک روز قبل پونے میں ودیانند باپٹ نامی ایک نوجوان کی صرف اس لئے پٹائی کر دی گئی تھی کہ اس نے گنپتی میں بجائے جانے والے ڈی جے کی مخالفت کی تھی۔ پولیس نے حملہ کرنے والے شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ جمعہ کے روز وزیر اعلیٰ فرنویس خود پونے پہنچے۔ اس سے قبل این سی پی (شرد) کے سربراہ شرد پوار نے بھی ودیانند باپٹ پر ہوئے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے 'جمہوریت پر حملہ' قرار دیا۔ شرد پوار نے کہا'' تہوار کو خوشگوار اور لوگوں کو راحت فراہم کرنے والا ہونا چاہئے۔ ڈی جے کی آواز اور راستوں پر ہونے والی سرگرمیوں کے سبب عوام کو تنگی محسوس ہونے لگتی ہے۔'' پوار نے کہا'' میں ودیانند باپٹ کو نہیں جانتا لیکن انہوں نے جو موضوع چھیڑا ہے وہ اہم ہے۔'' معمر لیڈر نے باپٹ کی حمایت کرتے ہوئے کہا ''گنیش اتسو ایک تہوار ہے اور باپٹ نے اس تہوار میں ہونے والی غلط باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میں اس کی پوری طرح سے حمایت کرتا ہوں۔'' شرد پوار نے واضح کیا کہ ''اس تعلق سے اپنی رائے ظاہر کرنے پر ان پر حملہ کر دیا گیا جو کہ بالکل غلط ہے اور یہ جمہوریت پر حملہ ہے۔ پونے کے پولیس کمشنر اور دیگر حکام کو اس جانب توجہ دینی چاہئے۔ میں باپٹ پر ہوئے حملے کی مخالفت کرتا ہوں۔''

منوج جرنگے کا حکومت کو ۱۱ر ستمبر تک کا الٹی میٹم

سرکاری وفد مراٹھا کارکن کو منانے میں پھر ناکام، مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں ممبئی کا رخ کرنے کا فیصلہ

مراٹھا سماجی کارکن منوج جرنگے نے اب حکومت کو حتمی طور پر الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ ۱۱ر ستمبر تک ان کے تمام مطالبات تسلیم کر لے ورنہ ۱۲ر ستمبر کو وہ ممبئی کوچ کریں گے اور وہاں میٹنگ کے بعد آگے کا لائحہ عمل طے کریں گے۔ یاد رہے کہ جمعرات کی دیر رات ریاستی وزیر رادھا کرشن وکھے پاٹل کی قیادت میں ایک وفد حکومت کی جانب سے جرنگے کو منانے انترا ولی سراتی پہنچا تھا۔ دیر رات تک وہ جرنگے کو مختلف حیلوں سے منانے کی کوشش کرتا رہا لیکن بات نہیں بنی اور وفد کو مایوس لوٹنا پڑا۔ منوج جرنگے گزشتہ ۲۹ر اگست سے جالنہ میں واقع اپنے گاؤں انترا ولی سراتی میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ شندے کمیٹی کو تحقیقات کے دوران جن ۵۸ر لاکھ مراٹھا افراد کے نام حیدرآباد گزٹ میں ملے ہیں انہیں کنبی سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے لیکن حکومت نے اب تک اس پر کوئی ٹھوس اقدام شروع نہیں کیا ہے۔ البتہ جمعرات کی رات رادھا کرشن وکھے پاٹل، اُودے سامنت اور پرساد لاڈ انترا ولی سراتی پہنچے۔ انہوں نے منوج جرنگے کو بھوک ہڑتال ختم کرنے کی گزارش کی۔ ساتھ ہی یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ حکومت مراٹھوں کیلئے بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔ ان وزراء نے جرنگے سے کہا کہ ان کی بہت سی مانگیں پوری کی جا چکی ہیں۔ اس پر بات ہوتی رہے گی لیکن ان کی طبیعت اور صحت اہم ہیں۔ انہیں فوراً اپنی بھوک ہڑتال ختم کرنی چاہئے اور اسپتال میں بھرتی ہو کر اپنا علاج کروانا چاہئے۔ منوج جرنگے نے ان لیڈران کی بات سننے کے بجائے انہی کے سامنے شرائط رکھ دیں۔ جرنگے نے کہا آپ ۱۱ر ستمبر تک میری تمام مانگیں پوری کر دیجئے میں اپنا احتجاج ختم کر دوں گا۔ بھوک ہڑتال واپس لے لوں گا۔ میں خود ممبئی جا کر جشن مناؤں گا اور اگر نہیں تو ممبئی جا کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کروں گا۔ منوج جرنگے نے کہا میری صحت لگاتار گر رہی ہے۔ میں اور زیادہ بھوک ہڑتال نہیں کر سکتا۔ لگاتار بھوک ہڑتال کرنے سے ہو سکتا ہے کہ میں مر جاؤں۔ اس لئے جو کچھ ہونا ہے ابھی ہو جائے۔ جرنگے نے کہا'' میں وزیروں کی بات کا لحاظ کرتے ہوئے سلائن لگوا رہا ہوں، چاہئے تو ایک اور سلائن لگوالوں گا لیکن بھوک ہڑتال ختم نہیں کروں گا۔'' ساتھ ہی انہوں نے یہ الٹی میٹم بھی دیا کہ اگر ۲ر یا ۳ر روز میں ان کے مطالبات کے مطابق کنبی سرٹیفکیٹ کی تقسیم کا کام شروع نہیں ہوا تو سلائن بھی نکال دیں گے اور پانی پینا بھی چھوڑ دیں گے۔ یاد رہے کہ منوج جرنگے اس سے قبل سلائن لگوانے اور پانی پینے کیلئے تیار نہیں تھے لیکن ڈاکٹروں کی ضد اور انترا ولی سراتی میں موجود اپنے حامیوں کے اصرار پر انہوں نے پانی پیا اور سلائن بھی لگوائی تھی۔ یہ تینوں ہی لیڈران منوج جرنگے کو تقریباً ڈھائی گھنٹے تک سمجھاتے رہے لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے اور انہیں مایوس لوٹنا پڑا۔ یاد رہے جرنگے کی بھوک ہڑتال کو جمعہ کے روز ۷ر روز پورے ہو گئے۔ ان طبیعت دن بہ دن بگڑتی جارہی ہے۔

مطلوبہ دستاویزات پیش نہ کرنے پر انتظامیہ نے ۲ر مدارس کو سیل کیا

بن بھول پورہ میں منظوری اور رجسٹریشن کے کاغذات کی جانچ کے دوران کارروائی، اتراکھنڈ بھر میں غیر منظور شدہ اداروں کے خلاف مہم جاری رکھنے کا اعلان

اتراکھنڈ انتظامیہ نے گزشتہ روز ہلدوانی کے بن بھول پورہ علاقے میں ۲ر مدارس کو سیل کر دیا۔ یہ کارروائی اس وقت کی گئی جب مبینہ طور پر ان کے منتظمین معائنہ کے دوران منظوری اور رجسٹریشن سے متعلق مطلوبہ دستاویز پیش کرنے میں ناکام رہے۔ یہ کارروائی ریاستی حکومت کی جانب سے ان اداروں کے معائنے کے لئے جاری مہم کا حصہ ہے جو مطلوبہ منظوری یا قانونی شناخت کے بغیر چلائے جارہے ہیں۔

ہلدوانی کے سٹی مجسٹریٹ اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی قیادت میں ایک مشترکہ ٹیم نے بن بھول پورہ کے مدارس کا معائنہ کیا، جس کا مقصد ان کی رجسٹریشن، منظوری اور دیگر متعلقہ دستاویزات کی جانچ کرنا تھا۔ انتظامیہ کے مطابق، دو مدارس کے منتظمین مطلوبہ دستاویزات پیش نہیں کر سکے، جس کے بعد حکام نے دونوں اداروں کو سیل کر دیا۔ تازہ کارروائی کے بعد علاقہ کے دیگر مدارس کے منتظمین میں بھی تشویش پیدا ہونے کی اطلاعات ہیں، خصوصاً ان اداروں میں جو ممکنہ طور پر مطلوبہ منظوری کے بغیر چل رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق کچھ منتظمین نے رضا کارانہ طور پر اپنے ادارے بند کرنا بھی شروع کر دیئے ہیں، تاہم حکام ایسے اداروں کا معائنہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہلدوانی کے سٹی مجسٹریٹ اے پی واجپئی نے کہا کہ مطلوبہ قانونی شناخت کے بغیر اور مقررہ ضابطوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی ادارے کو چلانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ واجپئی نے کہا، ''کسی بھی ایسے ادارے کو چلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی جو ضروری منظوری کے بغیر اور مقررہ ضابطہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کام کر رہا ہو۔'' انہوں نے مزید کہا کہ انتظامیہ کی ٹیمیں موقع پر ہی دستاویزات کی جانچ کر رہی ہیں اور اداروں کے انتظام وانصرام سے متعلق دیگر امور کا بھی جائزہ لے رہی ہیں۔ وانی میں یہ کارروائی ایک دن بعد کی گئی جب ادھم سنگھ نگر میں حکام نے ایک اور مدرسے کو سیل کر کے اسے غیر قانونی قرار دیا تھا۔ تاہم، اس مدرسہ کے منتظم نے دعویٰ کیا کہ منظوری حاصل کرنے کے لیے متعلقہ سرکاری محکمہ میں درخواست پہلے ہی جمع کرائی جا چکی تھی، لیکن اس عمل میں تاخیر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ انتظامیہ کے فیصلے کو عدالت میں چیلنج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اتراکھنڈ حکومت کا مؤقف ہے کہ اس کی مہم ان اداروں کے خلاف ہے جو ضروری اجازت، قانونی شناخت اور دستاویزات کے بغیر چل رہے ہیں۔ تاہم، بعض مدرسہ منتظمین نے ایسی کارروائیوں کو چیلنج کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح نجی طور پر چلنے والے مدارس کو نشانہ بنانے سے ان کے آئینی حقوق متاثر ہو سکتے ہیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

کشتی کی خاتون کھلاڑی نے بچوں کے ساتھ قلعے سے کود کر خودکشی کر لی

قومی سطح پر مہاراشٹر کا نام روشن کرنے والی اشونی منوہر پال چند ماہ قبل اپنے سسرال سے علاحدہ ہو کر اپنے ماں باپ کے ساتھ رہنے لگی تھی۔

عثمان آباد میں واقع تاریخی قلعہ نل درگ میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا ہے جس نے پورے مہاراشٹر کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ایک خاتون نے اپنے ۳ر بچوں سمیت نل درگ قلعہ سے چھلانگ لگا دی۔ اس میں خاتون کی اور اس کے ۲ر بچوں کی موت ہوگئی۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ خاتون کشتی کی کھلاڑی (پہلوان) رہ چکی ہے۔ اشونی منوہر پال نے کشتی میں قومی سطح پر مہاراشٹر کا نام روشن کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق اس سانحہ میں اشونی پال اور اس کے ساڑھے ۵ر سالہ بیٹے اجنکیا کی موقع ہی پر موت ہو گئی۔ جبکہ اس کی ڈھائی سالہ جڑواں بچیوں میں سے کرانتی کی بھی اسپتال میں علاج کے دوران موت ہوگئی۔ اشونی دوسری بچی ویرا شدید زخمی ہے اور عثمان آباد کے ایک سرکاری اسپتال میں زیر علاج ہے۔ ہر طرف یہ سوال پوچھا جارہا ہے کہ آخر اشونی نے یہ انتہائی قدم کیوں اٹھایا؟ اس کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکی ہے۔ اطلاع کے مطابق اشونی پال کی ریسلنگ کے میدان میں ایک الگ پہچان تھی۔ مہاراشٹر کی شیرنی کے نام سے مشہور اشونی نے قومی سطح کے مقابلوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا اور ۵ر طلائی کے علاوہ ۶ر چاندی کے تمغے جیتے تھے۔ اپنی کامیابی کی وجہ سے اس نے مہاراشٹر کے کھیلوں کے میدان میں اپنی شناخت بنائی۔ وہ ممبئی میں مہاراشٹر سکیورٹی فورس میں بھی کام کر رہی تھی۔ اس نے ۳ر سے ۴ر ماہ قبل اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا تھا اور اپنے سسرال سے الگ ہو کر اپنے بچوں کے ساتھ اپنی والدہ کے گھر میں رہنے لگی تھی۔ اشونی کے والد کے مطابق اشونی نے سنگین الزام لگایا ہے کہ اسے اس کے شوہر اور سسرال والے ذہنی اور جسمانی طور پر ہراساں کر رہے تھے۔ اس ہراسانی سے تنگ آ کر اشونی نے نل درگ قلعہ کی فصیل سے اپنے ۳ر بچوں کے ساتھ چھلانگ لگا کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ اتنی اونچائی سے گرنے کے بعد اشونی اور اس کے ۲ر بچوں کی موت ہوگئی جبکہ ایک بیٹی شدید زخمی ہوگئی جس کا علاج چل رہا ہے۔ ایک کھلاڑی کی زندگی کے ایسے ناخوشگوار خاتمے کے باعث کھیلوں کے شعبے سمیت ہر طرف صدمے کا ماحول ہے۔ اشونی کے والد کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی پولیس جانچ کر رہی ہے، اور امکان ہے کہ تحقیقات کے ذریعے اس واقعہ کے پیچھے سچائی سامنے آئے گی۔ ایک کامیاب خاتون کھلاڑی اور اس کے تین چھوٹے بچوں کا یہ افسوسناک انجام کئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ خاندانی کشمکش، ذہنی تناؤ اور خواتین کی حفاظت کا معاملہ ایک بار پھر کھل کر سامنے آیا ہے اور اس واقعے کی مکمل تحقیقات کر کے سچ سامنے لانے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ یاد رہے کہ مہاراشٹر میں خواتین پر مظالم کے واقعات بڑھتے جارہے ہیں۔ اس تعلق سے حکومت پر تنقیدیں بھی ہوتی آئی ہیں۔ ایسی صورت میں ایک کھلاڑی کا یوں خودکشی کر لینا انتظامیہ کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ فی الحال لوگوں کو پولیس کی رپورٹ کا انتظار ہے۔

سوئزرلینڈ: گلیشیئرز کو پگھلنے سے بچانے کیلئے بھیڑوں کی اون کا کامیاب تجربہ

سوئزرلینڈ میں گلیشیئرز کو پگھلنے سے بچانے کیلئے محققین نے بھیڑوں کی اون سے برف ڈھانپنے کا منفرد تجربہ کیا ہے۔ ابتدائی نتائج میں اون کو مصنوعی چادروں جتنا مؤثر اور ماحول دوست متبادل قرار دیا گیا ہے

سوئزرلینڈ میں گلیشیئرز کو پگھلنے سے بچانے کیلئے محققین نے بھیڑوں کی اون سے برف ڈھانپنے کا منفرد تجربہ کیا ہے۔ ابتدائی نتائج میں اون کو مصنوعی چادروں جتنا مؤثر اور ماحول دوست متبادل قرار دیا گیا ہے۔ سوئزرلینڈ میں محققین نے ملک کے گلیشیئرز کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک منفرد تجربہ شروع کیا ہے۔ وہ الپس کے پہاڑوں پر موجود برف کو بھیڑوں کی اون سے ڈھانپ رہے ہیں تاکہ حرارت کو منعکس کیا جا سکے اور برف کو پگھلنے سے روکا جا سکے۔ ابتدائی نتائج کے مطابق یہ تجربہ کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ یہ تجربہ مغربی سوئزرلینڈ کے تسانفلورون گلیشیر (Tsanfleuron Glacier) پر کیا جا رہا ہے۔ ''Keep It Wool'' نامی اس منصوبے کی قیادت ماحولیاتی تنظیم سمٹ فاؤنڈیشن اور لوزان یونیورسٹی کر رہے ہیں۔ عام طور پر گلیشیئر کی برف کو مصنوعی چادروں سے ڈھانپا جاتا ہے تاکہ وہ سورج کی حرارت جذب نہ کرے۔ تاہم یہ مصنوعی چادریں غیر حیاتیاتی طور پر تحلیل ہونے والی یعنی نان بایوڈی گریڈیبل ہوتی ہیں اور ماحول پر اضافی بوجھ ڈالتی ہیں۔ اسی لئے اس نئے تجربے میں محققین نے سوئس بھیڑوں کی اون کو گلیشیئر کے کچھ حصوں پر بچھایا۔ اگر یہ طریقہ کامیاب ثابت ہوتا تو یہ ایک اہم پیش رفت ہوسکتی تھی۔ محققین نے پایا کہ اون نے مصنوعی مواد کی طرح مؤثر انداز میں کام کیا اور برف کو حرارت سے محفوظ رکھا۔ تحقیق کے مطابق بھیڑوں کی اون کی چادریں استعمال کرنے کے دو بڑے فائدے ہیں۔ پہلا یہ کہ برف کو محفوظ رکھنے کیلئے پلاسٹک کے مواد کا استعمال ضروری نہیں رہے گا، کیونکہ پلاسٹک ماحول پر اضافی بوجھ ڈالتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بھیڑوں کی اون کو ضائع کرنے کے بجائے ایک نئے مقصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یوں گلیشیئرز کو پگھلنے سے روکنے کے ساتھ ماحول کے تحفظ کے دوہرے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تحقیقاتی ٹیم نے اون کو ایک موصل اور حرارت منعکس کرنے والی تہہ کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ ایک ماحول دوست اور حیاتیاتی طور پر تحلیل ہونے والے متبادل کا تجربہ کیا جا سکے۔ منصوبے کے مطابق سوئزرلینڈ میں ہر سال تقریباً ۴۰ سے ۷۰ فیصد بھیڑوں کی اون ضائع کر دی جاتی ہے۔ محققین نے تقریباً ۲۰۰ مربع میٹر رقبے پر مشتمل گلیشیئر کے حصے پر اون سے بنے دو آزمائشی کمبل بچھائے۔ یہ گلیشیئر تقریباً ۳ء۵ کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ ٹیم نے ہر دو ہفتے بعد اون کی چادروں کی کارکردگی کا مصنوعی مواد سے موازنہ کیا۔ محققین نے پایا کہ اون نے برف کے نقصان کو تقریباً اتنی ہی حد تک کم کیا جتنا مصنوعی مواد نے کیا تھا۔ یونیورسٹی آف لوزان کے طالب علم ایلیوٹ گیپیو نے کہا، ''اب ہمارے پاس ماحول دوست حل موجود ہے، جس کا صرف تصور ہی نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے دیکھا اور چھوا بھی جا سکتا ہے۔'' اگرچہ محققین کو بھیڑوں کی اون کے استعمال کے مثبت نتائج ملے ہیں، لیکن انہوں نے واضح کیا کہ یہ عالمی حدت کا حل نہیں ہے۔ گلیشیئرز کو بڑے پیمانے پر پگھلنے سے بچانے کیلئے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی لانا انتہائی ضروری ہے۔ نیپال میں آنے والے سیلاب کی وجہ بھی گلیشیئر سے جھیل میں جمع پانی کا اچانک اخراج تھا، جسے 'Glacial Lake Outburst' کہا جاتا ہے۔ گلیشیئر کے مسلسل پگھلنے سے پانی جمع ہوتا رہا اور ایک عارضی قدرتی رکاوٹ اسے روکے رہی، لیکن جب یہ رکاوٹ مزید پانی کا دباؤ برداشت نہ کر سکی تو ٹوٹ گئی اور پانی تیزی سے وادی میں بہہ نکلا۔ سائنس دانوں نے خبردار کیا ہے کہ ہمالیہ کا خطہ دنیا کے دیگر علاقوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے گرم ہو رہا ہے اور بہت سے دوسرے گلیشیئرز کو بھی اسی طرح کے خطرات لاحق ہیں۔ نیپال اور تبت میں پیش آنے والا یہ سانحہ مستقبل میں عام صورتِ حال بن سکتا ہے، اگر موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کیلئے فوری اور مؤثر اقدامات نہ کئے گئے۔ گلیشیئرز کو پگھلنے سے روکنے کے لیے پہلے ہی مصنوعی پلاسٹک یا سنتھیٹک شیٹس استعمال کی جا رہی تھیں، لیکن سائنس دان ایک ماحول دوست اور بائیوڈ یگریڈیبل (قدرتی طور پر ختم ہو جانے والا) متبادل تلاش کرنا چاہتے تھے۔

ٹاٹا کیمیکلز کے کینیا سے باہر نکلنے کے پیچھے چین کا تعلق؟

سابق نائب صدر نے دھماکہ خیز دعویٰ کیا

نیروبی: کینیا کے سابق نائب صدر ریگاتھی گاچاگوا نے الزام لگایا ہے کہ صدر ولیم روٹو اور ممکنہ چینی سرمایہ کاروں سے منسلک کاروباری مفادات ٹاٹا کیمیکلز ماگاڈی کی معطلی کے پیچھے ہو سکتے ہیں، دعویٰ کیا کہ اس اقدام کا مقصد خطے میں معدنی وسائل تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ انگریزی نیوز چینل سی این این - نیوز۔18 کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں، گچاگوا نے کینیا کی حکومت پر مناسب عوامی مشاورت کے بغیر کام کرنے کا الزام بھی لگایا اور متنبہ کیا کہ ٹاٹا کیمیکلز کے آپریشنز کی معطلی نے ماگاڈی کے آس پاس کی کمیونٹیز کے لیے ضروری خدمات کو متاثر کیا ہے۔ گچاگوا نے کہا کہ ان کی ڈیموکریسی فار سٹیزنز پارٹی حکومت کے فیصلے کے خلاف عدالتی مداخلت کے لیے مقامی باشندوں کی حمایت کرے گی۔ معطلی کے اثرات کے بارے میں بات کرتے ہوئے، گچاگوا نے کہا کہ ٹاٹا کیمیکلز مقامی کمیونٹی کے ساتھ تقریباً ایک صدی سے کام کر رہی ہے اور علاقے کی معیشت اور شہری بنیادی ڈھانچے میں گہرائی سے جڑی ہوئی ہے۔ ''جمہوریہ کینیا کی کجیاڈو کاؤنٹی میں ٹاٹا کیمیکلز اور ماگاڈی سوڈا کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، وہ ایک بہت بڑی شرم کی بات ہے کیونکہ ٹاٹا کیمیکلز گزشتہ 100 سالوں سے مقامی کمیونٹی کے ساتھ ہیں۔ اس علاقے کی پوری معیشت ٹاٹا کیمیکلز کے گرد گھومتی ہے، اور کمپنی کمیونٹی کے ساتھ بہت مہربان رہی ہے: وہ پانی فراہم کرتے ہیں، اسکول مہیا کرتے ہیں، وہ ہسپتال فراہم کرتے ہیں، وہ ٹاٹا کیمیکلز کے اردگرد بینک فراہم کرتے ہیں۔ گچاگوا نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ فیصلہ لینے سے پہلے عوامی شرکت کرنے میں ناکام رہی جس سے مقامی باشندے متاثر ہوئے۔ ''کینیا کا آئین کہتا ہے کہ اگر آپ کو کوئی ایسا فیصلہ کرنا ہے جس سے عوام متاثر ہوں، تو آپ کو عوامی شرکت کرنی چاہیے۔ تو کینیا کے صدر کیا کہہ رہے ہیں کہ ٹاٹا کیمیکلز نے لوگوں کی مدد نہیں کی۔ انہوں نے کوئی عوامی شرکت نہیں کی ہے تاکہ مقامی لوگوں سے یہ پوچھا جا سکے کہ وہ خوش ہیں یا نہیں۔ گچاگوا کے مطابق، بندش نے خطے میں ضروری خدمات تک رسائی کو شدید متاثر کیا ہے۔ لہٰذا وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ آئین کے خلاف ہے، اور اس عمل نے زندگی اور معاش کو درہم برہم کر دیا ہے۔ جیسا کہ ہم بات کرتے ہیں، 100,000 سے زیادہ لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے، انہیں ہسپتال تک رسائی نہیں ہے، انہیں اسکولوں تک رسائی نہیں ہے، اور ان کی زندگیاں درہم برہم ہو گئی ہیں۔ یہ بالکل ناقابل قبول ہے۔ کینیا سے ٹاٹا کیمیکلز کو باہر نکالنے کے پیچھے چین کا مبینہ تعلق اور جیو پولیٹیکل (جغرافیائی سیاسی) سازش کے دعوے کینیا کی اندرونی سیاست اور بین الاقوامی میڈیا میں تیزی سے ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ افریقہ میں جاری جیو پولیٹیکل کشمکش: دفاعی اور سٹریٹجک ماہرین کے مطابق، یہ اقدام افریقہ بالخصوص مشرقی افریقہ میں بھارت اور چین کے درمیان جاری سٹریٹجک اور اقتصادی رقابت کا حصہ ہو سکتا ہے۔ چین اپنے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) کے تحت کینیا اور دیگر افریقی ممالک میں بندرگاہوں، ریلوے اور معدنیات کے شعبوں میں گہرا اثر و رسوخ قائم کر چکا ہے۔

چین سے منسلک سائبر گروپ کا سسکو راؤٹرز پر حملہ

عالمی نیٹ ورکس کو نشانہ بنانے کا انکشاف

واشنگٹن: چین سے منسلک ایک سائبر جاسوسی گروپ نے مبینہ طور پر سسکو راؤٹرز کی خامیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کے مختلف حصوں میں ٹیلی کمیونیکیشن اور دیگر اہم نیٹ ورکس کو نشانہ بنایا ہے، جس سے سائبر سکیورٹی سے متعلق نئی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ سائبر سکیورٹی ماہرین کے مطابق اس گروپ کی سرگرمیوں کا مقصد انٹرنیٹ اور مواصلاتی نظام کے اہم حصوں تک خفیہ رسائی حاصل کرنا اور طویل عرصے تک نیٹ ورکس کے اندر موجود رہنا ہو سکتا ہے۔ حملہ آوروں نے مبینہ طور پر سسکو کے بعض راؤٹرز اور نیٹ ورکنگ آلات میں موجود کمزوریوں کو استعمال کیا۔ ایسے آلات بڑی کمپنیوں، سرکاری اداروں اور ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورکس میں انٹرنیٹ ٹریفک کو منظم کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق سائبر گروپ نے مختلف ممالک میں موجود نیٹ ورکنگ انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا اور ایسے آلات پر خصوصی توجہ مرکوز کی جو اپ ڈیٹ نہیں کیے گئے تھے یا جن میں پہلے سے معلوم سکیورٹی خامیاں موجود تھیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ راؤٹرز تک رسائی حاصل ہونے کی صورت میں حملہ آور نیٹ ورک ٹریفک کی نگرانی، حساس معلومات جمع کرنے اور مستقبل میں مزید سائبر کارروائیوں کے لیے راستہ تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں۔ حکام اور سائبر سکیورٹی ماہرین نے اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے نیٹ ورکنگ آلات کو فوری طور پر اپ ڈیٹ کریں، سکیورٹی پیچ نصب کریں، غیر معمولی سرگرمیوں کی نگرانی کریں اور پرانے یا غیر محفوظ آلات کا استعمال محدود کریں۔ چین سے منسلک سائبر گروپوں پر حالیہ برسوں میں سرکاری اداروں، ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیوں اور اہم انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانے کے متعدد الزامات سامنے آ چکے ہیں، جس کے باعث عالمی سطح پر نیٹ ورک سکیورٹی کو مضبوط بنانے پر توجہ بڑھ رہی ہے۔

غزہ: ملبے میں بچوں کیلئے عارضی سینما، کارٹون دیکھ کر چہروں پر مسکراہٹ لوٹی

جنگ سے بے گھر فلسطینی بچوں کے لیے ''لٹل وِنگ سینما'' کے تحت خیمہ بستیوں اور تباہ شدہ عمارتوں کے درمیان موبائل کارٹون اسکریننگ کا اہتمام کیا گیا

جنگ سے بے گھر فلسطینی بچوں کے لیے ''لٹل وِنگ سینما'' کے تحت خیمہ بستیوں اور تباہ شدہ عمارتوں کے درمیان موبائل کارٹون اسکریننگ کا اہتمام کیا گیا؛ منتظمین کا کہنا ہے کہ مقصد بچوں کو خوف اور تباہی سے چند لمحوں کے لیے دور کرنا ہے۔ اسرائیل کی غزہ پر جنگ اور تباہی کے درمیان غزہ کے بچوں کو چند لمحوں کی خوشی دینے کے لیے موبائل سینما کا انتظام کیا گیا، جہاں بچے خیموں اور تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے کے درمیان بیٹھ کر کارٹون دیکھتے رہے۔ یہ سرگرمی ''لٹل ونگ سینما'' منصوبے کا حصہ ہے، جس کے تحت بے گھر بچوں تک فلمیں اور تفریحی سرگرمیاں پہنچائی جا رہی ہیں۔ ۲ ستمبر کو غزہ سٹی کے شیخ رضوان علاقے میں درجنوں بچوں نے کھلے صحن میں قائم عارضی اسکرین پر کارٹون دیکھے۔ بچوں کے لیے صرف فلم کی نمائش نہیں کی گئی بلکہ کھیل، موسیقی اور دیگر تفریحی سرگرمیوں پر مشتمل تقریب بھی منعقد ہوئی۔ بعض بچوں کے چہرے بھی پینٹ کیے گئے اور روایتی لباس پہنے بچوں نے رقص میں حصہ لیا۔ یہ منصوبہ ''Gaza International Children's Cinema'' کے تحت رضاکاروں کی مدد سے چلایا جا رہا ہے۔ منتظمین بجلی کی شدید قلت کے باوجود شمسی پینل اور قابلِ حمل بیٹریوں جیسے متبادل ذرائع استعمال کر کے مختلف خیمہ بستیوں میں عارضی سینما قائم کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح شمالی، وسطی اور جنوبی غزہ میں موجود بے گھر بچوں تک تفریحی سرگرمیاں پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ منصوبے سے وابستہ اسماء دبابیش کے مطابق بچوں کو جنگ، خوف اور مسلسل بے گھر ہونے کے نفسیاتی دباؤ سے عارضی طور پر باہر نکالنا اس سرگرمی کا بنیادی مقصد ہے۔ ان کے مطابق بچوں کے لیے ایسے مواقع پیدا کرنا ضروری ہے جہاں وہ کچھ دیر کے لیے جنگ کے بجائے کھیل اور تفریح پر توجہ دے سکیں۔ تاہم منتظمین کو ایک کیمپ سے دوسرے کیمپ تک پہنچنے میں نقل و حرکت کی پابندیوں، ایندھن کی قلت اور سکیورٹی کے مسائل کا سامنا ہے۔ موبائل سینما کا یہ سلسلہ ایسے ماحول میں جاری ہے جہاں غزہ کے بچوں کی بنیادی ضروریات بھی شدید متاثر ہیں۔ اقوام متحدہ کے بچوں کے ادارے یونیسیف کے مطابق ۲۰۲۶ء کے وسط تک غزہ کی ۲ء۱ ملین آبادی میں سے تقریباً ۱ء۹ ملین افراد بے گھر تھے۔ بنیادی صحت، پانی، صفائی اور تحفظ کی خدمات بدستور شدید دباؤ کا شکار تھیں، جبکہ تقریباً ۹۰ فیصد پانی اور صفائی کا بنیادی ڈھانچہ تباہ یا متاثر ہو چکا تھا۔ یونیسیف کی ایک اور حالیہ جائزہ رپورٹ کے مطابق غزہ میں جنگ بندی کے بعد شدید غذائی قلت کے بعض اعداد میں بہتری آئی ہے، لیکن طویل مدتی غذائی کمی کا اثر بچوں کی نشوونما پر برقرار ہے۔ سروے میں تقریباً ۵۳۳۴۱ بچوں اور ۲۰ ہزار سے زیادہ گھرانوں کا جائزہ لیا گیا، جس میں ۱۲ء۲ بچوں میں دائمی غذائی کمی یا قد میں کمی پائی گئی۔ بچوں پر جنگ کے نفسیاتی اثرات بھی نمایاں ہیں۔

پاکستان میں احمدیہ کمیونٹی کے مقامی رہنما فائرنگ سے قتل

منڈی بہاؤالدین (پاکستان) پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر منڈی بہاؤالدین میں احمدیہ کمیونٹی کے 65 سالہ مقامی رہنما مرزا صفدر محمود کو نامعلوم حملہ آوروں نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ پولیس ابتدائی طور پر واقعے کو ٹارگٹ کلنگ کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ واقعہ 2 ستمبر کی شام عیدگاہ روڈ کے قریب پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق مرزا صفدر محمود گاڑیوں کی مرمت کی ورکشاپ چلاتے تھے۔ حملہ آور فائرنگ کے بعد فرار ہو گئے جبکہ محمود موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ مقتول کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی اور انہیں شبہ ہے کہ قتل مذہبی منافرت کی بنیاد پر کیا گیا۔ پولیس نے نامعلوم ملزمان کے خلاف قتل اور انسدادِ دہشت گردی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ احمدیہ کمیونٹی کے نمائندوں نے دعویٰ کیا ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں حالیہ عرصے کے دوران احمدیوں کے خلاف نفرت انگیز مہم اور دھمکیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قتل کے ذمہ داروں کو گرفتار کرنے کے ساتھ مذہبی منافرت اور تشدد پر اکسانے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ یہ واقعہ پاکستان میں احمدیہ کمیونٹی کے تحفظ سے متعلق خدشات کو ایک بار پھر نمایاں کرتا ہے۔

تبت کے تباہ کن سیلاب:

چین پر معلومات دبانے اور بیانیہ کنٹرول کرنے کے الزامات

بیجنگ: تبت اور نیپال کی سرحد پر تباہ کن سیلاب کے بعد چین میں معلومات کی سخت نگرانی، سوشل میڈیا سے ویڈیوز ہٹانے اور آزاد صحافیوں کو متاثرہ علاقوں تک رسائی نہ دینے پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق گیارونگ پورٹ کو مٹی اور پانی کے شدید ریلے کی زد میں آتے دکھانے والی بعض ویڈیوز ابتدا میں چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ویکسین اور ریڈ نوٹ پر گردش کرتی رہیں، لیکن بعد میں صارفین کے لیے ان تک رسائی ممکن نہیں رہی۔ غیر ملکی اور آزاد صحافیوں کو تبت کے متاثرہ علاقوں تک محدود رسائی دی گئی، جس کے باعث سرکاری اعداد و شمار اور زمینی صورتحال کی آزادانہ تصدیق مشکل ہو گئی۔ اس کے برعکس نیپال میں ملکی اور غیر ملکی صحافیوں کو متاثرہ علاقوں، امدادی کیمپوں اور متاثرین تک نسبتاً زیادہ رسائی حاصل رہی۔ چینی سرکاری میڈیا کی کوریج میں پیپلز لبریشن آرمی کی امدادی کارروائیوں، صدر شی جن پنگ کی ہدایات، سڑکیں بحال کرنے اور امدادی سامان پہنچانے کو نمایاں جگہ دی گئی، جبکہ متاثرہ خاندانوں اور مقامی آبادی کی ذاتی کہانیاں نسبتاً کم سامنے آئیں۔ مزید تشویش اس وقت پیدا ہوئی جب حکام نے سیلاب سے متعلق سرکاری بیانیے یا ہلاکتوں کے اعداد و شمار پر سوال اٹھانے والی سوشل میڈیا پوسٹس کے سلسلے میں کم از کم 10 افراد کو حراست میں لیا یا جرمانے کیے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ معلومات تک آزاد رسائی نہ ہونے کی وجہ سے ہلاکتوں اور تباہی کی اصل شدت سے متعلق مختلف دعوؤں کی آزادانہ تصدیق بھی ممکن نہیں۔ یہی معلوماتی خلا چین کے سرکاری بیانیے پر مزید سوالات پیدا کر رہا ہے۔

چینی ٹیکنالوجی سے لیس ٹریکٹر کسانوں کی جاسوسی کر سکتے ہیں

لندن: برطانیہ میں ایک نئی رپورٹ نے خبردار کیا ہے کہ جدید زرعی مشینری میں نصب چینی ساختہ ٹیکنالوجی ملک کی غذائی سلامتی کے لیے ممکنہ خطرہ بن سکتی ہے اور اس کے ذریعے کسانوں اور زرعی سرگرمیوں سے متعلق حساس معلومات بیرون ملک منتقل کیے جانے کا امکان موجود ہے۔ رپورٹ کے مطابق جدید جی پی ایس سے چلنے والے ٹریکٹر، زرعی ڈرونز، خودکار آبپاشی کے نظام، مویشیوں کی نگرانی کے آلات اور اناج ذخیرہ کرنے کے نظام میں سیلولر انٹرنیٹ آف تھنگز ماڈیول (CIMs) استعمال کیے جا رہے ہیں۔ یہ آلات موبائل نیٹ ورکس سے منسلک ہو کر معلومات بھیجنے اور وصول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سکیورٹی ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ایسے ماڈیولز کے ذریعے مینوفیکچررز دور سے سافٹ ویئر اپ ڈیٹس بھیج سکتے ہیں، جس سے نظریاتی طور پر ڈیٹا جمع کرنے، نقصان دہ سافٹ ویئر داخل کرنے یا مشینوں اور زرعی نظام کو متاثر یا غیر فعال کرنے کا راستہ کھل سکتا ہے۔ برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے خبردار کیا ہے کہ زرعی شعبے کا چینی ٹیکنالوجی پر بڑھتا ہوا انحصار مستقبل میں غذائی پیداوار اور قومی سلامتی کے لیے ایک اسٹریٹجک کمزوری بن سکتا ہے۔ تاہم رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ ابھی تک اس بات کا براہ راست ثبوت موجود نہیں کہ برطانیہ میں چینی ساختہ CIMs کو زرعی نظام کی جاسوسی یا تخریب کاری کے لیے عملی طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

پاکستان: پانچ دہائیوں بعد فوجی کمان کا بڑا ڈھانچہ تبدیل

عاصم منیر کے اختیارات میں نمایاں اضافہ

اسلام آباد: پاکستان نے تقریباً پانچ دہائیوں بعد اپنی اعلیٰ فوجی کمان کے نظام میں بنیادی تبدیلی کرتے ہوئے تینوں مسلح افواج پر ایک مرکزی کمان قائم کر دی ہے۔ نئے قوانین کے تحت چیف آف ڈیفنس فورسز کو بری، بحری اور فضائی افواج پر عملی کمان اور کنٹرول حاصل ہوگا، جبکہ یہ عہدہ اس وقت فیلڈ مارشل عاصم منیر کے پاس ہے جو آرمی چیف بھی ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے 20 اگست کو ڈیفنس فورسز آف پاکستان ایکٹ 2026 اور نیشنل کمانڈ اتھارٹی ایکٹ 2010 میں ترمیم منظور کی۔ یہ تبدیلیاں نومبر 2025 میں منظور ہونے والی 27 ویں آئینی ترمیم کے تحت شروع ہونے والی فوجی تنظیم نو کو قانونی شکل دیتی ہیں۔ نئے نظام میں چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی کا عہدہ ختم کر کے ڈیفنس فورسز ہیڈ کوارٹرز قائم کیا گیا ہے۔ پرانے نظام میں چیئرمین جوائنٹ چیفس بنیادی طور پر تینوں افواج کے درمیان رابطہ کار تھا اور اسے فضائیہ یا بحریہ پر براہ راست کمان کا اختیار حاصل نہیں تھا۔ اس کے برعکس سی ڈی ایف کو تینوں افواج پر باقاعدہ قانونی اور آپریشنل اختیار دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے بعد فوجی نظام کے مزید آرمی مرکوز ہونے پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ پاکستان کے جوہری صلاحیت رکھنے والے اسٹریٹجک نظام کی نگرانی کرنے والے کمانڈر نیشنل اسٹریٹجک کمانڈ کا عہدہ بھی صرف فوج کے افسر کے لیے مخصوص کیا گیا ہے، جبکہ فضائیہ اور بحریہ کے افسر اس عہدے کے اہل نہیں ہوں گے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ نئے قوانین سے منتخب حکومت کی فوج پر نگرانی مزید کمزور ہو سکتی ہے۔ بعض قانونی ماہرین نے اس بات پر بھی سوال اٹھایا ہے کہ سی ڈی ایف کو افسران کے خلاف کارروائی سمیت وسیع اختیارات دینا آئین میں وفاقی حکومت کو دیے گئے فوجی کنٹرول کے اختیار سے کس طرح مطابقت رکھتا ہے۔ دوسری جانب حامیوں کے مطابق مشترکہ کمان جدید جنگ، میزائل، سائبر اور کثیر الجہتی فوجی کارروائیوں میں تینوں افواج کے درمیان بہتر رابطے کے لیے ضروری ہے۔ تجزیہ کار اسے 1976 کے بعد پاکستان کی اعلیٰ فوجی کمان میں سب سے بڑی تبدیلی قرار دے رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ اختیار جو پاکستان میں آرمی چیف طویل عرصے سے عملی طور پر استعمال کرتے رہے ہیں، اب بڑی حد تک قانونی اور ادارہ جاتی شکل اختیار کر گیا ہے۔

ٹیکس اور مہنگائی کے بوجھ سے کراچی میں تاجروں کی شٹر ڈاؤن ہڑتال

آل آئرن اینڈ اسٹیل مرچنٹس ایسوسی ایشن نے بھی تصدیق کی ہے کہ اس سے وابستہ بازار ہڑتال کے دوران بند رہیں گے

کراچی: پاکستان میں بڑھتے ہوئے ٹیکسوں مہنگائی اور پٹرول و ڈیزل پر اضافی محصولات کے خلاف کراچی کے تاجروں کے ایک وسیع اتحاد نے جماعت اسلامی کی ملک گیر شٹر ڈاؤن ہڑتال کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اطلاع ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ میں دی گئی ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون کے مطابق آل سٹی ٹریڈرز الائنس اور آل آئرن اینڈ اسٹیل مرچنٹس ایسوسی ایشن نے 3 ستمبر کو ہونے والی ہڑتال کی حمایت کر دی ہے۔ آل سٹی ٹریڈرز الائنس نے کہا ہے کہ اس کے تحت آنے والی تمام منڈیاں اور بازار مکمل طور پر بند رہیں گے۔ تنظیم کے صدر حماد پونہ والا نے تاجروں سے مہنگائی اور بڑھتے ہوئے ٹیکسوں کے خلاف مظاہروں میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ آل آئرن اینڈ اسٹیل مرچنٹس ایسوسی ایشن نے بھی تصدیق کی ہے کہ اس سے وابستہ بازار ہڑتال کے دوران بند رہیں گے۔ ان تازہ اعلانات سے ہڑتال کی مہم کو مزید تقویت ملی ہے۔ 43 بازاروں کے نمائندوں کے علاوہ برقی آلات کے تاجر اور کلفٹن اور ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے تاجروں نے بھی اپنی دکانیں بند رکھنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ پینوراما سینٹر ایٹریم مال مدینہ سٹی مال وکٹوریہ مارکیٹ زینب مارکیٹ انٹرنیشنل مارکیٹ اور کلفٹن مارکیٹ سمیت کئی اہم تجارتی مراکز بند رہنے کی توقع ہے۔ تاجروں کے نمائندوں کے مطابق کلفٹن اور ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے مختلف بازاروں نے بھی ہڑتال میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ کراچی کا برقی آلات کا شعبہ بھی اس احتجاج میں شامل ہوگا۔ کراچی الیکٹرانکس ڈیلرز ایسوسی ایشن کے صدر رضوان عرفان نے کہا کہ پٹرولیم مصنوعات مہنگائی اور آزاد بجلی پیدا کرنے والے اداروں سے متعلق معاہدوں کے خلاف برقی آلات کی مارکیٹیں بند رہیں گی۔ انہوں نے تاجروں سے پرامن مظاہرے میں شرکت کی اپیل کی۔ تاہم ہڑتال کے دائرے میں تمام تجارتی شعبے شامل نہیں ہوں گے۔ ایکسپریس ٹریبیون کے مطابق ہول سیل اجناس کی منڈیوں میں شامل جوڑیا بازار سمیت بعض بازار معمول کے مطابق کھلے رہیں گے۔ ہول سیل کراچی فارما آرگنائزیشن نے بھی جمعرات کے روز ادویات کی منڈیاں کھلی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دریں اثنا جماعت اسلامی کے سربراہ حافظ نعیم الرحمن نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ مطالبات نظر انداز کیے گئے تو احتجاج میں مزید شدت آ سکتی ہے۔ انہوں نے پٹرولیم محصول واپس لینے آزاد بجلی پیدا کرنے والے اداروں کے ساتھ معاہدوں پر دوبارہ مذاکرات کرنے اور مہنگائی پر قابو پانے کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔

درجنوں ماہرین افغانستان پاکستان تجارتی راستوں کو دوبارہ کھولنے کے مطالبہ

افغانستان کے ساتھ تجارت کی معطلی کے بعد پاکستان کے تجارتی شعبے کو ایک ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہوا ہے،

کابل/اسلام آباد: افغانستان کے ساتھ تجارت کی معطلی کے بعد پاکستان کے تجارتی شعبے کو ایک ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہوا ہے، جس سے صورتحال جاری رہنے کی صورت میں اس کے نتائج کے بارے میں خدشات ہیں۔ اس پس منظر میں، درجنوں ماہرین، سیاست دان، اور معاشی کارکن پشاور میں جمع ہوئے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تجارت کو افغانستان اور پاکستان کے درمیان سیاسی اور سیکورٹی کشیدگی سے الگ رکھا جائے اور دونوں ممالک کے درمیان کراسنگ کو فوری طور پر دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ ایک روزہ کانفرنس، جس کا عنوان تھا ''پاکستان-افغانستان تنازعہ سے آگے: علاقائی امن اور باہمی مفاہمت کو آگے بڑھانا'' یونیورسٹی آف پشاور کے ایریا اسٹڈی سنٹر نے سپائر کے پیکے تعاون سے منعقد کیا اور اس میں 180 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اسپائر کے پی کے سربراہ ارباب شہزاد نے کہا کہ دونوں ملک دوست اور بھائی ہیں، اور ہم ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے، ہمارا جغرافیہ ایک ہی ہے اور بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ اس مسئلے کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے، اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا جانا چاہیے۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ طورخم کراسنگ اور دیگر تجارتی راستوں کی مسلسل بندش نے فرضی ڈیورنڈ لائن کے دونوں طرف تجارت اور لوگوں کے ذریعہ معاش کو نقصان پہنچایا ہے۔ اجلاس میں سیکیورٹی چیلنجز کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے، افغان مہاجرین کی رضاکارانہ اور باوقار واپسی کو یقینی بنانے اور علاقائی رابطوں کو وسعت دینے پر بھی زور دیا گیا۔ واخان راہداری کے ساتھ امن اقدام کے لیے بھی تجاویز پیش کی گئیں۔ پاکستان مسلم لیگ کے ڈپٹی انفارمیشن سیکرٹری ارباب خضر حیات خان نے طلوع نیوز کو بتایا کہا افغانستان اور پاکستان کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ ہے، اور ہماری کوشش ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان اس بھائی چارے کو بحال کیا جائے، تجارت دوبارہ شروع کی جائے اور ویزے کے اجراء کا عمل دوبارہ شروع کیا جائے۔ افغانستان سے پاکستان جانے والوں کو ویزے کے حصول میں مشکلات کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔'' دونوں ممالک ایک دوسرے کے قریب ترین تجارتی شراکت داروں میں سے تھے، جن کے باغات کے مالکان، کسانوں، اور فرضی ڈیورنڈ لائن کے دونوں طرف صنعتکاران تعلقات سے مستفید ہو رہے تھے۔ شرکاء کا خیال ہے کہ کراسنگ کو دوبارہ کھولنا اقتصادی ترقی اور علاقائی روابط کے لیے اہم ہے، جب کہ امارت اسلامیہ نے تجارتی راستوں کی حفاظت کی ضمانت پر زور دیا ہے۔ اقتصادی تجزیہ کار عبدالناصر رشتیا نے کابل اور اسلام آباد کے درمیان تجارت دوبارہ شروع کرنے کی اہمیت کے حوالے سے کہا: ''دونوں ممالک کے درمیان تجارت دوبارہ شروع کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ معطلی کے دوران دونوں فریقوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ پاکستان نے نہ صرف افغان مارکیٹ بلکہ وسطی ایشیائی منڈیوں کو بھی نقصان پہنچایا، جب کہ ہمارے ملک کو بھی نقصان پہنچا۔'' دونوں ممالک کے درمیان تجارت کی معطلی کے وسیع اقتصادی نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اکتوبر 2025 سے، بڑے کراسنگ کی بندش نے سامان اور تاجروں کی نقل و حرکت میں خلل ڈالا ہے، جس سے دونوں ممالک کے نجی شعبوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔

بنگلہ دیش میں بچوں کی سلامتی سنگین بحران کا شکار

سات ماہ میں تقریباً ۱۶ ہزار بچے لاپتہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں بچوں کی سلامتی کے حوالے سے تشویشناک اعداد و شمار سامنے آئے ہیں، جن کے مطابق جنوری سے جولائی 2026 کے دوران 917,15 بچوں کی گمشدگی کی اطلاعات درج کی گئیں۔ اس حساب سے روزانہ اوسطاً 75 سے زیادہ بچوں کے لاپتہ ہونے کی رپورٹ سامنے آئی۔ پولیس ہیڈ کوارٹرز سے منسوب اعداد و شمار کے مطابق ان بچوں کی گمشدگی کے حوالے سے مختلف تھانوں میں جنرل ڈائریاں درج کرائی گئیں۔ متعدد بچے بعد میں مل گئے یا اپنے خاندانوں کے پاس واپس پہنچ گئے، تاہم بہت سے بچوں کے بارے میں اب بھی معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ رپورٹ نے ماہانہ اعداد و شمار میں بعض نمایاں تضادات کی نشاندہی کرتے ہوئے حکام سے ان کی درستگی کی وضاحت کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بچوں کی گمشدگی کے پیچھے انسانی اسمگلنگ، تاوان کے لیے اغوا، جبری بھیک منگوانے والے گروہ، منظم جرائم، خاندانی تنازعات اور ذاتی دشمنی جیسے عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر کمزور اور غریب خاندانوں کے بچوں کو اسمگلنگ اور استحصال کا زیادہ خطرہ لاحق بتایا گیا ہے۔ بچوں کے حقوق کے ماہرین کے مطابق کسی بچے کے لاپتہ ہونے کے بعد ابتدائی چند گھنٹے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ اس دوران فوری کارروائی سے سی سی ٹی وی فوٹیج حاصل کرنے، گواہوں تک پہنچنے اور ممکنہ سفری راستوں کا سراغ لگانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ تاہم بعض خاندانوں کی جانب سے پولیس کی ابتدائی کارروائی میں تاخیر کی شکایات بھی سامنے آئی ہیں۔ رپورٹ میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ لاپتہ بچوں کے لیے قومی سطح کا فوری ردعمل کا نظام، مرکزی ڈیجیٹل ڈیٹا بیس اور خصوصی تربیت یافتہ پولیس یونٹس قائم کیے جائیں، جبکہ بچوں کی اسمگلنگ اور اغوا میں ملوث منظم گروہوں کے خلاف کارروائی مزید مؤثر بنائی جائے۔ بنگلہ دیش میں بچوں کے تحفظ سے متعلق وسیع تر اعداد و شمار بھی تشویشناک صورتحال کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یونیسیف کے مطابق 2025 کے سروے میں ایک سے 14 سال کی عمر کے 86 فیصد بچوں کو گھر میں کسی نہ کسی شکل کے پرتشدد نظم و ضبط کا سامنا کرنا پڑا۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685_705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

زیرو فیصد ای ایم آئی کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم

کریڈٹ کارڈ کی زیرو فیصد ای ایم آئی میں بھی صرف یہ دیکھنا کافی نہیں کہ موجودہ خریداری پر سود کی شرح صفر لکھی ہے۔ کارڈ کے بنیادی معاہدے میں تاخیر کی صورت میں سودی اضافہ یا دیگر مالیاتی شرائط ہوتی ہیں جو معاملے میں حرمت پیدا کرتی ہے۔ اس لیے ایسے معاہدے کی بنیادی شرائط کو سمجھنا ضروری ہے۔ اب مرابحہ کو دیکھیے۔ شرعی مرابحہ میں مالیاتی ادارہ محض رقم قرض نہیں دیتا، بلکہ مطلوبہ سامان خریدتا ہے، اس کی ملکیت اور قبضہ حاصل کرتا ہے، پھر متعین نفع کے ساتھ خریدار کو مؤجل قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ اس صورت میں ادارہ کا نفع سامان کی بیع سے متعلق ہوتا ہے، صرف رقم قرض دینے اور مدت بڑھانے کے عوض نہیں۔ تاہم صرف کسی ادارے کے نام کے ساتھ "اسلامی" لکھا ہونا کافی نہیں۔ اگر ادارہ حقیقتاً سامان خریدنے، ملکیت حاصل کرنے اور قبضہ لینے کے مراحل سے نہیں گزرتا اور صرف رقم فراہم کرکے زیادہ رقم وصول کرتا ہے تو معاملہ ناجائز ہوگا۔ شریعت میں نام نہیں بلکہ حقیقت معتبر ہے۔

مفتی یحیٰ معین

پہلی قسط میں یہ واضح کیا گیا کہ "زیرو فیصد ای ایم آئی" کوئی شرعی عقد نہیں بلکہ ایک تجارتی عنوان ہے، اور اس کا حکم اس کی حقیقی مالیاتی ساخت کے مطابق متعین ہوگا۔ اب اس مسئلے کی بنیادی گرہ کھولنا ضروری ہے: ایک تاجر کا سامان اقساط پر فروخت کرنا اور ایک مالیاتی ادارے کا خریدار کو قرض فراہم کرنا بظاہر ایک جیسا معلوم ہوسکتا ہے، لیکن فقہی اعتبار سے دونوں الگ معاملات ہیں۔ جب تک یہ فرق واضح نہ ہو، زیرو فیصد ای ایم آئی یا نو کاسٹ ای ایم آئی کی حقیقت کو سمجھنا مشکل ہے۔ فرض کریں ایک تاجر کے پاس ایک لیپ ٹاپ ہے۔ اس کی نقد قیمت پچاس ہزار روپے ہے۔ تاجر خریدار سے کہتا ہے کہ نقد خریدنے پر پچاس ہزار روپے اور بارہ ماہ کی اقساط پر ساٹھ ہزار روپے ہوں گے۔ خریدار اسی وقت ساٹھ ہزار روپے کی حتمی مؤجل قیمت پر سودا طے کرلیتا ہے، ہر ماہ پانچ ہزار روپے ادا کرنے کی تاریخ مقرر ہے، سامان تاجر کی ملکیت میں تھا اور معاملہ ہوتے ہی خریدار کی ملکیت میں منتقل ہوگیا اور فروخت کے وقت خریدار کو دے دیا جاتا ہے۔ یہاں تاجر نے خریدار کو پچاس ہزار روپے قرض نہیں دیے بلکہ اپنا لیپ ٹاپ فروخت کیا ہے۔ ساٹھ ہزار روپے اس سامان کی مؤجل فروخت کی قیمت ہے۔ اس لیے محض نقد اور مؤجل قیمت میں فرق کی وجہ سے اسے سود نہیں کہا جائے گا، بشرطیکہ عقد کی شرائط درست ہوں۔ البتہ قیمت کا متعین ہونا ضروری ہے۔ اگر تاجر یہ کہے کہ نقد پچاس ہزار اور ادھار ساٹھ ہزار، لیکن عقد کے وقت یہ طے نہ ہو کہ خریدار نے کون سی قیمت قبول کی ہے تو معاملے میں ابہام پیدا ہوگا۔ اسی طرح سودا مکمل ہوجانے کے بعد تاخیر کی وجہ سے تاجر اصل قیمت میں اضافہ کرتا رہے تو یہ درست نہیں۔ اب یہی خریداری اگر کسی مالیاتی ادارے کے ذریعے ہو تو صورت بدل جائے گی۔ فرض کریں ادارہ خریدار کو پچاس ہزار روپے قرض دیتا ہے، خریدار بارہ ماہ میں یہی رقم واپس کرتا ہے، لیکن قرض کی مقدار یا مدت کے عوض ادارہ کسی فریق سے اضافی رقم یا مالی منفعت حاصل کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اصل عقد قرض ہوگا اور قرض کے بدلے مشروط مالی منفعت کا مسئلہ پیدا ہوگا جو سود کے زمرے میں آتا ہے۔ یہاں سامان کی قیمت اور قرض کی حقیقت کو الگ الگ دیکھنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر کسی عطر یا پرفیوم کی قیمت تین ہزار روپے ہے، اس کی خریداری کے لئے کسٹمر مالیاتی ادارے سے زیرو پرسنٹ ای ایم آئی پر قرض حاصل کرتا ہے، بینک یا این بی ایف سی اسے تین ہزار کا قرض فراہم کرنے کا وعدہ کرتا ہے اور اسی کے مطابق دستاویز بناتا ہے، لیکن مالیاتی ادارہ تاجر کو صرف ڈھائی ہزار روپے ادا کرتا ہے اور خریدار سے تین ہزار روپے وصول کرتا ہے۔ اس طرح پانچ سو روپے کا فرق پیدا ہوتا ہے۔ یہ رقم چونکہ قرض کے عوض میں ہے اس لئے "کمیشن" یا کسی دوسرے نام سے پکارنے سے اس کی شرعی حقیقت نہیں بدلے گی۔ بعض معاہدوں میں سود/ انٹرسٹ کے خانے میں" paid by "مینوفیکچرر" یا "فروخت کنندہ نے ادا کیا ہے" کی بھی صراحت ہوتی ہے۔ اس صورت میں تاجر یا مینوفیکچرر عملاً یہ مالی بوجھ خریدار کی طرف سے برداشت کر رہا ہوتا ہے، کیونکہ اسے تین ہزار روپے کی چیز کے عوض صرف ڈھائی ہزار روپے ملتے ہیں۔ عموماً تاجر یہ بوجھ اس لیے قبول کرتا ہے کہ قسطوں کی سہولت سے فروخت اور کاروباری حجم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کو کارپوریٹ اصطلاح میں "سبوینشن" کہتے ہیں کہ تاجر یا کمپنی مالیاتی ادارے کی بعض یا پوری لاگت برداشت کرتی ہے تاکہ خریدار کو زیرو فیصد یا کم شرح پر ای ایم آئی کی سہولت دی جاسکے۔

اسی سے ملتی جلتی دوسری صورت "نو کاسٹ ای ایم آئی" کے نام سے سامنے آتی ہے۔ مثلاً موبائل فون کی نقد قیمت اور ای ایم آئی کی مجموعی ادائیگی دونوں بارہ ہزار روپے ظاہر کی جاتی ہیں، یعنی دونوں یکساں ہوتی ہے، اس لیے صارف کو یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ اس میں کوئی مالی اضافہ نہیں۔ لیکن ان معاملات میں مالیاتی ساخت یہ ہوتی ہے کہ یہ ایم ائی پر لینے کی صورت میں مینوفیکچرر یا ڈیلر سود کی رقم کے بقدر موبائل کی قیمت کم کردیتا ہے مثلاً دس ہزار، اس پر دو ہزار روپے سود شامل کرکے رقم بارہ ہزار روپے ہی بن جاتی ہے اور تاجر/مینوفیکچرر اسی کو وہ ڈسکاؤنٹ سے تعبیر کرتے ہیں۔ نتیجتاً خریدار بارہ ہزار روپے ہی ادا کرتا ہے۔ یہاں اصل سوال یہ ہے کہ بارہ ہزار روپے کی پوری رقم کس حیثیت سے ادا کی جارہی ہے۔ کیا یہ پوری رقم سامان کی قیمت ہے یا اس میں قیمت کے ساتھ ساتھ دو ہزار روپے قرض سے متعلق مالی منفعت یعنی سود بھی شامل ہے۔ اس لیے صرف آخری ادا شدہ رقم کی برابری سے معاملے کی شرعی حیثیت متعین نہیں ہوسکتی۔ ایک صورت میں پورے بارہ ہزار روپے سامان کی قیمت ہوسکتے ہیں، جبکہ دوسری صورت میں دس ہزار روپے سامان کی قیمت اور دو ہزار روپے سود ہیں۔ دونوں صورتوں میں رقم یکساں ہے، بلکہ بعض صورتوں میں تعجب کی بات یہ ہے کہ ای ایم آئی پر لینے کی شکل میں اضافی ڈسکاؤنٹ کی بنا پر نقدی معاملے سے بھی کم رقم ادا کرنی پڑتی ہے، لیکن اس میں سود شامل ہونے کی وجہ سے معاملہ جواز کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے۔ اسی لیے زیرو فیصد اور نو کاسٹ ای ایم آئی میں اصل مالیاتی ساخت دیکھنا ضروری ہے۔ زیرو فیصد کی پہلی صورت میں مالیاتی ادارہ کم رقم تاجر کو دے کر زیادہ رقم خریدار سے وصول کرتا ہے اور مالیاتی بوجھ یعنی کاسٹ آف فائننسنگ یا سود تاجر یا مینوفیکچرر برداشت کرتا ہے، جبکہ مذکورہ نو کاسٹ کی صورت میں مالیاتی چارج کے برابر یا اس سے زیادہ کی رعایت دے کر خریدار کی آخری ادائیگی کو وہی رکھا جاتا ہے یا اس سے کم کیا جاتا ہے البتہ اس سے سود ادا کروایا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اضافی رقم چونکہ قرض کے بدلے مشروط مالی منفعت ہے تو صرف "زیرو فیصد" یا "نو کاسٹ" کا نام اسے سود سے پاک نہیں بنا دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی اسکیم کا فیصلہ صرف صارف کی ادا کردہ رقم دیکھ کر نہیں کیا جاسکتا۔ مالیاتی ادارے، تاجر اور خریدار کے درمیان رقم کس ترتیب سے منتقل ہوئی، کون کس کا مقروض بنا اور ادارے نے کس بنیاد پر اپنی رقم رکھی، یہ سب جاننا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں موبائل، ریفریجریٹر، واشنگ مشین وغیرہ سامان کی اصل قیمت معلوم کرنے کے لیے اسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی اصل قابل ٹیکس رسید یعنی جی ایس ٹی انوائس دیکھی جانی چاہیے۔ اس سے عموماً یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ادا کردہ رقم میں سامان کی قیمت کتنی ہے اور قرض پر اضافی رقم یا سود کتنا ہے۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ مالیاتی ادارے کے حساب میں خریدار کے ذمے بارہ ہزار روپے ہوں، جبکہ سامان کی اصل رسید دس ہزار روپے کی ہو اور باقی رقم مالیاتی انتظام سے متعلق ہو۔ البتہ چونکہ بازار میں فرضی رسیدیں بآسانی بنائی جاسکتی ہیں اس وجہ سے صرف رسید کی بنیاد پر حتمی شرعی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ مکمل معاہدہ اور رقم کی منتقلی کی حقیقت بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اسی اصول کے تحت "پروسیسنگ فیس" کو بھی سمجھنا چاہیے۔ اگر کسی ادارے نے دستاویزات کی جانچ، تصدیق، انتظامی کارروائی یا کسی حقیقی خدمت پر اخراجات کیے اور ان حقیقی اخراجات ہی کی بھرپائی کے طور پر اتنی ہی مقدار میں فیس وصول کی تو اس کا معاملہ قرض پر نفع سے مختلف ہوسکتا ہے اور ایسی صورت میں اس رقم کو پروسیسنگ فیس کے زمرے میں داخل کرنے کی گنجائش ہوگی۔ لیکن اگر فیس قرض کی مقدار یا مدت کے ساتھ بڑھتی ہے اور حقیقت میں قرض فراہم کرنے کے عوض ادارے کا مالی نفع بن جاتی ہے تو ایسی صورت میں وہ سود ہی ہوگا۔ چونکہ عموماً بینک یا این بی ایف سی ادارے پرافٹیبل ہی ہوتے ہیں اور ان کا مقصد نفع کمانا ہوتا ہے لہٰذا ان میں قرض پر اضافی رقم سود ہی کے زمرے میں ائے گی، اس کو پروسیسنگ فیس نہیں کہا جاسکتا۔ تاخیر کی شرط بھی انتہائی اہم ہے۔ اگر خریدار نے مقررہ تاریخ پر قسط ادا نہ کی اور اس کے ذمے اصل واجب الادا رقم سے زائد رقم لازم کردی گئی تو یہ اضافہ شرعی اعتبار سے درست نہیں۔ بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی نے مؤجل بیع کے بارے میں واضح کیا ہے کہ مقررہ مدت گزرنے کے بعد دین میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے صارف کو خریداری سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ قسط میں تاخیر کی صورت میں کیا ہوگا۔ اس سلسلے میں ادائیگی کے نظام کو منظم اور مضبوط بنانے کے لیے اسلامک فائنانس کے ماہرین علماء کرام نے التزام تصدق کو اختیار کیا ہے۔ یعنی قرض کی ادائیگی میں ڈیفالٹ کرنے والا ایک متعین رقم کے تصدق کا التزام اور وعدہ کرتا ہے۔ اسلامی بینک پر نگران شریعہ ایڈوائزری بورڈ کے علماء کرام کی نگرانی میں کسی مستحق تھرڈ پارٹی کو ادا کیا جاتا ہے، بینک کو اس سے براہ راست کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

کریڈٹ کارڈ کی زیرو فیصد ای ایم آئی میں بھی صرف یہ دیکھنا کافی نہیں کہ موجودہ خریداری پر سود کی شرح صفر لکھی ہے۔ کارڈ کے بنیادی معاہدے میں تاخیر کی صورت میں سودی اضافہ یا دیگر مالیاتی شرائط ہوتی ہیں جو معاملے میں حرمت پیدا کرتی ہے۔ اس لیے ایسے معاہدے کی بنیادی شرائط کو سمجھنا ضروری ہے۔ اب مرابحہ کو دیکھیے۔ شرعی مرابحہ میں مالیاتی ادارہ محض رقم قرض نہیں دیتا، بلکہ مطلوبہ سامان خریدتا ہے، اس کی ملکیت اور قبضہ حاصل کرتا ہے، پھر متعین نفع کے ساتھ خریدار کو مؤجل قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ اس صورت میں ادارے کا نفع سامان کی بیع سے متعلق ہوتا ہے، صرف رقم قرض دینے اور مدت بڑھانے کے عوض نہیں۔ تاہم صرف کسی ادارے کے نام کے ساتھ "اسلامی" لکھا ہونا کافی نہیں۔ اگر ادارہ حقیقتاً سامان خریدنے، ملکیت حاصل کرنے اور قبضہ لینے کے مراحل سے نہیں گزرتا اور صرف رقم فراہم کرکے زیادہ رقم وصول کرتا ہے تو معاملہ ناجائز ہوگا۔ شریعت میں نام نہیں بلکہ حقیقت معتبر ہے۔ عام خریدار کے لیے اس پورے معاملے میں چند سوال انتہائی اہم ہیں: کل معاملات کتنے ہیں اور ہر ایک میں صاحب معاملہ کون ہے؟ سامان کا فروخت کنندہ کون ہے؟ سامان کی ملکیت کس کے پاس ہے؟ خریدار کس کا مقروض بنتا ہے؟ کل کتنی رقم ادا کرنی ہے اور پوری رقم کس حیثیت سے ادا کرنی ہے؟ اور تاخیر پر جرمانے کی کیا شرط ہے؟ ان سوالات کے جوابات کے بغیر صرف "زیرو فیصد" کے اشتہار پر اعتماد کرنا مناسب نہیں۔ آئندہ آخری قسط میں ان تمام صورتوں کا جامع شرعی خلاصہ پیش کیا جائے گا اور عام مسلمان کے لیے ایک ایسی عملی جانچ فہرست دی جائے گی جس کی مدد سے وہ اس طرح کی فائننسنگ اسکیمز سے بچ سکیں اور مشتبہ معاملات میں مستند مفتی یا شرعی ماہر سے صحیح رہنمائی حاصل کرسکے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۶ر ستمبر ۲۰۲۶

بار کونسل آف انڈیا کو ہزیمت

بار کونسل آف انڈیا کو سپریم کورٹ سے ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے کیونکہ سپریم کورٹ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ملک کے لاگریجویٹس کو ڈسیپلن سکھانے کا کونسل کو کوئی اختیار یا حق حاصل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بار کونسل کے صدر نشین منن کمار مشرا کی معیاد کے تعلق سے بھی عدالت نے ایک دن قبل تبصرہ کرتے ہوئے یہ واضح کیا تھا کہ انہیں بار کونسل کے یومیہ امور کی انجام دہی کا اختیار حاصل رہ گیا ہے۔ منن کمار مشرا گذشتہ 12 برس سے بار کونسل کی صدارت سنبھالے ہوئے ہیں اور وہ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ بھی ہیں۔ سارا مسئلہ اس وقت شروع ہوا تھا جب نلسار یونیورسٹی آف لا حیدرآباد کے 2026 کے لاگریجویٹس نے اسنادات دینے کی تقریب میں چیف جسٹس آف انڈیا کو مدعو کرنے کی مخالفت کی تھی۔ طلباء کی جانب سے یونیورسٹی کے ذمہداروں کو مکتوب روانہ کرتے ہوئے اس فیصلے کو واپس لینے کیلئے اصرار کیا تھا۔ اس کے فوری بعد منن کمار مشرا حرکت میں آگئے تھے۔ انہوں نے بار کونسل کے صدر نشین سے زیداہ بی ج پی رکن پارلیمنٹ کے جذبات کا شکار ہوتے ہوئے ملک بھر کے بار کونسلس کو ہدایت جاری کردی تھی کہ وہ جاریہ سال نلسار یونیورسٹی آف لاء سے گریجویشن کرنے والے طلباء کے رجسٹریشن نہ کریں۔ حالانکہ اس ہدایت سے اندرون چند گھنٹے دستبرداری اختیار کرلی گئی تھی لیکن اس کے بعد بار کونسل کے تعلق سے ہی ہنگامہ شروع ہوگیا تھا اور منن کمار مشرا کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ منن کمار مشرا ملک کے ایک بڑے وکیل ہیں اور وہ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ بھی ہیں لیکن انہیں طلباء سے متعلق تنازعہ میں دخل اندازی سے گریز کرنا چاہیئے تھا لیکن انہوں نے بی جے پی سے وابستگی کو مقدم رکھتے ہوئے نلسار یونیورسٹی آف لاء کے گریجویٹس کے تعلق سے ہدایت نامہ جاری کردیا اور یہی ایک فیصلہ ان کیلئے مشکلات کا سبب بن گیا ہے۔ بار کونسل سے خود ان کی علحدگی کیلئے بھی اب مطالبات کئے جارہے ہیں۔ اس ہدایت نامہ سے دستبرداری کے باوجود ان کا موقف کمزور ہوگیا ہے۔ آج سارے ملک میں طلباء کے مسائل پر مباحث ہورہے ہیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت کی جانب سے عدالت عظمی میں ایک سماعت کے دوران کئے گئے ریمارکس کے بعد سی جے پی کا وجود عمل میں آیا۔ سی جے پی کی جانب سے ایک زبردست احتجاج منظم کیا گیا۔ پارلیمنٹ مارچ ہوا۔ پھر صورتحال کو دیکھتے ہوئے دھرمیندر پردھان کو مرکزی کابینہ سے مستعفی ہونا پڑا۔ سارے واقعات نے ملک میں ایک طرح سے طلباء کے مسائل پر بحث چھیڑ دی ہے۔ اس احتجاج کے بعد جھارکھنڈ میں بھی طلباء نے احتجاج کا راستہ اختیار کیا تھا۔ وہاں بھی طلباء کو جیت حاصل ہوئی تھی۔ غرض یہ کہ ملک بھر میں طلباء کے مسائل پر ایک شعور سا بیدار ہوگیا ہے اور اس پر جدوجہد کی جارہی ہے۔ ایسے میں بار کونسل آف انڈیا کے صدر نشین منن کمار مشرا کو ایک ذمہ دار وکیل کا رول نبھانا چاہیئے تھا تاہم بی جے پی سے وابستگی کی وجہ سے انہوں نے جو ہدایت جاری کی تھی وہ خود ان کیلئے مسائل کا سبب بن رہی ہے اور ان سے خود بار کونسل سے علیحدگی کے مطالبات ہورہے ہیں۔ اس ہدایت سے اندرون چند گھنٹے دستبرداری اختیار کرلئے جانے کے باوجود یہ مسئلہ سارے ملک کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا تھا۔ اب مختلف گوشوں سے سپریم کورٹ میں بھی یہ مسائل پیش کردئے گئے ہیں اور عدالت سے بار کونسل کے صدر نشین کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس معاملے میں بار کونسل کو خود کوئی فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بار کونسل آف انڈیا ملک میں وکلاء کا سب سے بڑا ادارہ سمجھا جاتا ہے اور اس کے صدر نشین کے تعلق سے جب عدم اطمینان کی فضاء پیدا ہوتی ہے تو اس کے نتیجہ میں جو صورتحال پیدا ہورہی ہے وہ وکلاء برادری کیلئے اچھی نہیں کہی جاسکتی۔ ایسے میں بار کونسل آف انڈیا کو اپنا اجلاس طلب کرتے ہوئے کونسل کے اصول و ضوابط کے اعتبار سے کوئی ایک فیصلہ کرنے اور ایک ایسا موقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے کونسل کا وقار برقرار رہے اور عدالتی کشاکش سے بھی بچنے میں مدد مل سکے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

مولانا ابوالبرکات مظاہری، حیات و خدمات کے روشن نقوش

اذان بلال پہلی بار کب جاری ہوا؟ اس کا پہلا شمارہ کس سن میں منظر عام پر آیا؟ اسکا علم نہیں ہوسکا لیکن اتنا طے ہے کہ دارالعلوم آگرہ کے قائم ہونے کے دو تین سال بعد ہی یہ رسالہ جاری ہوا ہے یعنی 1990ء تک اسکا اجرا ہو چکا تھا، اس رسالہ کو جاری کرنے کا اصل مقصد دارالعلوم آگرہ کے اساتذہ و طلباء کے اندر تحریری صلاحیت پیدا کرنا تھا، اسی لئے درس قرآن اور درس حدیث جیسے عناوین اساتذہ کے لیے خاص تھے، دیگر موضوعات پر بھی اساتذہ خامہ فرسائی کرتے تھے، چنندہ طلباء کی تحریریں بھی شامل اشاعت ہوتی تھی، اداریہ کے لئے بہتر سے بہتر مضمون کا انتخاب کیا جاتا تھا، مدرسے کے احوال و کوائف، کارگزاری، امتحانی رپورٹ اور تعلیمی سرگرمیاں بھی اس میں پابندی سے شائع کی جاتی تھی، اسطرح یہ ایک معیاری رسالہ بن گیا، جسکا قارئین کو شدت سے انتظار رہنے لگا، ابتداء یہ رسالہ معاونین اور پڑھنے لکھنے والوں میں مفت تقسیم کیا جاتا تھا، بعد میں اسکی کچھ ممبری فیس مقرر کردی گئی، اس رسالے نے بھی ادارے کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ جاری رہے اور پہلے کی طرح پابندی سے اسکی اشاعت ہوتی رہے، موجودہ ذمہ داران کو اس پر توجہ کرکے اسے یقینی بنانا چاہئے۔ مرض الوفات اور آخری سفر: وفات سے کئی ماہ قبل حضرت مولانا مرحوم مختلف امراض کا شکار ہوگئے تھے، یاد داشت بھی متاثر ہوگئی تھی، اسی وجہ سے متعلقین نے بہتر نگہداشت کے لئے انھیں انکے آبائی وطن چمپارن میں رکھنے کا فیصلہ کیا اور حضرت مولانا وہاں منتقل کردیئے گئے، اسکے باوجود آپ کو ادارے کی فکر ہمہ وقت رہتی تھی، 15 رمضان المبارک 1448 ہجری بوقت افطار آپ کی طبیعت ناساز ہوئی اور آگرہ کے ایک ہاسپٹل میں آپ کو داخل کرایا گیا لیکن طبیعت مزید بگڑتی گئی، سدھار کے کوئی آثار نہ دیکھ کر آپ کو دہلی کے ہولی فیملی ہاسپٹل ٹرانسفر کردیا گیا، عمر کے آخری پڑاؤ پر ڈاکٹر کے مشورے سے آپ کا آپریشن تو کیا گیا مگر وہ آپریشن کامیاب نہ ہوسکا، یہی آپریشن انکے لئے جان لیوا ثابت ہوا اور شاید رمضان المبارک کے قیمتی و آخری ایام آپ کے لیے مقدر تھا۔ 28 رمضان المبارک 1448 ہجری، چہارشنبہ کو افطار سے چند منٹ قبل اپنے آبائی وطن چمپارن میں آپ نے آخری سانس لی، دوسرے دن 29 رمضان المبارک مطابق 19 مارچ 2026 جمعرات کے دن بعد نماز ظہر انکی نماز جنازہ ادا کی گئی، جنازے کی ادئیگی سے قبل ملک کے معروف عالم دین حضرت مولانا انیس الرحمن صاحب قاسمی نے چند منٹ بیان فرمایا اور جنازے کی امامت حضرت مولانا مرحوم کے جانشین اور دارالعلوم آگرہ کے جواں سال مہتمم قاری سعید الرحمن صاحب نے پڑھائی، دھوپ کی شدت کے باوجود سینکڑوں لوگ جنازے میں شریک ہوئے اور نم آنکھوں کے ساتھ ہزاروں من مٹی کے نیچے انھیں سپرد خاک کردیا گیا۔ اسطرح بے شمار خوبیوں والی 76 سالہ یہ عظیم شخصیت جنھوں نے تقریباً نصف صدی تک مذہب اسلام اور اسلامی علوم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بے پناہ جدوجہد کی اور ایک دنیا کو اپنے علم کی روشنی سے منور کرتے رہے، بدعت و جہالت کی تاریکیوں میں ایک روشن چراغ جلا کر لوگوں کو راہ راست پر لانے کا فریضہ انجام دیتے رہے، ہمیشہ ہمیش کے لئے اس دار فانی سے رخصت ہوگئے، اور ہم جیسے ہزاروں شاگردوں، محبین، متعلقین اور دینی خدمت گذاروں کو تنہا کر گئے، حضرت مولانا کو اردو، عربی کے علاوہ انگریزی زبان پر بھی دسترس حاصل تھی، انا للہ وانا الیہ راجعون، اہلیہ محترمہ کا انتقال کافی پہلے ہوچکا تھا، پسماندگان میں کئی صاحب زادگان اور صاحب زادیاں ہیں، رب کریم تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آپ کی خدمات کو قبول فرمائے، درجات کو بلند فرمائے اور اپنے شایان شان آپ کو جگہ مرحمت فرمائے، امید ہے کہ دینی و علمی حلقوں میں انھیں اور انکی روشن خدمات کو دیر تک یاد رکھا جائے گا۔ ان شاءاللہ۔

آسماں انکی لحد پر شبنم افشانی کرے

سرفراز احمد قاسمی

مغربی بنگال میں SIR اسکام آخر کار بے نقاب ہوگیا۔ مودی حکومت نے الیکشن کمیشن کی مدد سے ووٹ چوری کا کام انجام دیا اور اس کے ذریعہ حکومت چوری کی گئی اور ممتا بنرجی کو دھوکہ سے اقتدار سے بیدخل کردیا گیا۔ نریندر مودی اور امیت شاہ انتخابی مہم کے دوران جس یقین کے ساتھ حکومت کی تشکیل کا دعویٰ کررہے تھے، اس کے پس پردہ SIR مہم کی سازش تھی۔ مغربی بنگال میں لاکھوں کی تعداد میں نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کردیئے گئے۔ جن میں زیادہ تر مسلم رائے دہندے ہیں۔ سپریم کورٹ نے متاثرہ خاندانوں کی سماعت کیلئے خصوصی ٹریبونلس کے قیام کی ہدایت دی اور ابتداء میں 82782 افراد کی سماعت کی گئی۔ ٹریبونل نے 91 فیصد ناموں کو دوبارہ فہرست رائے دہندگان میں شامل کرنے کی ہدایت دی ہے۔

ٹوٹا ہوا لشکر کا بھرم دیکھ رہے ہیں

رشید الدین

کیا نریندر مودی حکومت واقعی خطرہ میں ہے؟ یہ وہ سوال ہے جو دہلی میں اقتدار کی راہداریوں میں گونج رہا ہے۔ گزشتہ 12 برسوں میں یہ پہلا موقع ہے جب بی جے پی کو اقتدار کی بنیادیں ہلتی دکھائی دے رہی ہیں اور پیروں تلے زمین کھسک رہی ہے۔ Gen-Z جو 12 برسوں میں Gen-Alpha بن گئے، انہوں نے جنتر منتر سے مودی حکومت کو چیلنج کرتے ہوئے تبدیلی لہر ملک بھر میں پیدا کردی ہے۔ لوک سبھا انتخابات 2029 میں ہوں گے لیکن ابھی سے مودی حکومت نے گودی میڈیا کو متحرک کردیا ہے تاکہ فرضی اور خود ساختہ سروے کے نام پر نریندر مودی کی مقبولیت کا ہوا کھڑا کیا جاسکے۔ دراصل مرکز کی ایک خفیہ داخلی رپورٹ نے حکومت اور بی جے پی حلقوں میں طوفان بپا کردیا ہے۔ صاحب اقتدار افراد کی نیند اُڑ گئی اور آنکھوں میں زوال کی نشانیاں دکھائی دینے لگیں۔ جن طلبہ اور نوجوانوں کو کاکروچ اور گٹر کے کیڑے مکوڑے کہا گیا، یہ وہی ہیں جنہیں ملک کا مستقبل کہتے ہوئے بی جے پی ووٹ بینک کے طور پر استعمال کرتی رہی۔ جن کاکروچوں کی بدولت اقتدار پر فائز رہے، آج وہی کاکروچ اقتدار کیلئے خطرہ بن چکے ہیں۔ کاکروچ جنتا پارٹی اور دوسری جانب راہول گاندھی نے مودی حکومت کے اچھے دن ختم کرتے ہوئے برے دنوں کا آغاز کردیا اور تبدیلی کی اس لہر کو روکنا مشکل ہی نہیں ناممکن دکھائی دے رہا ہے۔ گرتی ہوئی ساکھ کو بچانے کیلئے گودی میڈیا کو متحرک کرتے ہوئے فرضی اور جھوٹے سروے رپورٹس کے ذریعہ مودی حکومت کو بیساکھیوں کے سہارے کھڑا کرنے کی کوشش ہے۔ آخر اچانک گودی میڈیا اور سروے کی ضرورت کیوں پڑ گئی۔ حکومت جب محفوظ ہے اور نریندر مودی عوام میں مقبول ہیں تو پھر الیکشن سے تین سال قبل سروے کی کیا ضرورت ہے؟ کاکروچ جنتا پارٹی اور راہول گاندھی کی نوجوانوں میں بڑھتی مقبولیت کے زیر اثر مرکزی ایجنسیوں نے حکومت کو رپورٹ پیش کی جس میں کہا گیا کہ اگر موجودہ حالات میں الیکشن ہوں تو بی جے پی کو موجودہ 240 تو کجا 125 نشستیں بھی نہیں ملیں گی۔ این ڈی اے کو 200 سے زیادہ نشستوں کا حصول دشوار ہے۔ خفیہ رپورٹ کے برعکس بی جے پی کے جہاندیدہ اور سینئر قائدین کا ماننا ہے کہ اگر نوجوانوں میں مخالف حکومت لہر اسی طرح جاری رہی تو 100 نشستوں کا حصول بھی مشکل ہوجائے گا۔ رپورٹ میں اقتدار کیلئے خطرہ کی گھنٹی ملتے ہی گودی میڈیا کو متحرک کردیا گیا۔ انڈیا ٹوڈے اور سی ووٹر کے نام سے سروے جاری کیا گیا جس میں این ڈی اے کو 326 نشستوں کا دعویٰ کیا گیا جبکہ بی جے پی 261 نشستوں پر کامیابی حاصل کرے گی۔ انڈیا الائنس کو 185 اور کانگریس کیلئے 106 نشستوں کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ سروے میں کہا گیا کہ کاکروچ پارٹی رائے دہندوں پر کوئی اثر نہیں ہے۔ نریندر مودی 50 فیصد سے زائد عوام میں مقبول ہیں اور آئندہ وزیر اعظم کے طور پر 49 فیصد عوام کی اولین ترجیح ہیں۔ صرف 27 فیصد عوام راہول گاندھی کو وزیر اعظم کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ بی جے پی نے Damage Control کیلئے گودی میڈیا کو آگے کردیا ہے اور وقفہ وقفہ سے گودی میڈیا کے سروے منظر عام پر آتے رہیں گے تاکہ 2029 میں اقتدار سے محرومی کے خطرہ کو ٹال دیا جائے۔ سیاسی پنڈتوں نے این ڈی اے کو 326 اور انڈیا الائنس کو 185 نشستوں کے دعویٰ کو سال 2026 کا لطیفہ قرار دیا ہے۔ ایک طرف کاکروچ دوبارہ سڑکوں پر نکلنے کی تیاری میں ہیں تو دوسری طرف راہول گاندھی کے ''چھاتروں کی گونج'' پروگرام نے ملک میں سیاسی تبدیلی کیلئے دستک کا کام کیا ہے۔ بی جے پی کے پاس گودی میڈیا کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ گودی میڈیا پر عوام کا اعتماد ختم ہوچکا ہے لیکن مودی حکومت کیلئے وہ ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا کی طرح ہیں۔ جنتر منتر پر احتجاج کے دوران کاکروچوں کو ملک دشمن اور چین، امریکہ اور پاکستان کے ایجنٹ قرار دیا گیا لیکن کاکروچوں نے اپنی طاقت کے ذریعہ دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ حاصل کرلیا۔

اب ان کا اگلا نشانہ بی جے پی کے چانکیہ امیت شاہ اور ملک کے چوکیدار نریندر مودی ہیں۔ کاکروچوں کی بڑھتی سرگرمیوں اور راہول گاندھی کی بڑھتی مقبولیت نے مودی۔امیت شاہ کے دل کی دھڑکنوں کو تیز کردیا ہے۔ گزشتہ 12 برسوں میں اس جوڑی نے ہر بڑے چیلنج کا مقابلہ کیا اور کٹر مخالفین کو بھی کمزور کردیا لیکن آج ان کی ہر چال الٹی پڑتی دکھائی دے رہی ہے۔ کاکروچوں پر مقدمات سے دستبرداری کا وعدہ پورا نہیں ہوا جبکہ راہول گاندھی کے پروگراموں میں مسلسل رکاوٹ پیدا کی جارہی ہے۔ اب تو Gen-Alpha نے بھی اسکولوں کی ابتر حالت پر مورچہ سنبھال لیا ہے اور کئی بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں میں حکومتوں کو جھکنا پڑا۔ گودی میڈیا کے فرضی سروے اب رائے دہندوں پر اثر انداز ہونے والے نہیں ہیں۔ سروے کی لڑائی شروع ہوچکی ہے اور وقفہ وقفہ سے گودی میڈیا کے اسکرین پر مودی کی جئے جئے کار کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ ہر سروے میں این ڈی اے کو 300 سے زائد نشستوں کا دعویٰ کیا جائے گا۔ حکومت کے اشاروں پر ناچنے والے گودی میڈیا کے اینکرس چیخ چیخ کر جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ بوکھلاہٹ کا یہ عالم ہے کہ راہول گاندھی پر شخصی حملے کئے جارہے ہیں۔ چیف منسٹر آسام ہیمنت بسوا سرما نے راہول گاندھی کو پاگل کہا۔ سوال یہ ہے کہ راہول گاندھی اگر پاگل ہیں تو پھر ان کے آگے حکومت کیوں جھک رہی ہے۔ جنتر منتر پر پولیس کے پیلٹ گن سے زخمی نوجوان کی شکایت پر ایف آئی آر درج کرنے میں راہول گاندھی کامیاب رہے۔ انہیں دن بھر پولیس اسٹیشن کے روبرو دھرنا بیٹھنا پڑا۔ مودی حکومت جس کے جھکنے کا تصور بھی نہیں تھا، وہ کاکروچ اور راہول گاندھی کے آگے جھکنے پر مجبور ہوچکی ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ خوف کم نہیں بلکہ مزید بڑھ سکتا ہے۔

مغربی بنگال میں SIR اسکام آخر کار بے نقاب ہوگیا۔ مودی حکومت نے الیکشن کمیشن کی مدد سے ووٹ چوری کا کام انجام دیا اور اس کے ذریعہ حکومت چوری کی گئی اور ممتا بنرجی کو دھوکہ سے اقتدار سے بیدخل کردیا گیا۔ نریندر مودی اور امیت شاہ انتخابی مہم کے دوران جس یقین کے ساتھ حکومت کی تشکیل کا دعویٰ کررہے تھے، اس کے پس پردہ SIR مہم کی سازش تھی۔ مغربی بنگال میں لاکھوں کی تعداد میں نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کردیئے گئے۔ جن میں زیادہ تر مسلم رائے دہندے ہیں۔ سپریم کورٹ نے متاثرہ خاندانوں کی سماعت کیلئے خصوصی ٹریبونلس کے قیام کی ہدایت دی اور ابتداء میں 82782 افراد کی سماعت کی گئی۔ ٹریبونل نے 91 فیصد ناموں کو دوبارہ فہرست رائے دہندگان میں شامل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ الیکشن کمیشن نے حکومت کے اشارہ پر لاکھوں ناموں کو کسی وجہ کے بغیر ہی خارج کردیا۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ ٹریبونلس میں سماعت کے بعد لاکھوں نام فہرست رائے دہندگان میں دوبارہ شامل کئے جائیں گے۔ بی جے پی نے بہار، اتر پردیش اور دیگر ریاستوں میں بھی ایس آئی آر کے ذریعہ ووٹ چوری کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ بی جے پی کا اگلا نشانہ تلنگانہ اور کرناٹک ہے۔ دونوں ریاستوں میں SIR کے پہلے مرحلہ میں لاکھوں کی تعداد میں ناموں کو مشتبہ فہرست میں شامل کرتے ہوئے انہیں حقیقی فہرست سے حذف کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ ایس آئی آر کی دھاندلیوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سابق سفارتکار نودیپ سوری جو کئی ممالک میں ہندوستان کے سفیر رہے، ان کا نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کردیا گیا۔ پنجاب کی ایس آئی آر مہم میں سابق سفارت کار کو نوٹس جاری کرتے ہوئے شہریت کے ثبوت کے طور پر دستاویزات پیش کرنے کی ہدایت دی گئی۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ عدلیہ، الیکشن کمیشن، سی بی آئی، انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ اور انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے استعمال کے ذریعہ اقتدار پر برقراری کی مساعی زیادہ دن کامیاب نہیں ہوسکتی۔ Gen-Z کا بڑھتا طوفان 2029 عام انتخابات تک فیصلہ کن مرحلہ میں پہنچ جائے گا۔ عمران پرتاپ گڑھی نے کیا خوب کہا ہے۔

ٹوٹا ہوا لشکر کا بھرم دیکھ رہے ہیں
اور ظل الٰہی کے کرم دیکھ رہے ہیں

تشدّد کی ذہنیت، ریاستی سرپرستی اور قانون کی بے بسی

مسعود محبوب خان (ممبئی)

معاشرہ صرف مکانوں، بازاروں، سڑکوں اور اداروں کا مجموعہ نہیں ہوتا؛ معاشرہ دراصل انسانی رویّوں، اخلاقی اقدار، قانونی اصولوں اور باہمی اعتماد کا نام ہے۔ جب کسی معاشرے میں انسان کی جان، عزّت اور آزادی کی حرمت کم ہونے لگے تو خطرہ صرف چند افراد تک محدود نہیں رہتا، بلکہ پورا اجتماعی نظام اپنی اخلاقی بنیادیں کھونے لگتا ہے۔ آج ہمارے گرد ایک ایسی تشویش ناک ذہنیت ابھرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے جس میں بعض لوگ انسانوں کے خون کو معمولی، تشدّد کو بہادری، قانون شکنی کو وفاداری اور طاقت ور کی خوشنودی کو کامیابی سمجھنے لگتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں کبھی مذہب، کبھی قوم، کبھی سیاست، کبھی نظریہ اور کبھی کسی جانور یا مظلوم طبقے کی محبت کا پرچم ہوتا ہے، مگر المیہ یہ ہے کہ جس انسان کی جان و حرمت سب سے مقدم ہونی چاہیے، اسی انسان کے خون کو بہانے میں انہیں کوئی تامل نہیں ہوتا۔ یہاں سوال صرف یہ نہیں کہ ایسے لوگ کون ہیں؟ اصل سوال یہ ہے کہ ایسی ذہنیت پیدا کیسے ہوتی ہے؟ اسے سماجی قبولیت کہاں سے ملتی ہے؟ قانون کی گرفت ان تک کیوں نہیں پہنچتی؟ اور اگر کہیں انہیں سیاسی یا انتظامی طاقت کے سائے میں تحفظ حاصل ہو تو ریاستی ادارے اس صورتِ حال کو روکنے میں ناکام کیوں رہتے ہیں؟ یہ سوالات کسی ایک فرد، جماعت یا حکومت کے خلاف الزام نہیں، بلکہ ایک سنجیدہ معاشرتی اور ریاستی مسئلے کی نشان دہی ہیں۔ ہمارے عہد کا ایک عجیب تضاد یہ ہے کہ انسان بظاہر جانوروں کے حقوق، ماحول، فطرت اور مخلوقات کے تحفظ کے بارے میں پہلے سے زیادہ حساس دکھائی دیتا ہے، لیکن دوسری طرف انسانوں کے درمیان نفرت، تشدّد، تحقیر اور خون ریزی کے واقعات بھی بڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔

جانوروں سے محبت اپنی جگہ ایک قابلِ قدر انسانی جذبہ ہے۔ اسلام نے بھی جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے۔ مگر یہ کیسی اخلاقی ترجیحات ہیں کہ ایک شخص جانور پر ظلم کے خلاف تو انتہائی حساس ہو، لیکن انسان کی جان لینے، اسے لہولہان کرنے یا اس کی عزّت پامال کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہ کرے؟ یہ دراصل محبت نہیں، اخلاقی ترجیحات کا بحران ہے۔ انسانی جان کی حرمت ہر مہذب معاشرے کی بنیادی قدر ہے۔ قرآن مجید نے ایک بے گناہ انسان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مماثل قرار دے کر انسانی جان کی عظمت کو غیر معمولی انداز میں واضح کیا ہے۔ مسئلہ اس وقت سنگین ہوجاتا ہے جب تشدّد کرنے والا شخص اپنے تشدّد کو کسی بڑے مقصد کا نام دے کر جائز سمجھنے لگے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں جرم، نظریہ اور طاقت ایک خطرناک مثلث تشکیل دیتے ہیں۔ ہر تشدّد اچانک جنم نہیں لیتا۔ قتل سے پہلے نفرت پیدا ہوتی ہے، نفرت سے پہلے تحقیر، تحقیر سے پہلے غیر انسانی تصور، اور غیر انسانی تصور سے پہلے کسی گروہ کو کمتر سمجھنے کی ذہنیت۔ جب کسی انسان کو دشمن کہہ کر اس کی انسانیت ہی مشکوک بنادی جائے تو اس پر ظلم کرنا نفسیاتی طور پر آسان ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں بڑے پیمانے کی اجتماعی خون ریزیوں سے پہلے اکثر نفرت انگیز زبان، پروپیگنڈا، تعصب اور مخالف کو غیر انسانی ثابت کرنے کی مہمات سامنے آتی ہیں۔ چنانچہ مسئلے کا علاج صرف اس وقت شروع نہیں ہونا چاہیے جب ہاتھ میں ڈنڈا آچکا ہو؛ علاج اس وقت شروع ہونا چاہیے جب زبان انسان کو انسان سمجھنے سے انکار کرنے لگے۔ انسان تنہائی میں جس عمل سے گھبرا سکتا ہے، ہجوم کا حصہ بن کر کبھی کبھی وہی عمل انتہائی آسانی سے انجام دے دیتا ہے۔ ہجوم فرد کی اخلاقی ذمّہ داری کو تحلیل کردیتا ہے۔ ایک شخص دوسرے کو اکساتا ہے، دوسرا تیسرے کو، اور چند لمحوں میں ایک ایسا ماحول پیدا ہوجاتا ہے جس میں تشدّد کارنامہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ ایسے ماحول میں ڈنڈا صرف ڈنڈا نہیں رہتا؛ وہ طاقت کی علامت بن جاتا ہے۔ خون صرف خون نہیں رہتا؛ وہ فتح کی علامت بنا دیا جاتا ہے۔ اور قانون صرف قانون نہیں رہتا؛ اسے کمزوروں کے لیے ایک رکاوٹ اور طاقت وروں کے لیے قابلِ استعمال آلہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہیں سے معاشرے کی اخلاقی تباہی شروع ہوتی ہے۔

جمہوری معاشرے میں اختلافِ رائے جرم نہیں۔ پُرامن احتجاج، اجتماع اور اپنی بات حکمرانوں تک پہنچانا شہری زندگی کا بنیادی حصّہ ہیں۔ جب شہری پُرامن طریقے سے اپنے مطالبات پیش کررہے ہوں تو ان کے احتجاج کو تشدّد کے ذریعے منتشر کرنا صرف چند افراد پر حملہ نہیں ہوتا؛ یہ دراصل اختلافِ رائے کے حق پر حملہ ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب احتجاج کو خراب کرنے کے لیے منظم طور پر شر پسند عناصر میدان میں اتریں، وہ پتھر، ڈنڈے یا دیگر ذرائع استعمال کریں، پُرامن افراد کو زخمی کریں اور پھر قانون کی گرفت سے بچ نکلیں۔ یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے، اگر کسی احتجاج کو خراب کرنے والے عناصر پہلے سے معلوم ہوں، ان کے خلاف شواہد موجود ہوں، ان کی شناخت ہوسکتی ہو، اور اس کے باوجود وہ بار بار قانون کی گرفت سے باہر رہیں تو کیا مسئلہ صرف چند شر پسند افراد کا ہے یا پورے نظامِ قانون کے نفاذ کا؟ یہ سوال تحقیق اور شفاف تفتیش کا تقاضا کرتا ہے۔ کیا ریاست ایسے عناصر کو پالتی ہے؟ یہ سب سے حساس سوال ہے، اور اسی لیے اسے جذباتی الزام نہیں بلکہ تحقیقی سوال کے طور پر اٹھایا جانا چاہیے۔ دنیا کی سیاسی تاریخ میں مختلف ادوار میں ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں ریاستی طاقت، سیاسی مفادات اور غیر ریاستی عناصر کے درمیان خطرناک تعلقات پیدا ہوئے۔ کبھی کسی گروہ کو وقتی سیاسی فائدے کے لیے برداشت کیا گیا، کبھی مخالفین کو دبانے کے لیے غیر رسمی طاقتوں پر انحصار کیا گیا اور کبھی قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزوری نے ایسے عناصر کو طاقتور بنا دیا۔ لیکن ایک بنیادی اصول ہمیشہ سامنے رہنا چاہیے کہ ریاست کی طاقت کا کوئی حصّہ قانون سے بالاتر نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی حکومت کسی ایسے گروہ کو سیاسی فائدے کے لیے برداشت کرتی ہے جو شہریوں کو تشدّد کا نشانہ بناتا ہے تو بالآخر وہ گروہ حکومت کا آلہ نہیں رہتا؛ وہ خود ایک طاقت بن جاتا ہے۔ اور تاریخ کا المیہ یہ ہے کہ جو طاقت کل کسی اور کے خلاف استعمال کی جاتی ہے، وہ کل اپنے سرپرستوں کے لیے بھی خطرہ بن سکتی ہے۔

"ریاستی سرپرستی" اور "ریاستی ناکامی" میں فرق، یہاں ایک علمی امتیاز ضروری ہے۔ ہر ایسا واقعہ جس میں کوئی مجرم سزا سے بچ جائے، لازماً یہ ثابت نہیں کرتا کہ حکومت نے اسے پالا ہے۔ اس کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں جیسے تفتیش کی کمزوری؛ سیاسی دباؤ؛ گواہوں کا خوف؛ شواہد کا ناقص ہونا؛ مقدمات کا طویل عرصے تک زیرِ التوا رہنا؛ پولیس اور انتظامیہ کی نااہلی؛ مقامی طاقت ور افراد کا اثر؛ یا اداروں کے درمیان عدمِ تعاون۔ لیکن اگر یہی صورتِ حال مسلسل، منظم اور مخصوص لوگوں کے حق میں یک طرفہ طور پر سامنے آئے تو پھر یہ محض انتظامی ناکامی نہیں رہتی؛ یہ ایک سنجیدہ ادارہ جاتی سوال بن جاتی ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ہر ایسے معاملے میں آزادانہ تحقیقات ہوں، شواہد سامنے آئیں اور یہ معلوم کیا جائے کہ قانون کے نفاذ میں رکاوٹ کہاں پیدا ہوئی۔ معاشرے میں سب سے خطرناک احساس وہ ہوتا ہے جب عام شہری یہ سمجھنے لگے کہ قانون صرف کمزور کے لیے ہے۔ ایک معمولی شہری کے لیے چھوٹی سی غلطی بھی سنگین قانونی کارروائی کا سبب بن سکتی ہے، لیکن بااثر شخص کھلے عام قانون شکنی کے بعد بھی محفوظ رہے، تو عوام کے دل میں قانون کے احترام کی جگہ بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بدگمانی ریاست کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ کیونکہ ریاست صرف پولیس، عدالت اور جیل کا نام نہیں؛ ریاست دراصل قانون پر عوام کے اعتماد سے قائم رہتی ہے۔ جب شہری یہ دیکھتا ہے کہ ایک طرف معمولی جرم پر سخت کارروائی ہوتی ہے اور دوسری طرف سنگین تشدّد کے مرتکب افراد سیاسی یا سماجی اثر و رسوخ کی وجہ سے بچ نکلتے ہیں، تو اس کے ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے: کیا انصاف سب کے لیے برابر ہے؟ اگر اس سوال کا جواب نفی میں محسوس ہونے لگے تو قانون کی اخلاقی حیثیت کمزور ہوجاتی ہے۔

یہاں ایک اور اہم قانونی اصول سامنے آتا ہے۔ کسی شخص کا کسی جرم کا اعتراف، الزام یا ویڈیو میں دکھائی دینا اپنی جگہ اہم ہوسکتا ہے، لیکن جرم ثابت کرنے کا اختیار قانونی اور عدالتی عمل کو حاصل ہونا چاہیے۔ ہمیں نہ ماورائے قانون قتل قبول ہے، نہ ہجوم کا انصاف، نہ سیاسی انتقام، نہ جعلی مقدمہ اور نہ طاقت ور مجرم کے لیے خصوصی رعایت۔ اصل مطلوب یہ ہے کہ جرم ہو تو شفاف تفتیش ہو، شواہد جمع ہوں، منصفانہ مقدمہ چلے اور جرم ثابت ہونے پر قانون کے مطابق سزا ہو۔ یہی قانون کی حکمرانی ہے۔ ورنہ ایک طرف اگر "انکاؤنٹر" کو انصاف کا متبادل بنا دیا جائے اور دوسری طرف طاقت ور تشدّد پسندوں کو قانونی کارروائی سے بچایا جائے تو دونوں صورتیں قانون کی روح کو مجروح کرتی ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تشویش ناک صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی ایسا شخص جس پر سنگین تشدّد یا قانون شکنی کے الزامات یا ثابت شدہ کردار موجود ہوں، سماج میں عزّت، اثر و رسوخ یا سرکاری قربت حاصل کرتا دکھائی دے۔ یہ صرف ایک شخص کو عزّت دینا نہیں ہوتا؛ یہ پورے معاشرے کو ایک اخلاقی پیغام دینا ہوتا ہے۔ اور پیغام یہ ہوسکتا ہے: طاقت حاصل کرو، قانون توڑو، لوگوں کو ڈراؤ، پھر بھی تمہیں عزّت مل سکتی ہے۔ اس کے برعکس ریاست اور سماج کو یہ پیغام دینا چاہیے کہ طاقت نہیں، قانون عزّت کا معیار ہے؛ خوف نہیں، کردار قیادت کی بنیاد ہے؛ تشدّد نہیں، انصاف ریاست کی طاقت ہے۔ ریاستی تقریبات، سرکاری اعزازات اور عوامی نمائندگی میں کردار اور قانونی حیثیت کے واضح اصول ہونے چاہئیں، تاکہ کسی متنازع یا سنگین جرائم میں ملوث شخص کی غیر ضروری پذیرائی خود قانون کے احترام کو مجروح نہ کرے۔

یہ ذہنیت کب سے پیدا ہوئی؟ اس سوال کا ایک لفظ میں جواب ممکن نہیں۔ یہ ذہنیت کسی ایک تاریخ کو پیدا نہیں ہوئی۔ اس کی جڑیں انسانی تاریخ کے اس قدیم المیے میں ہیں جس میں طاقت نے اخلاق کو تابع کرنے کی کوشش کی۔ قدیم بادشاہتوں سے لے کر جدید ریاستوں تک، ہر دور میں ایسے لوگ موجود رہے جو اقتدار کے قریب رہ کر طاقت کے غیر رسمی استعمال کا ذریعہ بنتے رہے۔ لیکن جدید دور میں اس مسئلے نے نئی شکلیں اختیار کی ہیں۔ اب تشدّد صرف جسمانی طاقت نہیں؛ سوشل میڈیا کی نفرت، منظم پروپیگنڈا، جعلی اطلاعات، کردار کشی، ہجوم کی ڈیجیٹل تشکیل، سیاسی پولرائزیشن، شناخت کی بنیاد پر نفرت، اور "ہم بمقابلہ وہ" کی ذہنیت بھی تشدّد کے لیے ذہنی زمین تیار کرتی ہے۔ یعنی آج کا "انسان نما درندہ" صرف ہاتھ میں ڈنڈا رکھنے والا شخص نہیں؛ کبھی وہ نفرت پھیلانے والی زبان بھی ہوسکتا ہے، کبھی جھوٹا پروپیگنڈا، کبھی طاقت کے غلط استعمال کا سیاسی نظام، اور کبھی خاموش تماشائی بن جانے والا معاشرہ۔ ہر معاشرتی بحران کے پیچھے کوئی نہ کوئی اخلاقی بحران موجود ہوتا ہے۔ اگر ایک انسان دوسرے انسان کو زخمی ہوتا دیکھ کر خاموش رہے، اگر قتل کے بعد انصاف سے زیادہ قاتل کی سیاسی وابستگی دیکھی جائے۔

غزل

مری آنکھوں کے یہ آنسو، نیا دریا بہا دیں گے
تری یادوں کے یہ سائے، مری ہستی مٹا دیں گے

بنائی ہے جو یہ دنیا، محبت کے سہاروں پر
سبھی رشتے زمانے کے، ہمیں اک دن رلا دیں گے

یہاں کوئی نہیں روتا، کسی کے مر بھی جانے پر
کفن پہنا کے یہ اپنے، لحد میں سب سلا دیں گے

نہیں میں یاد آؤں گا، تو پھر یہ سوچ کر شاید
مری تصویر کے ٹکڑے، سرِ محفل جلا دیں گے

شبِ فرقت میں ہم تنہا، بھلا کیسے جئیں گے اب
ہوا کے چند جھونکے ہی، دیا میرا بجھا دیں گے

کنارے پر کھڑے ہو کر، تماشا دیکھنے والے
سفینہ زندگی کا اب، بھنور میں ہی ڈبا دیں گے

جنازہ آج نکلے گا، ترے بے کس مسافر کا
ترے رہبر کو اس مٹی کے نیچے سب دبا دیں گے

اسلام، ڈگری اسکالر

معلمی اور سماج کی تشکیلِ نو

(یومِ اساتذہ کے موقع پر)

معلمی ایک انقلاب آفریں کام ہے، جسے دین نے کارِ نبوت کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔ وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے اٹھایا، جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے، انکو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے (سورہ جمعہ: ۲) یہ منصب بجائے خود اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کی اہمیت اور نزاکت کو سمجھا جائے۔ یہ ذمہ داری اپنے اندر کس درجہ علم، مجاہدہ، صلاحیت اور صالحیت کا تقاضہ کرتی ہے، اُس پر انبیاء کرام کی مجاہدانہ زندگیاں دال ہے۔ جو افراد معلمی جیسے اہم منصب پر فائز ہیں، اُن کے لئے یہ بات بدرجہ فرض لازم ہے کہ وہ ان پاکیزہ ہستیوں کی سیرت کا مطالعہ کریں، اپنے اندر وہ اوصافِ حمیدہ پیدا کرنے کی کوشش کرے جن سے یہ حضرات کرام بدرجہ اتم متصف تھے۔ معلمی انسان سازی کا عمل ہے۔ اساتذہ وہ سانچہ ہے جہاں انسان ڈھلتے ہیں۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے انسان سازی کا جو لافانی کارنامہ انجام دیا تھا وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ہادیٔ اعظم ﷺ نے اپنے ہر ہر طالبِ علم کو ایک بہترین معلم و مربی بنایا اور پھر جنھوں نے پورے نسلِ انسانی کو حقیقی علم سے بہرہ مند کیا۔ تاریخ انسانی کا مطالعہ بتاتا ہے کہ قوموں کے عروج و زوال اور معاشرہ کی مثبت تبدیلیوں میں حقیقی اساتذہ نے ہمیشہ سے کلیدی رول انجام دیا ہے۔ ابنِ ماجہ اور سنن درمی کی ایک روایت میں آیا ہے (یہ روایت ضعیف ضرور ہے لیکن اسلام میں علم کی اہمیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری عملی زندگی اسے تقویت بخشتی ہے) کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے آپ کو معلم کی حیثیت سے پیش فرمایا ہے۔ قرآن انبیاء کرام کے معلمانہ کردار کو بہت واضح انداز میں پیش کرتے ہوئے انسانی نفوس کا تزکیہ، تعلیم و تعلم کو اُن کا فرضِ منصبی قرار دیتا ہے۔ صحابہؓ سے لے کر تبع تابعین تک اور اُس کے بعد آج دورِ حاضر تک مجتہدین، مجددین اور مصلحین کی ایک طویل فہرست ہے جسے ضبطِ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔ دنیا انہیں چاہے کسی القاب سے یاد کرتی ہو، لیکن یہ حضرات بنیادی طور پر معلم ہی تھے۔ چند انتہائی نمایاں ناموں کو ہم اس امید کے ساتھ پیش کررہے ہیں کہ دورِ حاضر کے اساتذہ کم از کم ان چند نفوس کی زندگیوں اور اُن کی علمی خدمات کا ہی مطالعہ فرمالیں تو یہ ان کے اور میرے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ ثابت ہوگا۔ نعمان بن ثابت (المعروف ابوحنیفہ)، مالک بن انس، ابنِ حزم، ابنِ تیمیہ، ابوحامد غزالی، علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ قرطبی، ابنِ خلدون، علامہ شبلی نعمانی، شاہ ولی اللہ دہلوی، علامہ سید سلیمان ندوی، قاسم نانوتوی، سر سید احمد خان، محمد اقبال، حسن البنا، سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا حمید الدین فراہی، علامہ شبلی نعمانی، مولانا ابوالکلام آزاد، سید ابوالحسن علی ندوی، ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام، علامہ یوسف القرضاوی، علامہ ابنِ باز، افضل حسین، محمد اشفاق کے علاوہ سقراط، ارسطو، منشی پریم چند، کرشن چندر روڈیارڈ کپلنگ، ولیم آرتھر وارڈ وغیرہ گویا ایک عظیم قافلہ ہے جو چلا جارہا ہے، جو نسلِ انسانی کی زندگیوں کو علم سے آراستہ کرتا چلا آرہا ہے۔ یہ وہ شخصیات ہیں جنھوں نے اپنے کردار و عمل سے نسلِ انسانی پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں اور ایک عہد کو متاثر کیا ہے۔ عہدِ حاضر اپنے طبعی تحقیقات، علمی و صنعتی اکتشافات اور اختراعات کے اعتبار سے انسانی تاریخ کا ممتاز ترین عہد ہے۔ یہ دور اپنے اندر بے انتہا مواقع رکھتا ہے۔ مسابقت اس کا جزو لاینفک ہے، قدم قدم پر چیلینجیز ہیں۔ اب یہ چیلینجیز کیا ہیں؟ کہاں اور کتنے مواقع ہیں؟ مسابقت کن میدانوں میں ہیں اور اُن کی نوعیت کیا ہے؟ یہ اور ایسے کئی سوالات ہیں، جن کے جوابات سے واقفیت اُس گروہ کے لئے ناگزیر ہے، جو نسلِ نو کی تعلیم و تربیت پر مامور ہے۔ آج ملتِ مرحومہ یاس، قنوطیت، پست ہمتی اور علمی جمود کا بری طرح شکار ہے۔ چاہے وہ علومِ شرعیہ ہو یا علومِ جدیدہ، ہر طرف مقلد ہی مقلد نظر آتے ہیں۔ غور و فکر اور تحقیق و اجتہاد شجرِ ممنوعہ بنے ہوئے ہیں۔ علومِ جدیدہ کا حصول، نئی دریافتیں، ایجادات و اکتشافات کی جانب نئی نسل کو راغب کرانا تو درکنار ہمارے دستار بند علماء اسی اُدھیڑ بُن میں پڑے ہوئے ہیں کہ ان علوم کی تحصیل بجائے خود ضروری ہے بھی یا نہیں!! اس علمی جمود کا یہ بدترین نتیجہ نکلا کہ ملت ایسے فقیہ، مجتہد، مورخ، سائنسدان، تاجر، سیاست داں، خطیب اور سماجی کارکن پیدا کرنے سے عاجز ہے جو دورِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوکر انسانوں کی رہنمائی و سیادت کا کام انجام دے سکیں۔ معزز اساتذہ اکرام! یہ ممکن ہے جب ہم منصوبہ بند انداز میں جہدِ مسلسل کا عملی نمونہ بن جائیں۔ اسلام کے نظریہ علم کو اچھی طرح جان لیں۔ ہمیں یورپ کے نشاۃ ثانیہ کا گہرائی سے مطالعہ کرنا ہوگا۔ ہمیں اُن اسباب کا بھی پتہ لگانا ہوگا کہ ملت جو تیرہویں صدی عیسوی تک علم کے میدان میں پوری دنیا کی امامت کررہی تھی، کیوں کر معزول کردی گئی۔ اُس کے بعد ہی ہمیں صحیح نقطۂ آغاز مل سکتا ہے اور ہم نتیجہ خیز جدوجہد کی سمت گامزن ہوسکتے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے ایک بہترین قول پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

"Teaching is a sacred profession. A teacher is not merely a person who imparts knowledge, but one who shapes the character of the nation."

تدریس ایک مقدس پیشہ ہے۔ استاد محض علم منتقل کرنے والا شخص نہیں ہوتا، بلکہ وہ قوم کے کردار کی تشکیل کرتا ہے۔ معلمی محض ایک پیشہ نہیں، بلکہ سماج کی تشکیلِ نو اور انسانیت سازی کا سب سے اہم اور مقدس فریضہ ہے۔ کسی بھی معاشرے کی فکری، اخلاقی اور تہذیبی ترقی کا دارومدار اس کے نظامِ تعلیم اور اساتذہ پر ہوتا ہے ایک استاد یا معلم طلبہ کے ذہنوں کی آبیاری کر کے پورے سماج کا رخ بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایک معلم کا کام صرف درسی کتب کے چند حقائق یا معلومات کو طلبہ تک منتقل کر دینا نہیں ہے، بلکہ اس کا اصل فرض طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت کی تعمیر کرنا ہے اسلامی نقطۂ نظر سے معلم کا منصب انبیاء کا ورثہ ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا کہ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ معلم فرد کی پوشیدہ صلاحیتوں کو پروان چڑھاتا ہے، اسے اچھے اور برے کی تمیز سکھاتا ہے اور اسے سماج کا ایک متحرک، باشعور اور مفید رکن بناتا ہے۔ معاشرہ ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا، یہ بدلتا رہتا ہے۔ موجودہ دور عالمگیریت (Globalization) اور تیز رفتار تکنیکی تبدیلیوں کا دور ہے۔ ایسے دور میں سماج کی مثبت تشکیلِ نو کے لیے معلم کا کردار درج ذیل پہلوؤں سے اہم ہے۔ فکری اور نظریاتی رہنمائی: معلم طلبہ اور سماجی تقاضوں کے درمیان ایک فکری پل کا کام کرتا ہے۔ وہ نئی نسل کو جدید چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے نظریاتی طور پر مضبوط بناتا ہے۔ اخلاقی اقدار کا فروغ: جدید مادہ پرستی کے دور میں جہاں اخلاقی بحران عام ہے، وہاں اساتذہ بچوں میں سچائی، ہمدردی، دیانت داری اور رواداری جیسی بنیادی اخلاقی اقدار پیدا کرتے ہیں، جو ایک پرامن معاشرے کی بنیاد ہیں۔ سماجی انصاف اور مساوات: ایک صالح سماج کی تشکیل تبھی ممکن ہے جب معاشرے میں ہر فرد کو یکساں مواقع ملیں۔ استاد اپنی درسگاہ میں طبقاتی، لسانی یا مذہبی تفریق سے بالاتر ہوکر تمام بچوں کی یکساں تربیت کرتا ہے، جس سے معاشرے میں مساوات کا رجحان پروان چڑھتا ہے۔

مرشدانِ خبر ممبئی رابطہ MUMBAIRAABTA

وزیر اعظم نریندر مودی کی 'یورینیم ڈپلومیسی'

بھارت کے ۱۰۰ر گیگاواٹ جوہری توانائی ہدف کیلئے کیوں اہم؟

نئی دہلی: بھارت نے 2047 تک اپنی جوہری توانائی کی صلاحیت کو 100 گیگاواٹ تک پہنچانے کے ہدف کے تحت یورینیم کی طویل مدتی اور متنوع فراہمی کو اپنی توانائی سفارت کاری کا اہم حصہ بنا لیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی حالیہ سفارتی سرگرمیوں میں آسٹریلیا، کینیڈا، قازقستان اور ازبکستان جیسے یورینیم پیدا کرنے والے ممالک کے ساتھ تعاون کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ بھارت کی تیزی سے بڑھتی معیشت اور بجلی کی طلب کے پیش نظر جوہری توانائی کو ایک مستحکم اور کم کاربن توانائی کے ذریعے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ شمسی اور ہوا سے پیدا ہونے والی بجلی میں تیزی سے اضافے کے باوجود ان ذرائع کی غیر مستقل نوعیت کے باعث جوہری توانائی بجلی کے نظام کو مسلسل بیس لوڈ پاور فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ بھارت نے 2047 تک جوہری بجلی کی پیداواری صلاحیت 100 گیگاواٹ تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس بڑے منصوبے کے لیے نئے ری ایکٹروں کی تعمیر کے ساتھ یورینیم کی قابل اعتماد اور مسلسل فراہمی بھی ضروری ہوگی۔ اسی حکمت عملی کے تحت جولائی میں بھارت اور آسٹریلیا نے سول جوہری تعاون کو عملی شکل دیتے ہوئے آسٹریلوی یورینیم کی بھارت کو تجارتی بنیادوں پر فراہمی کی راہ ہموار کی۔ آسٹریلیا دنیا کے یورینیم کے بڑے ذخائر رکھنے والے ممالک میں شامل ہے اور یہ معاہدہ بھارت کے لیے جوہری ایندھن کے ذرائع کو مزید متنوع بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ بھارت پہلے ہی قازقستان اور کینیڈا سمیت مختلف ممالک سے یورینیم حاصل کرتا رہا ہے، جبکہ وسطی ایشیا کے ممالک کے ساتھ بھی جوہری ایندھن اور اہم معدنیات کے شعبے میں تعاون بڑھایا جا رہا ہے۔ اس حکمت عملی کا مقصد کسی ایک ملک یا خطے پر ضرورت سے زیادہ انحصار سے بچتے ہوئے طویل مدتی توانائی تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ بھارت کے پاس یورینیم کے اپنے ذخائر بھی موجود ہیں، تاہم ملکی خام یورینیم کے معیار اور اس کی کان کنی و پروسیسنگ کی لاگت کے باعث درآمدات جوہری توانائی پروگرام میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بھارت کے پریشرائزڈ ہیوی واٹر ری ایکٹرز کے لیے ملکی اور درآمدی دونوں ذرائع سے قدرتی یورینیم استعمال کیا جاتا ہے۔ یورینیم کی محفوظ فراہمی بھارت کے مقامی سطح پر تیار کیے جانے والے 700 میگاواٹ کے پریشرائزڈ ہیوی واٹر ری ایکٹروں کے منصوبوں کو بھی تقویت دے سکتی ہے۔ متعدد ری ایکٹر ایک معیاری ڈیزائن کے تحت تعمیر کرنے کی حکمت عملی سے اخراجات کم کرنے اور تعمیراتی رفتار بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ طویل مدت میں یہ حکمت عملی بھارت کے تین مرحلوں پر مشتمل جوہری توانائی پروگرام سے بھی جڑی ہوئی ہے، جس کا حتمی مقصد ملک کے وسیع تھوریم ذخائر کو توانائی کے لیے استعمال کرنا ہے۔ یورینیم کی عالمی سطح پر متنوع اور مستحکم فراہمی حاصل کرنا اس لیے محض ایندھن کی خریداری کا معاملہ نہیں بلکہ بھارت کی توانائی سلامتی، صاف توانائی کی منتقلی اور 2047 تک جوہری توانائی کی بڑے پیمانے پر توسیع کی حکمت عملی کا اہم ستون بنتا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی 'یورینیم ڈپلومیسی' بھارت کے 2047 تک 100 گیگاواٹ جوہری توانائی کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے بنیادی ستون کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ بھارت کے پاس مقامی طور پر اعلیٰ معیار کے یورینیم کے ذخائر محدود ہیں۔ اس بڑے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے سالہا سال تک جوہری ری ایکٹرز کو ایندھن کی بلاتعطل فراہمی ضروری ہے، جو صرف بیرونی ممالک کے ساتھ مضبوط سفارتی معاہدوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

اقوام متحدہ نے ہندوستان کی مہم کی توثیق کی

۲۷ر نومبر کو کم عمری کی شادی کے خلاف عالمی دن کا اعلان

نئی دہلی: کم عمری کی شادی کے خلاف عالمی جدوجہد میں ہندوستان کی آواز کو عالمی سطح پر پذیرائی ملی ہے۔ اقوام متحدہ نے 27 نومبر کو "بچوں، کم عمری اور جبری شادی کے خاتمے کا عالمی دن" قرار دیا ہے۔ یہ تاریخ ہندوستان کے لیے خاص اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ 27 نومبر 2024 کو ہی ہندوستان نے "بال ویواہ مکت بھارت" مہم کا آغاز کیا تھا۔ جسٹ رائٹس فار چلڈرن (جے آر سی) کے بانی بھوون ریبھو نے کم عمری کی شادی کے خاتمے کے لیے ایک وقف بین الاقوامی دن کا اعلان کئے جانے کی پہل کی تھی۔ مارچ 2026 میں، اقوام متحدہ (یو این) میں اپنے خطاب کے دوران کئی عالمی رہنماؤں کی موجودگی میں بھوون ریبھو نے ایک بار پھر کم عمری کی شادی کے خلاف بین الاقوامی دن کا اعلان کرنے کے لیے ایک قرارداد لانے پر زور دیا۔ اس وقت افریقی ملک سیرالیون کی خاتون اول ڈاکٹر فاطمہ مادا بیو بھی موجود تھیں، جنہوں نے اس اقدام کی حمایت کی تھی۔ اس کے بعد سیرالیون نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی جس کی حمایت بھارت سمیت 67 ممالک نے کی اور 27 نومبر کو کم عمری کی شادی (چائلڈ میرج) کے خاتمے کے عالمی دن کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔ اقوام متحدہ نے 4 ستمبر کو قرارداد منظور کر دی۔ اقوام متحدہ میں قرارداد پیش کرنے کے دوران سیرالیون کی خاتون اول ڈاکٹر فاطمہ مادا بیو نے یو این ہال میں جس رائٹس فار چلڈرن کا خاص طور پر ذکر بھی کیا۔ جسٹ رائٹس فار چلڈرن کے بانی بھون ریبھو سول سوسائٹی کی تنظیموں کے واحد نمائندے تھے جو قرارداد کی منظوری کے وقت اقوام متحدہ کے وفد کے ساتھ موجود تھے۔ اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، آج ہندوستان بچوں کے تحفظ میں عالمی رہنما کے طور پر اپنی شناخت قائم کر رہا ہے۔ چائلڈ میرج فری انڈیا مہم کا آغاز سب سے پہلے بچوں اور معاشرے نے کیا اور بعد میں اسے حکومت کے تعاون سے بڑے پیمانے پر آگے بڑھایا۔ 27 نومبر 2024 کو 25 کروڑ سے زیادہ لوگوں نے بچوں کی شادی کے خلاف ایک ساتھ مل کر عہد کیا تھا۔ آج اس مہم کو ایک بین الاقوامی دن کے طور پر تسلیم کئے گئے ایک بین الاقوامی دن کی شکل لے چکا ہے۔ یہ ہر ہندوستانی کے لیے ایک قابل فخر لمحہ ہے۔ بھون ریبھو نے کہا کہ میں ان بچوں، کمیونٹی رہنماؤں، مذہبی رہنماؤں اور خاص طور پر ان تمام شراکت داروں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جن کی سخت محنت اور عزم نے آج اس دن کو ممکن بنایا۔ میں وزیر اعظم مودی کی قیادت والی حکومت ہند اور خواتین و بچوں کی ترقی کی وزیر، محترمہ ان "پورنا دیوی کو ان کی فیصلہ کن قیادت اور عزم کے لئے خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

آئی برکس سربراہ اجلاس میں ۵۰۰ر سے زائد سرمایہ کار شریک ہونگے

سوورین ویلتھ فنڈ انسٹی ٹیوٹ نے ایک بیان میں کہا کہ یہ کانفرنس ایسے وقت میں منعقد ہو رہی ہے

نئی دہلی: قومی راجدھانی نئی دہلی میں 12 اور 13 ستمبر کو منعقد ہونے والے پہلے آئی برکس سربراہ اجلاس 2026 میں 500 سے زائد ادارہ جاتی سرمایہ کار، پنشن فنڈز اور فیملی آفسز شرکت کریں گے۔ منتظمین نے ہفتہ کو بتایا کہ ہندوستان کی برکس صدارت کے تحت نئی دہلی میں ایک ٹریلین امریکی ڈالر (1000 ارب ڈالر) کے گلوبل سوورین کیپٹل سمٹ کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس آئی برکس سربراہ اجلاس میں 500 سے زائد ادارہ جاتی سرمایہ کار، پنشن فنڈز اور خاندانی اثاثوں کا انتظام کرنے والے ادارے شرکت کریں گے۔ قومی راجدھانی نئی دہلی میں 12 اور 13 ستمبر کو دو روزہ 18 ویں برکس سربراہ کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس کا مقصد برکس کے 21 رکن اور شراکت دار ممالک میں بنیادی ڈھانچے، توانائی اور ڈیجیٹل صلاحیت سے متعلق قابلِ سرمایہ کاری منصوبوں کے لیے خود مختار سرمائے اور سرمایہ کاروں کے درمیان رابطہ قائم کرنا ہے۔ سوورین ویلتھ فنڈ انسٹی ٹیوٹ نے ایک بیان میں کہا کہ یہ کانفرنس ایسے وقت میں منعقد ہو رہی ہے جب برکس کی معیشتیں بدلتے ہوئے تجارتی حالات، امریکہ کی ٹیرف پالیسی اور ڈالر میں لین دین کی بڑھتی لاگت جیسے چیلنجز کے درمیان اپنی حکمت عملیوں میں تبدیلی لا رہی ہیں۔ ایس ڈبلیو ایف آئی کے مطابق کانفرنس میں ہندوستان کے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) اور برازیل کے پی آئی ایکس جیسے قومی فوری ادائیگی کے نیٹ ورکس کو آپس میں جوڑنے کے ساتھ ساتھ مرکزی بینک کی ڈیجیٹل کرنسیوں (سی بی ڈی سی) کے درمیان باہمی مطابقت کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ برکس دنیا کی اہم ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر ممالک کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ابتدا میں اس میں پانچ ممالک شامل تھے، لیکن توسیع کے بعد اب اس کے 11 رکن ممالک ہیں۔ اس تنظیم کا نام ابتدائی چار ممالک برازیل، روس، ہندوستان اور چین کے انگریزی ناموں کے پہلے حروف سے بنا تھا اور اسے پہلے برک کہا جاتا تھا۔ 2011 میں جنوبی افریقہ کے شامل ہونے کے بعد اس کا نام برکس ہو گیا۔ برکس کی بنیاد 2006 میں رکھی گئی تھی اور اس کا پہلا سربراہ اجلاس 2009 میں منعقد ہوا تھا۔ تنظیم کا مقصد رکن ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون، تجارت اور عالمی سیاسی و اقتصادی نظام میں اصلاحات کو فروغ دینا ہے۔ اس وقت برازیل، روس، ہندوستان، چین، جنوبی افریقہ، مصر، ایتھوپیا، ایران، متحدہ عرب امارات (یو اے ای)، سعودی عرب اور انڈونیشیا برکس کے رکن ممالک ہیں۔

اجیت ڈوبھال۔وانگ ملاقات کے بعد ہند۔چین فوجی مذاکرات متوقع

مسائل کے حل کے لیے دونوں ممالک کے مقامی کمانڈروں کے درمیان گزشتہ چند ہفتوں کے دوران کئی دور کی بات چیت ہو چکی ہے

نئی دہلی: اروناچل پردیش کے اپر سوبانسری ضلع کے ٹاکسنگ علاقے میں کشیدگی کی اطلاعات کے درمیان ہندوستان اور چین کے درمیان آئندہ چند دنوں میں کور کمانڈر سطح کی بات چیت ہونے کا امکان ہے۔ انگریزی اخبار دی انڈین ایکسپریس کو معلوم ہوا ہے کہ فوج کی تھری کور، جسے اسپیئر کور بھی کہا جاتا ہے، کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل گریش کالیا جلد ہی اپنے چینی ہم منصب اور دیگر فوجی افسران کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اسپیئر کور کا ہیڈکوارٹر ناگالینڈ کے دیماپور کے قریب رنگاپہار میں ہے۔ اسپیئر کور لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) کے ساتھ ناگالینڈ، منی پور اور اروناچل پردیش کے وسطی اور مشرقی علاقوں میں فوجی کارروائیوں کی ذمہ داری سنبھالتا ہے۔ مسائل کے حل کے لیے دونوں ممالک کے مقامی کمانڈروں کے درمیان گزشتہ چند ہفتوں کے دوران کئی دور کی بات چیت ہو چکی ہے۔ اسی ہفتے کے آغاز میں فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے بھی اسپیئر کور کا دورہ کیا تھا۔ فوج نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ انہوں نے تمام فارمیشنز کی آپریشنل تیاری اور سرحدی ترقی کے جاری اقدامات کا جائزہ لیا۔ انہیں فوج کی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور جنگی استعداد کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی۔ 25 اگست کو قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال اور چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے بیجنگ میں ملاقات کی تھی۔ دونوں ممالک کے خصوصی نمائندوں کی حیثیت سے وہ سرحدی تنازع کے حل کے لیے مذاکرات کر رہے ہیں۔ ایک دن بعد اعلان کیا گیا کہ ہندوستان اور چین نے سرحد کی حد بندی اور سرحدی انتظام کے معاملے میں ابتدائی اور ٹھوس پیش رفت کے لیے بات چیت آگے بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک نے مشرقی اور وسطی سیکٹروں میں دو نئی فوجی ہاٹ لائنز قائم کرنے، فوجی کمانڈر سطح کی ملاقاتوں کے لیے دو نئے میٹنگ پوائنٹس بنانے اور ستمبر میں سرحد پار دریاؤں سے متعلق اجلاس منعقد کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ مشرقی اور وسطی سیکٹروں میں قائم کی جانے والی دو فوجی ہاٹ لائنز فوج کے لکھنؤ اور کولکاتا کمانڈ ہیڈکوارٹرز میں ہونے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ اتراکھنڈ کے جوشی مٹھ میں سینئر کمانڈر سطح کی بات چیت کے لیے ایک نیا بارڈر پرسنل میٹنگ (بی پی ایم) پوائنٹ قائم کیا جائے گا۔ اروناچل پردیش کے توانگ اور لداخ کے چوشول میں پہلے ہی ایسے میٹنگ پوائنٹس موجود ہیں۔ چین کے صدر شی جن پنگ کے 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں ہونے والے برکس سربراہ اجلاس میں شرکت کی توقع ہے۔ ہندوستان اور چین 2020 میں مشرقی لداخ میں ایل اے سی پر فوجی تعطل شروع ہونے کے بعد متاثر ہونے والے دوطرفہ تعلقات کو دوبارہ بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شی جن پنگ نے آخری بار اکتوبر 2019 میں ہندوستان کا دورہ کیا تھا، جب وہ دوسری غیر رسمی دوطرفہ سربراہ ملاقات کے لیے چنئی کے قریب مامالاپورم آئے تھے۔

کشمیر بین الاقوامی فلم فیسٹیول کی میزبانی کرے گا

سری نگر: جموں و کشمیر کے حکام نے کہا کہ وہ "فلم سیاحت کو فروغ دینے" کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ کشمیر 7 ستمبر سے شروع ہونے والے چار روزہ بین الاقوامی فلم فیسٹیول کی میزبانی کرنے والا ہے۔ جوائنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن، کشمیر، سید شاہنواز بخاری نے بالی ووڈ اور کشمیر کے درمیان "مضبوط تعلق" کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک ماہ سے ہم اس پر کام کر رہے ہیں، اور یہ پبلک ڈومین میں بھی ہے۔ فلم فیسٹیول، بالی ووڈ اور کشمیر کے درمیان فطری تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے کشمیر کی حکومت کی ایک بہت اچھی کوشش ہے۔ بالی ووڈ کا کشمیر کے ساتھ گہرا تعلق ان فلموں کے ذریعے تھا جن کی شوٹنگ یہاں کی گئی تھی، لیکن کچھ ناخوشگوار حالات کی وجہ سے اس سرگرمی میں کمی آئی۔ کشمیر زون کے جنرل آف پولیس سوجیت کمار نے جمعہ کو فلم فیسٹیول کے لیے سیکورٹی جائزہ اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں سیکورٹی کے انتظامات کو مضبوط بنانے اور میلے کے پرامن اور محفوظ انعقاد کے لیے جامع تیاریوں کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ آئی جی پی کشمیر نے سیکورٹی کی مجموعی تیاریوں، تعیناتی کے منصوبوں اور کئے جا رہے انتظامات کا جائزہ لیا۔ پنڈال کی سیکورٹی، اہلکاروں کی تعیناتی، رسائی کنٹرول، نگرانی، ہجوم کے انتظام، ٹریفک ریگولیشن، ایمرجنسی رسپانس میکانزم اور انٹر ایجنسی کوآرڈینیشن پر تفصیلی بات چیت کی گئی، جمعہ کو جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا کہ آئی جی پی کشمیر نے تمام شرکاء ایجنسیوں کے درمیان قریبی رابطہ کاری اور حقیقی وقت میں معلومات کے تبادلے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے افسران کو سخت چوکسی برقرار رکھنے، نگرانی کو مضبوط بنانے اور تمام ضروری حفاظتی اور حفاظتی اقدامات کو پہلے سے ہی انجام دینے کی ہدایت کی۔ اجلاس تمام متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر حفاظتی انتظامات کو مزید مضبوط بنانے، میلے کے کامیاب انعقاد کے لیے محفوظ اور محفوظ ماحول کو یقینی بنانے کے لیے تیاریوں کے اقدامات اور ہدایات کا جامع جائزہ لے کر اختتام پذیر ہوا۔

ہندوستان۔برازیل تجارت 20 سالوں میں دس گنا بڑھ گئی

ممبئی: برازیل کے قونصل جنرل جوس مورو دا فونسیکا کوسٹا کوٹو نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان اور برازیل کے درمیان دو طرفہ تجارت گزشتہ 20 سالوں میں دس گنا بڑھ گئی ہے، جو 2004 میں 1.5 بلین امریکی ڈالر سے اس وقت 15 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ ہے۔ ممبئی میں گلوبل امپیکٹ فورم: ایڈیشن سویلائزیشن لیگیسی۔II کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے، کوٹو نے ہندوستان اور برازیل کے درمیان تجارت میں اضافے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، "میں آپ کو ایک بات بتاؤں گا، بہت واضح طور پر، 2004 میں، جب میں پہلی بار ہندوستان آیا تھا، دوطرفہ تجارت، دوطرفہ تجارت، 1.5 بلین امریکی ڈالر تھی۔ آج کل، دوطرفہ تجارت 15 بلین ڈالر سے زیادہ ہے۔ اس طرح ہم 20 سالوں میں دس گنا بڑھ چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "لہٰذا ہندوستان اور برازیل کو اتنی تیزی سے ہندوستان اور برازیل کے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے مبارکباد۔" کوٹو نے تقریب کے منتظمین کو بھی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ مختلف ممالک کے لوگوں کے درمیان قریبی روابط کو فروغ دیتا ہے اور ترقی کے لیے ان کے متعلقہ راستوں پر بات کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، میں اس تقریب کے منتظمین کو مبارکباد دینا چاہوں گا، جو مختلف ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ آگے بڑھاتے اور ان کا اندازہ لگاتے ہیں تاکہ وہ دوسرے ممالک کی مداخلت کے بغیر ترقی کے اپنے راستے پر بات کر سکیں۔ انہوں نے اس اجتماع کو 12-13 ستمبر کو دہلی میں ہونے والی بڑی برکس سمٹ سے قبل ایک "وارم اپ" سربراہی اجلاس کے طور پر حوالہ دیا۔ "تو بنیادی طور پر، اس سربراہی اجلاس کی میزبانی کے لیے مبارکباد، جو کہ ہم کہتے ہیں، بڑی برکس سربراہی کانفرنس کے لیے گرما گرم اجلاسوں میں سے ایک ہے، جو بہت جلد دہلی میں منعقد ہوگا۔

مولانا امین احمد خان چترویدی اپنی ذات میں ایک انجمن تھے

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) بہار کے مشہور و معروف عالمِ دین اور مایہ ناز شیریں خطیب و مقرر حضرت مولانا امین احمد خان چترویدی طویل علالت کے بعد 3/ستمبر 2026ء کو اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، ان کے وصال پر امارتِ شرعیہ، بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے امیرِ شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ نے دلی صدمے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا کہ مولانا اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، ان کا دینی اداروں، ملی جماعتوں اور خانقاہوں سے بڑا گہرا قلبی تعلق تھا، وہ ایک بلند پایہ خطیب بھی تھے، ان کی تقریریں شگفتگی اور چاشنی سے لبریز ہوتیں، اس کے ذریعے وہ اصلاحِ باطن بھی فرمایا کرتے تھے، آپ کا امارتِ شرعیہ اور خانقاہ رحمانی مونگیر سے عقیدت مندانہ تعلق بھی تھا، جس کو انہوں نے زندگی بھر سنبھال کر رکھا، ان کی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ مولانا کے سانحۂ ارتحال پر نائب امیر شریعت امارتِ شرعیہ، بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی نے کہا کہ مولانا کی زندگی تکلف و تصنع اور ظاہر داری سے پاک تھی، سادگی، زہدداری اور قناعت ان کی زندگی کا امتیازی وصف تھا، ان سے میری متعدد ملاقاتیں رہی ہیں، ان کے لہجے میں شائستگی اور مسکراہٹ میں دلکشی اور معنویت تھی، جس سے اپنائیت کا احساس ابھرتا تھا، اللہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے، ناظم اعلیٰ امارتِ شرعیہ، بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ مولانا کا امارتِ شرعیہ اور یہاں کے اکابر سے بڑا گہرا تعلق تھا، یہی وجہ ہے کہ دورۂ وفد امارتِ شرعیہ میں آپ شریک ہو کر امارت شرعیہ کے پیغام کو لوگوں تک پہونچاتے، یہ ان کے اخلاص وللّٰہیت کا ثمرہ تھا، امارتِ شرعیہ کے سبھی اصحاب اس سانحے پر سوگوار ہیں اور اس غمناک حادثے پر اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں، حضرت مولانا کی پیدائش 1938ء میں بیگوسرائے میں ہوئی، ابتدائی تعلیم مدرسہ بدر الاسلام میں پائی اور مظاہر العلوم سہارنپور سے فضیلت حاصل کی، پھر اصلاحی تحریکات سے وابستہ ہو گئے، عرصہ تک حاجی پور میں دعوتی کام انجام دیتے رہے اور اصلاح و تنظیم سے جڑے رہے، ایسی شخصیت کا اٹھ جانا ایک علمی خسارہ ہے، قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ جناب مولانا محمد انظار عالم قاسمی نے کہا کہ مولانا مرحوم علاقہ اور بہار کے اکثر اصلاح معاشرہ کے جلسوں میں شرکت فرماتے، مدرسوں کی تعلیمی کانفرنسوں کو زینت بخشتے اور اردو میں تقریریں کرتے، سنسکرت زبان میں بھی اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کے دلائل پیش کرتے، جس سے لوگ بے حد متاثر ہوتے، ایسی جامع شخصیت کا اٹھ جانا ایک علمی خسارہ ہے۔

پاکستان اور بنگلہ دیش سے مقابلے کی پوزیشن مضبوط

آزاد تجارتی معاہدوں سے بھارتی ٹیکسٹائل کو زبردست فائدہ

کوئمبٹور: بھارت کے حالیہ آزاد تجارتی معاہدوں کے تحت مصنوعات میں ملنے والی رعایت سے بھارتی ٹیکسٹائل مصنوعات عالمی منڈیوں میں پاکستان اور بنگلہ دیش جیسے حریف ممالک کے مقابلے میں زیادہ مسابقتی ہونے کی توقع ہے۔ صنعت کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ طویل عرصے سے موجود ٹیرف کا فرق کم ہونے سے بھارتی برآمد کنندگان کے لیے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ کاٹن ٹیکسٹائل ایکسپورٹ پروموشن کونسل کے ایڈیشنل ڈائریکٹر شیلیش مارٹس نے ایف ٹی اے آؤٹ ریچ پروگرام کے دوران کہا کہ برطانیہ کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے نے بھارتی مصنوعات کو درپیش ایک اہم ٹیرف نقصان ختم کر دیا ہے۔ ان کے مطابق بھارتی ٹیکسٹائل مصنوعات پر پہلے برطانوی مارکیٹ میں 9.6 سے 12 فیصد تک ڈیوٹی عائد ہوتی تھی، جو ایف ٹی اے کے تحت صفر ہو جائے گی۔ اس سے بھارتی مصنوعات کو پاکستان اور بنگلہ دیش کے مقابلے میں زیادہ مؤثر انداز میں مقابلہ کرنے کا موقع ملے گا، جنہیں طویل عرصے سے بعض منڈیوں میں ڈیوٹی فری رسائی حاصل رہی ہے۔ صنعتی نمائندوں کا کہنا ہے کہ یورپی یونین کے ساتھ تجارتی معاہدے کے مکمل طور پر نافذ ہونے کے بعد بھی بھارتی ٹیکسٹائل شعبے کو نمایاں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بالخصوص ہوم ٹیکسٹائل اور ملبوسات جیسی مصنوعات کو 6.9 سے 12 فیصد تک ٹیرف کا فائدہ حاصل ہونے کی توقع ہے۔ برآمد کنندگان کو نئے تجارتی معاہدوں کے فوائد، قواعد اور مختلف منڈیوں میں دستیاب مواقع سے آگاہ کرنے کے لیے ملک کے اہم ٹیکسٹائل مراکز میں خصوصی پروگرام بھی منعقد کیے جا رہے ہیں۔ کوئمبٹور میں منعقدہ پروگرام اس سلسلے کی دوسری بڑی سرگرمی تھی، جبکہ پہلا پروگرام جون میں احمد آباد میں ہوا تھا۔ آئندہ اچل کرنجی، سولاپور، پانی پت اور جے پور سمیت دیگر بڑے ٹیکسٹائل مراکز میں بھی ایسے پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ صنعتی ماہرین کے مطابق ٹیرف میں کمی سے بھارتی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان نہ صرف اپنی موجودہ منڈیوں میں حصہ بڑھا سکیں گے بلکہ نئی بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی بھی حاصل کر سکتے ہیں، جس سے بھارت کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔

جنوبی ایشیا میں روپے کا بڑھتا کردار، بھارت نے قرضوں کی نئی حکمت عملی اپنائی

اس حکمت عملی کی تازہ مثال سری لنکا کے لیے ۳۵۰ر ملین امریکی ڈالر مالیت کے بھارتی روپے میں طے شدہ قرض کی صورت میں سامنے آئی ہے

نئی دہلی: بھارت نے جنوبی ایشیا میں اپنی مالی معاونت کی حکمت عملی میں اہم تبدیلی کرتے ہوئے بھارتی روپے میں قرض اور کریڈٹ لائن فراہم کرنے کا نیا طریقہ اختیار کرنا شروع کر دیا ہے، جسے خطے میں روپے کے استعمال کو بڑھانے اور بھارت کے اقتصادی اثر و رسوخ کو مضبوط کرنے کی جانب اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس حکمت عملی کی تازہ مثال سری لنکا کے لیے 350 ملین امریکی ڈالر مالیت کے بھارتی روپے میں طے شدہ قرض کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ بھارت کے خارجہ سیکریٹری وکرم مصری کے حالیہ دورہ سری لنکا کے دوران اس کریڈٹ لائن کو حتمی شکل دی گئی، جس کا مقصد ملک کی بحالی اور تعمیر نو کے منصوبوں میں مدد فراہم کرنا ہے۔ بھارت طویل عرصے سے اپنے پڑوسی ممالک کو ترقیاتی منصوبوں، بنیادی ڈھانچے اور دیگر ضروریات کے لیے مالی معاونت اور لائن آف کریڈٹ فراہم کرتا رہا ہے۔ تاہم نئی حکمت عملی میں قرضوں کو امریکی ڈالر کے بجائے بھارتی روپے میں فراہم کرنے پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ اس تبدیلی سے بھارت کو اپنے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے، جبکہ قرض حاصل کرنے والے ممالک کو بھی ڈالر کی قلت اور عالمی کرنسی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ سے پیدا ہونے والے بعض خطرات کم کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ روپے میں قرض دینے کا بڑھتا رجحان بھارت کی اس وسیع تر کوشش سے بھی جڑا ہے جس کے تحت بین الاقوامی تجارت اور مالی لین دین میں بھارتی کرنسی کا استعمال بڑھایا جا رہا ہے۔ جنوبی ایشیا اس حکمت عملی کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ خطے کے بیشتر ممالک کے بھارت کے ساتھ گہرے تجارتی اور اقتصادی تعلقات موجود ہیں۔ بھوٹان اور نیپال جیسے ممالک میں بھارتی روپے کا پہلے ہی نمایاں کردار ہے، جبکہ سری لنکا اور دیگر ہمسایہ ممالک کے ساتھ روپے میں تجارت اور ادائیگی کے نظام کو وسعت دینے سے ایک زیادہ مربوط علاقائی مالیاتی نظام تشکیل پانے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ روپے میں فراہم کیے جانے والے قرضوں کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس سے بھارتی کمپنیوں، سامان اور خدمات کے لیے خطے میں مزید مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر قرض سے چلنے والے منصوبوں میں بھارتی مصنوعات اور خدمات استعمال ہوتی ہیں تو مالی معاونت براہ راست تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ میں بھی مدد دے سکتی ہے۔ یہ حکمت عملی ایسے وقت سامنے آ رہی ہے جب جنوبی ایشیا کے کئی ممالک قرضوں کے بوجھ، زرمبادلہ کی قلت اور ڈالر پر انحصار سے پیدا ہونے والے معاشی دباؤ کا سامنا کر چکے ہیں۔ ایسے حالات میں مقامی یا علاقائی کرنسیوں میں مالی تعاون متبادل راستہ فراہم کر سکتا ہے۔ بھارت کے لیے روپے کو علاقائی سطح پر مضبوط کرنا صرف اقتصادی پالیسی نہیں بلکہ وسیع تر اقتصادی سفارت کاری کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ اگر یہ ماڈل کامیاب رہتا ہے تو بھارتی روپیہ جنوبی ایشیا میں تجارت، ترقیاتی قرضوں اور سرحد پار ادائیگیوں میں زیادہ نمایاں کردار حاصل کر سکتا ہے۔ بھارت نے جنوبی ایشیا میں اپنی مالی معاونت کی حکمت عملی میں ایک بڑی تبدیلی کرتے ہوئے امریکی ڈالر کے بجائے بھارتی روپے (INR) میں قرض اور کریڈٹ لائنز فراہم کرنے کا نیا طریقہ کار اپنا لیا ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد خطے میں بھارتی روپے کے بین الاقوامی کردار کو بڑھانا اور جنوبی ایشیا کے ممالک میں اپنے اقتصادی اثر و رسوخ کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

اساتذہ کو بچوں کو وکست بھارت 2047 کے لیے تیار کرنا چاہیے

نئی دہلی: مرکزی وزیر تعلیم پرہلاد جوشی نے ہفتہ کو یوم اساتذہ کے موقع پر قومی اساتذہ ایوارڈ 2026 کے 82 وصول کنندگان سے بات چیت کی۔ وزارت تعلیم کے مطابق، مرکزی وزیر تعلیم نے اساتذہ کو مشورہ دیا کہ وہ بچوں کو وکست بھارت 2047' شروع کرنے کے لیے تیار کریں۔ معلمین کے اہم کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، جوشی نے زور دے کر کہا کہ طلباء ملک کی حتمی دولت کی نمائندگی کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ انہیں ہمہ جہت افراد بننے کے لیے تیار کیا جانا چاہیے۔ بعد ازاں، سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں، مرکزی وزیر تعلیم نے قومی اساتذہ کے ایوارڈز کے لیے منتخب کیے گئے 82 اساتذہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی شاندار شراکت کے ذریعے، وصول کنندگان ملک بھر کے لاتعداد طلبہ کو مزید بلندیوں تک پہنچنے کے لیے حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اساتذہ صرف علم کی فراہمی سے آگے بچوں کے مستقبل کی تشکیل کرتے ہیں۔ "اساتذہ علم دینے سے زیادہ کام کرتے ہیں؛ وہ مستقبل کی تشکیل کرتے ہیں۔ نیشنل ٹیچرز ایوارڈز کے لیے منتخب کیے گئے 82 اساتذہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ اپنی لگن، جدت طرازی اور شاندار شراکت کے ذریعے، وہ ملک بھر کے لاتعداد طلبا کو بڑے خواب دیکھنے اور بلندیوں تک پہنچنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ میرا دلی مشکور ہے کہ آنے والی نسلوں کو علم فراہم کرنے کے لیے تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور تمام اساتذہ کو یوم اساتذہ پر نیک خواہشات کی بنیاد مضبوط کریں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

مجلس شوریٰ نے آسام واڈیشہ سیلاب میں ریلیف ورک کو امارتِ شرعیہ کی ایک مثالی خدمت قرار دیا

مصیبت کی اس گھڑی میں امارت شرعیہ کی امدادی ٹیموں نے منظم اور منصوبہ بند طریقے سے کئی دنوں تک راحت رسانی اور بازآبادکاری کا کام کیا، جس سے متاثر لوگوں نے بڑی حد تک راحت کی سانس لی

(پریس ریلیز: پھلواری شریف) امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی مجلس شوریٰ میں امیر شریعت، مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے فرمایا کہ حالیہ دنوں میں آئے آسام واڈیشہ کے تباہ کن سیلاب نے سبھوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، مصیبت کی اس گھڑی میں امارتِ شرعیہ کی امدادی ٹیموں نے منظم اور منصوبہ بند طریقے سے کئی دنوں تک راحت رسانی اور بازآبادکاری کا کام کیا، جس سے متاثر لوگوں نے بڑی حد تک راحت کی سانس لی، اس ریلیف ورک کو ارکانِ شوریٰ نے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کو ایک تاریخ ساز اور مثالی خدمت قرار دیا، امارتِ شرعیہ کی یہ میٹنگ 3/ستمبر کو حضرت امیر شریعت مدظلہ العالی کی صدارت میں زوم ایپ پر منعقد ہوئی، جس میں 70/ سے زیادہ ممبرانِ شوریٰ نے شرکت کی اور زیرِ بحث ایجنڈوں پر اپنی رائے پیش کیں، چنانچہ ریاستِ جھارکھنڈ میں امارتِ شرعیہ کے متعدد وفود نے ایس آئی آر (SIR) مہم میں جو کارنامے انجام دیے اور مختلف مواضعات میں ہیلپ ڈیسک تشکیل دی، اس کی تفصیلات بھی سامنے آئیں، مجلس میں دینی مدارس کو درپیش چیلنجز اور اس کے تدارک کے لیے عملی اقدامات کے خاکے بھی بنائے گئے، اس وقت ملک میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کا فقدان ہوتا جا رہا ہے، اس لیے موجودہ حالات میں سیرتِ رسول کو عام کرنے کے لیے عملی تحریک کی ضرورت ہے، تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات اور سیرت و کردار سے عام لوگ واقف ہوسکیں، مجلس شوریٰ میں تمہیدی گفتگو کرتے ہوئے ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ کچھ اہم ایشوز سے ارکانِ شوریٰ کو واقف کرانے کے لیے زوم ایپ پر یہ میٹنگ رکھی گئی ہے، ان شاء اللہ اپنے وقت پر آف لائن میٹنگ ہوگی، جس میں دوسرے مسائل وامور پر بھی تبادلۂ خیال کیا جائے گا، ناظم صاحب نے زیرِ بحث ایجنڈوں کا خلاصہ بھی پیش کیا، انہوں نے سیرت کے حوالہ سے کہا کہ سیرت کے پیغام کو سوشل میڈیا پر خوب شیئر کیا جائے تاکہ لوگ اس سے مستفیض ہوسکیں، مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی صدر قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء نے کہا کہ سیرت کا پروگرام ہر مسجد میں رکھا جائے، لوگوں کو سیرت کی کتابیں پڑھنے اور حضور کی سنت کو زندگی میں عملی طور پر برتنے کی تلقین کی جائے، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ نے سیرت کے پروگرام کو ضلع سے بلاک کی سطح تک چلانے پر زور دیا، مولانا پروفیسر شکیل احمد قاسمی نے مدارسِ اسلامیہ کے تعلق سے کہا کہ یہ مدارس دستورِ ہند کی دفعات 29/ اور 30 کے تحت قائم ہیں، اگر ہم لوگوں نے حکومت کے بنائے ہوئے اصول وضوابط اور اس کے معیارات کو تسلیم کرلیا، تو آہستہ آہستہ ادارہ اپنی افادیت کھودے گا اور ہمارے لیے ان کے معیارات پر پورا اترنا مشکل ہوجائے گا۔ اگر امارت شرعیہ اس سیلاب کو روکنے کے لیے کوئی مضبوط قدم اٹھائے، تو اس سے مدارس کی حفاظت ہوسکتی ہے، مولانا غلام صمدانی صاحب (اڈیشہ) نے کہا کہ مسلمانوں کے چھوٹے اور معصوم بچے اپنے وطن سے دور کسی دوسرے صوبے میں تعلیم کے لیے سفر کرتے ہیں، جنہیں دورانِ سفر پولیس کے عتاب کا شکار ہونا پڑتا ہے، اس کے لیے ہم لوگوں کو سوچنا چاہیے، اس پر ناظم صاحب نے کہا کہ حضرت امیر شریعت مدظلہ کی طرف سے مستقل اخبارات میں ہدایات دی جاتی ہیں کہ چھوٹے بچے اپنے علاقہ کے ہی کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں اور باہر تعلیم کے لئے جانے سے گریز کریں، مولانا مفتی انور قاسمی قاضیِ شریعت رانچی نے کہا کہ جھارکھنڈ میں امارتِ شرعیہ نے ایس آئی آر کے تعلق سے مثالی خدمت انجام دی، اگر اس کو دستاویزی شکل دے دی جائے تو آنے والی نسلوں کے لیے سود مند ہوگا۔ انہوں نے مدارس کے تعلق سے کہا کہ وہاں کے اکثر مدارس جھارکھنڈ اکیڈمک کونسل کے تحت کام کر رہے ہیں اس سے بڑی دشواری پیدا ہو رہی ہے، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظمِ امارتِ شرعیہ نے سیرت کی کتابوں کو مستقل مطالعہ میں رکھنے کی ضرورت بتلائی، مفتی احتکام الحق قاسمی، قائم مقام مفتی امارت شرعیہ نے حضور کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے مختصر ویڈیوز بنا کر عام کرنے کی ضرورت بتلائی، مولانا ابوالکلام شمسی قاسمی، سابق پرنسپل مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ نے کہا کہ امارتِ شرعیہ کی کارکردگی رپورٹیں قابلِ ستائش ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ حکومت ملحقہ مدارس کی آڑ میں آزاد مدارس پر بھی شکنجہ کسنا چاہتی ہے، یوپی اور آسام کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں، ہم سب کو فکرمندی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے، مولانا محمد صالحین ندوی رحمانی نے کہا کہ سیرتِ رسول کو عام کرنے کے لیے مدارس کے ساتھ اسکول میں بھی سیرت کا پروگرام رکھا جائے، مولانا محمد شفیق قاسمی امام ناخدا مسجد کلکتہ نے اسکول کے ہاسٹلوں میں بچوں کے درمیان سیرت کوئز کے پروگرام رکھنے اور انعامات دینے کی تجویز رکھی، جناب جاوید اقبال ایڈوکیٹ نے دستورِ ہند کی بنیادی دفعات کو مدارس کے نصابِ تعلیم میں شامل کرنے کی ضرورت بتلائی۔

رکن پارلیمان شوبھا بچھاؤ کا فون ہیک

جان پہچان والوں سے پیسے مانگے گئے

خاتون لیڈر کے فون سے کئی لوگوں کو میسج بھیجا گیا کہ "برائے مہربانی میرے اکاؤنٹ میں ۶۲/ ہزار روپے ڈال دیں ۲/ گھنٹوں میں لوٹا دوں گی۔" عموماً عام آدمی سائبر فراڈ کا شکار ہوتے ہیں لیکن اس بار دھوکہ بازوں نے رکن پارلیمان تک کو نہیں چھوڑا۔ دھولیہ مالیگاؤں سے کانگریس کی رکن پارلیمان ڈاکٹر شوبھا بچھاؤ کا موبائل فون کسی نے ہیک کرلیا ان کے نام سے ان کے قریبی افراد سے پیسوں کا مطالبہ کیا۔ یہ بات شوبھا بچھاؤ کے علم میں آئی تو انہوں پولیس میں شکایت درج کروائی۔ اطلاع کے مطابق کانگریس رکن پارلیمان شوبھا بچھاؤ کے واٹس ایپ نمبر سے کئی لوگوں کو پیغام بھیجا گیا کہ "برائے مہربانی میرے اکاؤنٹ میں ۶۲/ ہزار روپے جمع کریں، میں دو گھنٹے میں واپس کردوں گی۔" کچھ لوگوں نے اس میسج پر یقین بھی کرلیا لیکن بچھاؤ کو جاننے والے کچھ لوگوں کو اس پر شبہ ہوا اور انہوں نے براہ راست انہیں فون کرکے اس تعلق سے سوال کیا۔ تب جا کر رکن پارلیمان کو معلوم ہوا کہ ان کے فون کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ وقت ضائع کئے بغیر شوبھا بچھاؤ نے سائبر پولیس کو اس بارے میں مطلع کیا۔ شکایت ملنے کے بعد سائبر پولیس نے فوری طور پر تحقیقات شروع کردی۔ کچھ کوششوں کے بعد سائبر پولیس ڈاکٹر شوبھا بچھاؤ کے موبائل کو دوبارہ شروع کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق شوبھا بچھاؤ کا فون ان کے پی اے کے پاس تھا۔ ان کے نمبر پر ایک فون آیا جسے ان کے پی اے نے اٹھایا۔ فون کرنے والے نے کہا "آپ کا ایک کوریئر آیا ہے، مگر پتہ نہیں مل رہا ہے۔ آپ کے نمبر پر ایک لنک بھیجا ہے اسے کھول کر دیکھئے۔" پی اے نے جیسے ہی لنک اوپن کیا ویسے ہی شوبھا بچھاؤ کا فون ہیک ہوگیا۔ شوبھا بچھاؤ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کوریئر، بینک، سرکاری اداروں اور دیگر ناموں سے آنے والے فون اٹھاتے وقت ہوشیار رہیں اور کسی بھی لنک پر کلنک نہ کریں۔ نیز جان پہچان والوں کے نام سے کوئی مشتبہ میسج آئے تو پہلے انہیں فون کرکے تصدیق کرلیں۔

ہندوستان کے ساتھ تجارتی مشن سے

نیوساؤتھ ویلز کیلئے سرمایہ کاری اور کاروبار کے نئے مواقع

نئی دہلی: آسٹریلیا کی ریاست نیوساؤتھ ویلز کے پہلے سرکاری تجارتی مشن نے بھارت کے ساتھ تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، تعلیم اور سیاحت کے شعبوں میں تعاون کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ نیوساؤتھ ویلز کے پریمیئر کرس منز اور خزانچی ڈینیئل موکی نے چار روزہ دورے کے دوران نئی دہلی اور ممبئی میں بھارتی حکومت اور کاروباری شعبے کے اعلیٰ نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔ دونوں ممالک کے درمیان اہم معدنیات، ٹیکنالوجی، انفراسٹرکچر، جدید مینوفیکچرنگ، تعلیم، سیاحت اور تخلیقی صنعتوں میں تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ نیوساؤتھ ویلز اور بھارت کے درمیان دوطرفہ اشیائی تجارت کی مالیت پہلے ہی تقریباً 7 ارب آسٹریلوی ڈالر سالانہ ہے، تاہم دونوں فریق اسے مزید بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ دورے کے دوران نیوساؤتھ ویلز اور مہاراشٹر کے درمیان سسٹر اسٹیٹ شراکت داری کی تجدید کی گئی اور تجارت وسرمایہ کاری بڑھانے کے لیے 90 دن میں مشترکہ ایکشن پلان تیار کرنے پر اتفاق ہوا۔ ٹریفک ٹیکنالوجی کمپنی SCATS اور ایچ سی ایل ٹیک کے درمیان مصنوعی ذہانت کے استعمال سے بھارت میں ٹریفک ٹیکنالوجی کے دائرہ کار کو بڑھانے کے امکانات پر بھی نئی شراکت داری سامنے آئی۔ وفد نے ٹاٹا، مہندرا اور جے ایس ڈبلیو سمیت بڑی بھارتی کمپنیوں سے نیوساؤتھ ویلز میں سرمایہ کاری اور کاروباری توسیع پر بات چیت کی۔ بھارت کی بڑھتی ہوئی مینوفیکچرنگ ضروریات کے پیش نظر اہم معدنیات کی فراہمی میں تعاون بھی مذاکرات کا اہم حصہ رہا۔ بھارت اور سڈنی کے درمیان مزید براہ راست پروازیں شروع کرنے کے امکانات پر ایئر انڈیا کے ساتھ بات چیت ہوئی، جبکہ تعلیمی تعاون کے تحت ویسٹرن سڈنی یونیورسٹی کے گریٹر نوئیڈا کیمپس اور بھارتی اداروں کے ساتھ تحقیق اور اعلیٰ تعلیم میں شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا گیا۔ بھارتی فلم انڈسٹری کے ساتھ تعاون بڑھانے کے تحت فلم Heyy Babyy 2 کی شوٹنگ بھی نیوساؤتھ ویلز میں کیے جانے کا اعلان کیا گیا۔ دورے کے دوران پریمیئر کرس منز اور ڈینیئل موکی نے مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل، گجرات کے وزیراعلیٰ بھوپیندر پٹیل اور مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس سمیت متعدد بھارتی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں۔ کرس منز نے کہا کہ بھارت اور نیوساؤتھ ویلز کے تعلقات ابھی اپنی حقیقی صلاحیت کے ابتدائی مرحلے میں ہیں اور اہم معدنیات، ٹیکنالوجی، تعلیم اور سیاحت میں تعاون بڑھانے کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے نیوساؤتھ ویلز میں مقیم دو لاکھ سے زیادہ بھارتی نژاد افراد کو دونوں ملکوں کے درمیان ایک اہم پل قرار دیا۔

آسام اسمبلی انتخاب سے قبل

نقشے کی درست نمائندگی کیلئے ہندوستان نے اقوامِ متحدہ میں ووٹ دیا

اقوامِ متحدہ: ہندوستان نے اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں دنیا کے نقشے کی اصلاح اور براعظمی زمینی خطوں کی زیادہ درست نمائندگی کو فروغ دینے سے متعلق قرارداد کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ 193 رکنی اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے جمعہ کو "نقشہ درست کریں: عالمی نقشہ نگاری میں توازن اور دنیا کے خطوں، بالخصوص افریقہ، کی مساوی نمائندگی کو فروغ دینا" کے عنوان سے قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کرلی۔ ٹوگو کی جانب سے پیش کی گئی اس قرارداد کے حق میں 164 ممالک نے ووٹ دیا، جبکہ ایسٹونیا، جارجیا، لتھوانیا، مالدووا، سربیا اور یوکرین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ صرف امریکہ نے قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ 16 ویں صدی میں بحری سفر اور سمت کا تعین کرنے کے مقصد سے تیار کیا گیا مرکیٹر پروجیکشن آج بھی تعلیمی، میڈیا، ڈیجیٹل اور سرکاری مواد میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے، حالانکہ اس میں خطِ استوا سے شمال اور جنوب کی جانب موجود زمینی خطوں کے حجم میں نمایاں تحریف دکھائی دیتی ہے۔ قرارداد میں اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا کہ اس تحریف کے باعث افریقہ، لاطینی امریکہ اور جنوبی ایشیا کا حجم حقیقت کے مقابلے میں کم دکھائی دیتا ہے اور دنیا کے بارے میں ایک غیر متوازن تصور کو تقویت ملتی ہے۔ جنرل اسمبلی میں ووٹ کی وضاحت کرتے ہوئے اقوامِ متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن کے فرسٹ سکریٹری رگھوپوری نے کہا کہ ہندوستان قرارداد کے اس مقصد کا خیر مقدم کرتا ہے، جس کا مقصد زیادہ درست اور نمائندہ نقشہ نگاری کے طریقوں کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم سمجھتے ہیں کہ نقشے اس بات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ معاشرے جغرافیہ اور اپنے اردگرد کی دنیا کے نسبتی حجم کو کس طرح سمجھتے ہیں۔" تاہم ہندوستان نے قرارداد کے دائرۂ کار کے حوالے سے اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا کہ اس قرارداد کو Equal Area نقشوں کے زیادہ وسیع استعمال اور ان پر غور کی حمایت کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، نہ کہ Equal Earth یا کسی دوسرے مخصوص نقشہ نگاری کے طریقے کی توثیق کے طور پر۔ تاہم، آپ کی سرخی میں "آسام اسمبلی انتخابات" کا جو ذکر ہے، وہ درست نہیں ہے۔ اس بین الاقوامی قرارداد کا تعلق صرف عالمی نقشہ نگاری، تاریخی تعصبات کے خاتمے اور بالخصوص براعظم افریقہ کے زمینی حجم کی درست ترین نمائندگی سے ہے۔ اس کا آسام یا ہندوستان کے کسی بھی مقامی ریاست کے انتخابات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بھارت ایشیا میں استحکام کا اہم عنصر اور چین کے غلبے کا مؤثر توازن

بلجیم کے وزیر دفاع وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور کے اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ بھارت کے دورے پر آئے تھے

نئی دہلی: بلجیم کے وزیر دفاع و خارجہ تجارت تھیوفرانکن نے بھارت کو جنوبی ایشیا اور بحر ہند میں استحکام پیدا کرنے والی اہم طاقت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایک مضبوط بھارت ایشیا میں چین کے بڑھتے غلبے کے مقابل مؤثر توازن قائم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ فرانکن نے کہا کہ بھارت اپنی دفاعی صنعتی صلاحیت کو تیزی سے وسعت دینا چاہتا ہے اور اس پیش رفت میں بلجیم کا براہ راست سکیورٹی مفاد بھی وابستہ ہے۔ ان کے مطابق بحر ہند بلجیم اور یورپ کی معیشت کے لیے ایک اہم تجارتی راستہ ہے، اس لیے خطے میں ایک مضبوط اور مستحکم بھارت وسیع تر تزویراتی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مضبوط بھارت نہ صرف ایشیا میں طاقت کے زیادہ متوازن نظام میں کردار ادا کرسکتا ہے بلکہ روس یوکرین جنگ کے پرامن حل کی کوششوں میں بھی مفید کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بلجیم کے وزیر دفاع وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور کے اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ بھارت کے دورے پر آئے تھے۔ اس دوران انہوں نے بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان دفاعی وصنعتی تعاون کا جائزہ لیا۔ بھارت اور بلجیم نے دفاع، تجارت، اہم معدنیات، سیمی کنڈکٹرز اور دیگر شعبوں میں تعاون مزید مضبوط بنانے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ فرانکن نے بھارت کی دفاعی صنعت کے حجم کو بلجیم کی کمپنیوں کے لیے ایک بڑا اقتصادی موقع قرار دیا۔ انہوں نے زوراور لائٹ ٹینک، ارجن ٹینک، 70 ملی میٹر راکٹس اور بھارت میں رائفلوں کی تیاری سمیت مختلف منصوبوں میں بلجیم کی کمپنیوں کے موجودہ یا ممکنہ کردار کا ذکر کیا۔ بحری سلامتی کو بھی دونوں ممالک کے دفاعی تعاون کا اہم شعبہ قرار دیا گیا ہے۔ فرانکن کے مطابق بھارت اپنی بیرونی تجارت کے لیے سمندری راستوں پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، جس کے باعث بارودی سرنگوں سے نمٹنے، زیر آب ڈرونز اور جدید بحری ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ دونوں ممالک نے دفاعی تعاون کو مزید ادارہ جاتی شکل دینے کے لیے تربیت، فوجی تبادلوں اور دفاعی صنعتوں کے درمیان شراکت داری بڑھانے پر بھی اتفاق کیا ہے، جبکہ بلجیم نے نئی دہلی میں مستقل دفاعی اتاشی بھی مقرر کیا ہے۔

بھارت اور پولینڈ کو ۱۰/ بلین

امریکی ڈالر کی باہمی تجارت تک پہنچنے کا یقین

وارسا: پولینڈ کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ روڈ سلا سکورسکینے جمعہ (مقامی وقت) کو اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ہندوستان اور پولینڈ جلد ہی 10 بلین ڈالر کے باہمی تجارتی ہدف کو حاصل کرلیں گے، یہ کہتے ہوئے کہ دونوں ممالک اپنی سیاسی اور اقتصادی صلاحیت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے خواہاں ہیں۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ مشترکہ پریس بریفنگ کے دوران بات کرتے ہوئے، جو پولینڈ کے سرکاری دورے پر ہیں، سکورسکی نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت گزشتہ سال 3.6 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی اور اقتصادی تعلقات کو مزید وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ پولینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ "ہم اپنی دوطرفہ تجارت کو بڑھانے کے خواہاں ہیں، جو گزشتہ سال 3.6 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے ممالک کی طرف سے تجارت کو 10 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کا جو ہدف مقرر کیا گیا ہے وہ جلد ہی حاصل کرلیا جائے گا۔ سکورسکی نے کہا کہ پولینڈ اور ہندوستان کو اپنے دیرینہ دوستانہ تعلقات کو وسیع تر اقتصادی تعاون میں تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، بشمول تجارت، مشترکہ سرمایہ کاری، دفاعی اور ٹیکنالوجی شراکت داری۔ انہوں نے کہا، "ہمارے دوستانہ تعلقات پولینڈ اور ہندوستان دونوں کے لیے ٹھوس فائدے لے سکتے ہیں۔ ہمیں مل کر تجارت، مشترکہ سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ دفاع اور ٹیکنالوجی کے منصوبوں میں ایک اعلیٰ گیئر میں منتقل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔" پولینڈ کے وزیر خارجہ نے دفاع اور نئی ٹیکنالوجیز، خاص طور پر خلائی سیکٹر پر روشنی ڈالی۔ سکورسکی نے مزید کہا کہ "ہم اپنی دفاعی صنعتوں اور خلائی شعبے سمیت نئی ٹیکنالوجیز کے درمیان تعاون میں خاص صلاحیت دیکھتے ہیں۔ انہوں نے دوطرفہ اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانے میں دونوں ممالک کی کمپنیوں کے کردار کا بھی خیرمقدم کیا اور بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کے تاریخی Axiom مشن 4 کا حوالہ دیا، جس نے پولش خلاباز اور ہندوستانی خلاباز شوبھانشو شکلا کو اکٹھا کیا۔ انہوں نے کہا مجھے پولش کمپنیوں کے بارے میں گرمجوشی سے الفاظ سن کر خوشی ہوئی۔ ہمارے تعاون کی بنیاد پولش اور ہندوستانی کمپنیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کے لیے تاریخی Ax-4 مشن کا تجربہ ہوگا۔

ہند-جاپان کی فضائی مشق 'ویر گارجین 2026' جودھپور میں 9 ستمبر سے

نئی دہلی: جیسے ہی نئی دہلی اور ٹوکیو دفاعی شعبے میں اپنے تعلقات کو مضبوط بنا رہے ہیں، ایک جاپانی سیلف ڈیفنس فورس کا دستہ جودھپور میں مشق ویر گارجین 2026 سے پہلے نیچے اترا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، ہندوستانی ایئر فورس نے کہا کہ جودھپور ایئر فورس اسٹیشن پر مشق کے دوسرے ایڈیشن کے لیے جاپانی دستے کی آمد کے موقع پر دو ایئر کرافٹ نے ٹچ ڈاؤن کیا۔ یہ مشق انٹرآپریبلٹی، آپریشنل ہم آہنگی اور باہمی افہام وتفہیم میں مزید اضافہ کرے گی، جو ہندوستان اور جاپان کے درمیان دوستی کے پائیدار بندھن کو مزید تقویت دے گی۔ یہ مشترکہ فضائی مشق جودھپور ایئر پور ایئر فورس اسٹیشن میں 9 ستمبر سے 22 ستمبر تک منعقد ہوگی۔ ایئر فورس اسٹیشن جودھپور، مشق کے دوسرے ایڈیشن کے لیے جاپانی دستے کی آمد کے موقع پر باہمی تعاون، آپریشنل ہم آہنگی اور باہمی مفاہمت کو مزید تقویت بخشے گا، جس سے ہندوستان اور جاپان کے درمیان دوستی کے پائیدار بندھنوں کو تقویت ملے گی۔ دریں اثنا، جاپان کی ایئر سیلف ڈیفنس فورس نے ایک پیشگی ریلیز میں کہا کہ مشق کا مقصد یونٹوں کی حکمت عملی کی مہارت کو بہتر بنانا اور دونوں فضائی افواج کے درمیان باہمی مفاہمت کو گہرا کرنا ہے۔ تربیت میں فضائی جنگی چالوں پر توجہ دی جائے گی۔ جاپان ٹوڈے نے اطلاع دی ہے کہ جے اے ایس ڈی ایف کے چیف آف اسٹاف تاکی ہیرو موریتا نے کہا کہ یہ مشق تعلقات کو مزید مضبوط کرے گی۔ یہ باہمی افہام وتفہیم اور اعتماد کے رشتے کو مزید گہرا کرنے کا بہترین موقع ہوگا۔

بھارتی خلائی شعبہ نجی صنعت سے بڑی سرگرمی کا مشاہدہ کر رہا ہے

نئی دہلی: ہندوستانی خلائی شعبہ "بڑی سرگرمی" کا مشاہدہ کر رہا ہے کیونکہ نجی صنعت مواصلات، انٹیلی جنس، نگرانی اور جاسوسی اور دیگر ڈومینز میں اپنی شراکت کو بڑھا رہی ہے، جب کہ ہندوستان کا مقصد عالمی خلائی معیشت میں اپنا حصہ نمایاں طور پر بڑھانا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل اے کے بھٹ (ریٹائرڈ)، ڈائریکٹر جنرل، انڈین اسپیس ایسوسی ایشن نے ایک انٹرویو میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہلہذا، وہاں بہت بڑی سرگرمی ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر اب تمام ڈومینز میں خدمات فراہم کرنے کے لیے حصہ لے رہا ہے، چاہے وہ کمیونیکیشن ہو، آئی ایس آر ہو، اور مستقبل میں، شاید پوزیشننگ، نیویگیشن، اور ٹائمنگ۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی نجی صنعت نے پہلے ہی اہم کامیابیاں درج کی ہیں، جس میں نجی خلائی کمپنی اسکائی روٹ کی جانب سے راکٹ کا کامیاب لانچ بھی شامل ہے۔ بھٹ نے کہا، ان میں سب سے اہم ایک راکٹ کے ذریعے، اسکائی روٹ نامی ایک نجی کمپنی کے ذریعے کامیاب لانچ ہے۔ اب پانچ سے چھ کمپنیاں ہیں جنہوں نے اپنے سیٹلائٹ لانچ کیے ہیں۔ بھٹ نے کہا کہ پرائیویٹ اسٹارٹ اپس اور کمپنیوں کو سیٹلائٹ پر مبنی خدمات کے ٹھیکے بھی دیے گئے ہیں، بشمول مسلح افواج کے لیے نگرانی، جبکہ 12 ارتھ آبزرویشن (ای او) سیٹلائٹس کے لیے ایک اور معاہدہ دیا گیا ہے۔ خلائی معیشت پر، بھٹ نے کہا کہ ہندوستان اس وقت عالمی خلائی معیشت کا تقریباً 2-2.5 فیصد ہے، جس کا تخمینہ تقریباً 5.8 بلین امریکی ڈالر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک اگلے 8-10 سالوں میں اپنا حصہ بڑھا کر 8-10 فیصد کرنے کا خواہاں ہے، جس سے خلائی معیشت کو تقریباً 44 بلین امریکی ڈالر تک لے جایا جائے گا۔

بھارت اور فرانس کی دفاعی شراکت داری

عالمی طاقت کے توازن میں اہم ستون بن رہی ہے: ماہرین

نئی دہلی: بھارت اور فرانس کے درمیان تیزی سے گہری ہوتی دفاعی شراکت داری محض ہتھیاروں کی خرید وفروخت تک محدود نہیں رہی بلکہ اب یہ مشترکہ پیداوار، جدید ٹیکنالوجی، سمندری سلامتی اور اسٹریٹجک خودمختاری پر مبنی طویل مدتی تعلق میں تبدیل ہو رہی ہے۔ دونوں ممالک دفاعی صنعتوں کو مزید مربوط کرنے کے لیے مشترکہ ڈیزائن، ترقی اور پیداوار پر توجہ دے رہے ہیں۔ فرانس بھارت کا اہم یورپی سکیورٹی پارٹنر بن چکا ہے اور دونوں ممالک فضائی اور بحری دفاعی نظاموں سمیت جدید فوجی ٹیکنالوجی پر تعاون بڑھا رہے ہیں۔ اس شراکت داری میں رافیل لڑاکا طیارے اور اسکارپین آبدوزیں نمایاں مثالیں ہیں۔ اپریل 2025 میں بھارت اور فرانس نے بھارتی بحریہ کے لیے 26 رافیل میرین طیاروں کے تقریباً 7.4 ارب ڈالر کے معاہدے پر بھی دستخط کیے، جس نے دونوں ممالک کے دفاعی تعلقات کو مزید مضبوط کیا۔ بھارت اور فرانس کی قربت کی ایک اہم وجہ دونوں ممالک کا اسٹریٹجک خودمختاری پر زور دینا بھی ہے۔ نئی دہلی اپنی دفاعی ضروریات کے لیے کسی ایک طاقت پر انحصار نہیں کرنا چاہتا، جبکہ پیرس بھی عالمی معاملات میں نسبتاً آزاد خارجہ اور دفاعی پالیسی کا حامی رہا ہے۔ دونوں ممالک بحر ہند اور وسیع تر انڈو پیسیفک خطے میں بھی مشترکہ مفادات رکھتے ہیں۔

جنتر منتر پر پولیس تشدد انتہائی تکلیف دہ، سنگین معاملہ ہے: جسٹس اجل بھویان

سپریم کورٹ کے جج نے جنتر منتر پر جین زی کے احتجاج کے دوران پولیس کی جانب سے مبینہ تشدد پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے "انتہائی تکلیف دہ" اور "سنگین معاملہ" قرار دیا ہے

سپریم کورٹ کے جج جسٹس اجل بھویان نے جنتر منتر پر جین زی کے احتجاج کے دوران پولیس کی جانب سے مبینہ تشدد پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے "انتہائی تکلیف دہ" اور "سنگین معاملہ" قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس سے متوقع غیر جانب داری اور پیشہ ورانہ طرزِ عمل ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، جبکہ قانون کی حکمرانی اور آئینی اصولوں کی پاسداری کے ذریعے ہی پولیس عوام کا اعتماد برقرار رکھ سکتی ہے۔ سپریم کورٹ کے جج جسٹس اجل بھویان نے جمعہ کو، جنتر منتر پر جین زی احتجاج میں ہوئے پولیس کے ظلم وتشدد پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان واقعات کو "انتہائی تکلیف دہ" اور "سنگین تشویش کا باعث" قرار دیا ہے۔ جسٹس بھویان نے یہ باتیں نئی دہلی کے وائسرائے ہال میں سابق سکریٹری (سکیورٹی) یشووردھن آزاد کی کتاب پولیسنگ دی ریپبلک (Policing the Republic) کی رونمائی کے موقع پر کہیں۔ جسٹس بھویان نے کہا "ہم سب اس وقت سخت مایوس ہوئے جب ہم نے انڈین پولیس سروس (IPS) کے نوجوان افسران کو خود جا کر مظاہرین پر تشدد کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ دیکھنا واقعی انتہائی تکلیف دہ تھا۔ پولیس افسران سے جس غیر جانبداری کی توقع کی جاتی ہے وہ کہیں نہ کہیں ختم ہوتی دکھائی دے رہی ہے اور یہ واقعی ایک سنگین معاملہ ہے۔" ان کا کہنا تھا کہ پولیس شہریوں کے حقوق کو پامال کئے بغیر، حد سے زیادہ طاقت کا استعمال کئے بغیر بھی امن وامان برقرار رکھ سکتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پولیس کو غیر جانبدارانہ اور پیشہ ورانہ انداز میں کام کرتے ہوئے، آئینی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے عوام کا اعتماد برقرار رکھنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا "اسی لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ پولیس فورس اپنا اعتبار برقرار رکھے" اور یہ صرف "آئین کی سختی سے پابندی کرنے" اور قانون کی حکمرانی کو قائم رکھنے سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کے جج نے پولیس تحویل میں تشدد اور اموات کے واقعات پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور ایسے واقعات کو مہذب معاشرے کے بدترین جرائم میں شمار کیا۔ انہوں نے پولیس اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا اور پولیس کے کام کاج میں سیاسی مداخلت کے خلاف خبردار کیا۔ اس تقریب میں کانگریس کے رکنِ پارلیمنٹ پی چدمبرم، مہاراشٹر کے سابق ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ڈی سیوانندن اور دیگر کئی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ جسٹس بھویان کے یہ تبصرے ان خبروں کے چند دن بعد سامنے آئے ہیں جب سپریم کورٹ نے نیٹ-یو جی ۲۰۲۶ء کے سوال نامے افشا ہونے کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی سے جڑے مظاہروں میں شامل طلبہ کے خلاف درج مجرمانہ مقدمات کو آئین ہند کی دفعہ ۱۴۲/ کے تحت اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے منسوخ کردیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ وہ ان نوجوان مظاہرین کے مستقبل کو مدنظر رکھ رہی ہے جنہوں نے اپنے مطالبات اٹھانے کیلئے پرامن مظاہروں میں حصہ لیا تھا۔ بینچ نے ہدایت دی کہ ۲۰/ جولائی سے ۲۵/ جولائی ۲۰۲۶ء کے

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بھارت نے بین الاقوامی ارتھ سائنس اولمپیاڈ ۲۰۲۶ء میں ۹؍ تمغے جیتے

مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے جیتنے والوں کو مبارکباد دی

نئی دہلی: ہندوستان نے 19ویں بین الاقوامی ارتھ سائنس اولمپیاڈ (IESO) 2026 میں مختلف زمروں میں چار سونے، تین چاندی اور دو کانسی سمیت نو تمغے جیت کر تاریخ رقم کی۔ بین الاقوامی ارتھ سائنس اولمپیاڈ کا انعقاد اٹلی میں 20 سے 27 اگست تک کیا گیا جس میں 39 ممالک کے طلباء نے حصہ لیا۔ مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے 19ویں بین الاقوامی ارتھ سائنس اولمپیاڈ 2026 کے ہندوستانی فاتحین کو مبارکباد پیش کی اور عالمی مقابلے میں ان کی مضبوط کارکردگی کے لئے طلباء کو مبارکباد دی۔ ارتھ سائنسز کی وزارت کے مطابق ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے طلباء میں سائنسی تجسس کو فروغ دینے اور مواقع پیدا کرنے پر حکومت کی توجہ کا اعادہ کیا۔ انہوں نے نوجوانوں میں سائنسی مزاج کو فروغ دینے کے لیے طلباء پر مرکوز آؤٹ ریچ پروگراموں کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ قومی امتحان میں 17,800 طلباء نے شرکت کی۔ ہندوستانی ٹیم کی شرکت نے قومی سطح کے ایک منظم انتخاب اور تربیتی عمل کی پیروی کی جہاں ارتھ سائنسز کی وزارت کی رسائی اور بیداری کی پہل نے ملک گیر ارتھ سائنس اولمپیاڈ امتحان کا انعقاد کیا۔ تقریباً 17,800 طلباء نے 500 مراکز میں قومی سطح کے امتحان میں شرکت کی۔ امتحان کے بعد، سب سے اوپر 25 اداکاروں کو ایک انتہائی تربیتی پروگرام کے لیے شارٹ لسٹ کیا گیا۔ منتخب طلباء نے جون 2026 میں ایم ایس یونیورسٹی، وڈودرا، گجرات میں تین ہفتے کا تربیتی کیمپ لگایا۔ وزارت نے کہا کہ یہ کیمپ ملک کے مختلف علاقوں میں تربیتی مقامات کو گھومنے کی کوشش کے ایک حصے کے طور پر منعقد کیا گیا تھا۔ قومی تربیتی پروگرام کا مقصد شارٹ لسٹ کیے گئے طلباء کو بین الاقوامی مقابلے کے لیے تیار کرنا اور توجہ مرکوز تعلیمی اور عملی نمائش کے ذریعے ارتھ سائنسز کے بارے میں ان کی سمجھ کو مضبوط کرنا تھا۔ وزارت نے کہا کہ بین الاقوامی ارتھ سائنس اولمپیاڈ 2026 میں ہندوستانی دستے کی کامیابی اسکول کے طلباء میں سائنسی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور انہیں بین الاقوامی سطح پر مقابلہ کرنے کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرنے پر ملک کی بڑھتی ہوئی توجہ کی عکاسی کرتی ہے۔ 2026 کے ایڈیشن سے نو میڈل حاصل کرنا بین الاقوامی ارتھ سائنس اولمپیاڈ میں ہندوستان کے لیے ایک اہم کامیابی کی نشاندہی کرتا ہے اور عالمی سطح پر ملک کے نوجوان سائنس کے شوقینوں کی کارکردگی کو نمایاں کرتا ہے۔

جوش پہلے کی طرح برقرار، دلیپ ٹرافی فائنل سے

عین قبل ایشان کشن نے کی محمد شامی کی بھرپور تعریف

محمد شامی نے ہندوستان کی طرف سے اپنا آخری میچ 'چیمپئنز ٹرافی 2025' کے فائنل میں نیوزی لینڈ کے خلاف دبئی میں کھیلا تھا۔ اس کے بعد وہ چوٹ کے سبب ٹیم سے باہر ہوئے، تب سے انھیں واپسی کا موقع نہیں ملا ہے۔ ایسٹ زون کے کپتان ایشان کشن نے ہفتہ کے روز اپنے ایک بیان میں کہا کہ تیز گیند باز محمد شامی کے اندر اب بھی پہلے کی طرح جوش برقرار ہے اور وہ ہندوستانی ٹیم میں واپسی کے لیے پُرعزم نظر آتے ہیں۔ دراصل شامی جب دلیپ ٹرافی کا فائنل میچ کھیلیں گے، تو یہ ان کا 100واں فرسٹ کلاس میچ ہوگا۔ اس موقع پر انھیں ٹیم کی جانب سے ایک اسپیشل جرسی بھی دی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شامی نے سنٹرل زون کے خلاف سیمی فائنل میں 5 وکٹیں لے کر ایسٹ زون کو 13 سال بعد دلیپ ٹرافی کے فائنل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ فائنل میں اس کا مقابلہ اتوار سے ساؤتھ زون سے ہوگا۔ اس فائنل سے قبل ایشان نے کہا کہ "مجھے لگتا ہے شامی بہترین کھلاڑیوں میں سے ایک ہیں۔ وہ اس کھیل کے عظیم کھلاڑی ہیں۔ جب سے انہوں نے بنگال کے لیے کھیلنا شروع کیا ہے، تب سے ان کی کارکردگی شاندار رہی ہے۔ وہ مسلسل وکٹیں لیتے رہے ہیں۔ وہ اپنا سب کچھ جھونک دیتے ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ شامی نے ہندوستانی ٹیم کی طرف سے بھی بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ عمر تو صرف ایک نمبر ہے۔ اگر وہ سخت محنت کر رہے ہیں تو عمر کوئی معنی نہیں رکھتی۔ میں شامی بھائی کے اندر وہ لگن دیکھتا ہوں۔ وہ بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور ٹیم میں ان کے ہونے سے ہمیں اعتماد ملتا ہے۔ شامی اس وقت 36 سال کے ہیں اور ان کا کیریئر اختتام کی جانب ہے، لیکن ایشان نے کہا کہ وہ کچھ اضافی اوورز کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شامی بھائی نے وکٹ لینے کے لیے اضافی اوورز مانگے تھے۔ کپتان کے طور پر مجھے ان کا یہ رویہ بہت اچھا لگا۔ اس سے کپتان کا اعتماد بھی بڑھتا ہے۔ ان کے اندر اب بھی ہندوستانی ٹیم کی طرف سے کھیلنے کی لگن ہے۔ وہ ایک بار پھر ہندوستانی ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ محمد شامی نے ہندوستان کی طرف سے اپنا آخری میچ 'چیمپئنز ٹرافی 2025' کے فائنل میں نیوزی لینڈ کے خلاف دبئی میں کھیلا تھا۔ اس کے بعد وہ چوٹ کے سبب ٹیم سے باہر ہوئے، لیکن فٹ ہونے کے بعد بھی انھیں ٹیم میں واپسی کا موقع نہیں مل پایا ہے۔ حالانکہ کئی کھلاڑی ان کی تعریف کرتے نظر آئے ہیں۔ ساؤتھ زون کے کپتان تلک ورما نے بھی شامی کی جم کر تعریف کی، لیکن ساتھ ہی کہا کہ ان کی ٹیم اس چالاک تیز گیند باز کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہے۔ تلک نے کہا کہ "شامی بھائی کے خلاف کھیلنا ہمارے لیے ایک اچھا چیلنج ہوگا۔ ہم نے گزشتہ میچ میں دیکھا کہ کس طرح انہوں نے بلے بازوں کو پھنسا کر وکٹیں لیں۔ لیکن ہم ان کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہیں۔" دلیپ ٹرافی کے فائنل سے ٹھیک پہلے، ایسٹ زون کے کپتان ایشان کشن نے سینئر تیز گیند باز محمد شامی کے جوش اور جذبے کی کھل کر تعریف کی ہے۔ ایشان کشن نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ محمد شامی کا ہندوستانی ٹیم میں واپسی کا جوش اور بھوک اب بھی پہلے کی طرح برقرار ہے۔ عمر صرف ایک عدد ہے: ایشان کشن نے واضح کیا کہ اگر کوئی کھلاڑی سخت محنت کر رہا ہو تو عمر کوئی معنی نہیں رکھتی۔ انہوں نے شامی کی وکٹیں لینے کی بھوک کو نوجوان کھلاڑیوں کے لیے ایک مثال قرار دیا۔ ایشان کشن کے مطابق، شامی کا خود آگے بڑھ کر اضافی اوورز مانگنا اور وکٹیں حاصل کرنا کسی بھی کپتان کے حوصلے کو بڑھا دیتا ہے۔ یہ فائنل میچ محمد شامی کے فرسٹ کلاس کیریئر کا 100واں میچ بھی ہے، جس کے لیے انہیں خصوصی طور پر معزز بھی کیا گیا ہے۔ محمد شامی نے سیمی فائنل میچ میں سنٹرل زون کے خلاف 5 وکٹیں حاصل کر کے ایسٹ زون کو فائنل میں پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

افغانستان سیریز میں شکست کا خوف لاحق، اس لیے نوجوان کھلاڑیوں کو موقع نہیں دیا گیا

شری کانت نے کہا کہ 'افغانستان جیسی ٹیموں کے خلاف نوجوان کھلاڑیوں کو آزمایا جانا چاہیے تھا۔ ہار کے خوف سے طاقتور ٹیم منتخب کی گئی ہے

شری کانت نے کہا کہ "افغانستان جیسی ٹیموں کے خلاف نوجوان کھلاڑیوں کو آزمایا جانا چاہیے تھا۔ ہار کے خوف سے طاقتور ٹیم منتخب کی گئی ہے۔ آئرلینڈ۔ انگلینڈ میں شکست کے بعد یہ ایک مایوس کن قدم جیسا لگتا ہے" ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور چیف سلیکٹر رہے کرشماچاری شری کانت کا ماننا ہے کہ افغانستان کے خلاف ہونے والی ٹی-20 سیریز کا استعمال ہندوستان کے نوجوان کھلاڑیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے کیا جانا چاہیے تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ حال میں ملی شکست کی وجہ سے سلیکٹرز نے افغانستان سیریز میں ٹیم کے ساتھ تجربات نہیں کیے۔ شری کانت نے اپنے 'یوٹیوب چینل' پر کہا کہ "آئرلینڈ اور انگلینڈ میں سیریز ہارنے کے بعد سلیکٹرز نے کوئی رسک نہ لینے کا فیصلہ کیا اور افغانستان کے خلاف ایک مضبوط ٹیم منتخب کی۔ وہ پوری طاقت لگا رہے ہیں، لیکن یہ ایک غلطی ہے۔ افغانستان جیسی ٹیموں کے خلاف آپ کو نوجوان کھلاڑیوں کو آزمانا چاہیے تھا۔ ہار کے خوف سے طاقتور ٹیم منتخب کی گئی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "آئرلینڈ اور انگلینڈ میں شکست کے بعد یہ ایک مایوس کن قدم جیسا لگتا ہے۔ یہ ٹیم تقریباً ویسی ہی ہے جیسی انہوں نے انگلینڈ کے لیے منتخب کی تھی۔ واضح رہے کہ ہندوستان کو شریئس ایئر کی کپتانی میں حال ہی میں آئرلینڈ اور انگلینڈ کے خلاف کھیلے گئے تمام 6 ٹی-20 میچوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے بعد ہندوستان کی دوسری درجے کی ٹیم نے جولائی میں زمبابوے کے خلاف سیریز 3-0 سے جیتی تھی۔ افغانستان سیریز کے لیے اعلان کردہ ٹیم میں 4 زخمی کھلاڑی ہیں۔ اس پر شری کانت نے کہا کہ "صرف بنگلورو کے سینٹر آف ایکسیلنس میں ٹریننگ سے کھلاڑیوں کو مقابلے کے لیے تیار نہیں کیا جا سکتا۔ ان چاروں نے میچ فٹنس ثابت نہیں کی ہے۔ وہ کس بنیاد پر فٹنس کے دائرے میں آتے ہیں؟ صرف اس لیے کہ آپ بنگلورو کے سی او ای میں اپنی فٹنس ثابت کر دیتے ہیں، کیا آپ فٹ ہیں؟ اسی طرح ہرشت رانا انگلینڈ گئے تھے، اور پھر وہاں ان کے ساتھ کیا ہوا؟ اس لیے میچ فٹنس ضروری ہے۔" قابل ذکر ہے کہ افغانستان کے خلاف منتخب کی گئی ہندوستانی ٹیم میں جسپریت بمراہ، ہرشت رانا، نتیش کمار ریڈی اور واشنگٹن سندر کو جگہ ملی ہے، لیکن یہ کھلاڑی مکمل طور پر فٹ نہیں ہیں۔ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان 3 میچوں کی ٹی-20 سیریز 13، 15 اور 17 ستمبر کو دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں کھیلی جائے گی۔ سابق ہندوستانی کرکٹر اور چیف سلیکٹر کرشماچاری شری کانت نے افغانستان کے خلاف ستمبر 2026ء میں ہونے والی ٹی-20 سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم کے انتخاب پر کڑی تنقید کی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ بی سی سی آئی (BCCI) کو افغانستان جیسی ٹیموں کے خلاف نوجوان کھلاڑیوں کو آزمانا چاہیے تھا، لیکن ہار کے خوف سے ایک مضبوط اور سینئر ٹیم منتخب کی گئی ہے۔ شری کانت کا کہنا ہے کہ آئرلینڈ اور انگلینڈ کے خلاف حالیہ سیریز میں تمام 6 ٹی-20 میچوں میں شکست کے بعد بورڈ دباؤ میں ہے۔ اسی مایوسی اور ہار کے ڈر سے نوجوانوں کے بجائے پرانے کھلاڑیوں کو برقرار رکھا گیا ہے۔

دیوانگ گاندھی: آسٹریلیائی تیز گیند بازوں نے عالمی کیریئر پر لگا دیا بریک

بھارتی ڈومیسٹک کرکٹ میں دیوانگ گاندھی کا نام بڑے احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے

بھارتی ڈومیسٹک کرکٹ میں دیوانگ گاندھی کا نام بڑے احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ انہیں بین الاقوامی سطح پر زیادہ مواقع نہیں ملے، لیکن گھریلو کرکٹ میں انہوں نے طویل عرصے تک بنگال کی نمائندگی کی۔ دیوانگ گاندھی کی پیدائش 6 ستمبر 1971 کو گجرات میں ہوئی تھی۔ دیوانگ نے 1994/95 میں بنگال کے لیے ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنا شروع کیا۔ انہیں اکتوبر 1999 میں بین الاقوامی کرکٹ کھیلنے کا موقع ملا۔ ٹیسٹ فارمیٹ میں اچھی کارکردگی کے باوجود دیوانگ کو زیادہ مواقع نہیں ملے۔ یہی وجہ رہی کہ ان کا بین الاقوامی کیریئر انتہائی مختصر رہا، لیکن ڈومیسٹک کرکٹ میں مسلسل شاندار کارکردگی کی بدولت انہوں نے طویل عرصے تک بنگال کرکٹ کی خدمت کی۔ اگر ان کے کیریئر پر نظر ڈالیں تو گاندھی نے اکتوبر 1999 میں نیوزی لینڈ کے خلاف 3 ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں بھارت کے لیے ڈیبیو کیا تھا۔ دیوانگ اپنی ڈیبیو اننگز میں رنز نہیں بنا سکے، جس کا انہیں افسوس تھا، لیکن اگلی اننگز میں انہوں نے اس کمی کو پورا کر دیا۔ گاندھی ایک بار پھر بطور اوپنر میدان میں اترے اور صدگوپن رمیش کے ساتھ پہلی وکٹ کے لیے 137 رنز کی شراکت داری کی۔ دیوانگ نے اس اننگز میں 242 گیندوں کا سامنا کیا اور 75 رنز بنائے۔ اس سیریز کے 3 ٹیسٹ میچوں میں دیوانگ نے مجموعی طور پر 200 رنز بنائے۔ شاندار کارکردگی کی بدولت انہیں 1999-2000 کے آسٹریلیا دورے کے لیے منتخب کیا گیا۔ آسٹریلیا میں ایڈیلیڈ ٹیسٹ ان کے لیے مایوس کن ثابت ہوا۔ آسٹریلوی تیز گیند بازوں نے ان کا سخت امتحان لیا، جس میں وہ ناکام رہے اور دونوں اننگز میں فلاپ ثابت ہوئے۔ یہی ان کا آخری ٹیسٹ بھی ثابت ہوا۔ دیوانگ نے بھارت کے لیے 4 ٹیسٹ میچوں کی 7 اننگز میں 2 نصف سنچریوں کی مدد سے 204 رنز بنائے۔ ان کا بہترین اسکور 88 رنز رہا۔ وہیں، 3 ون ڈے میچوں میں دیوانگ نے 49 رنز بنائے۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں 1994 سے 2005 کے درمیان انہوں نے 95 فرسٹ کلاس میچوں میں 16 سنچریوں کی مدد سے 111,6 رنز بنائے۔ اس کے علاوہ 98 لسٹ اے میچوں میں 9 سنچریوں کی مدد سے 402,3 رنز بنائے۔ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی دیوانگ گاندھی اس شعبے میں مختلف ذمہ داریوں کے ساتھ سرگرم رہے ہیں۔ وہ بھارتی کرکٹ ٹیم کی سلیکشن کمیٹی کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ ان کا شمار ان کھلاڑیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے بین الاقوامی سطح پر مختصر مواقع ملنے کے باوجود ڈومیسٹک کرکٹ میں اپنی مضبوط شناخت قائم کی۔

بگ باس 20' کے پریمیئر میں ہوگا کچھ خاص

بھائی جان مداحوں کو دیں گے بڑا سرپرائز

ٹی وی کا سب سے مقبول اور متنازع ریئلٹی شو 'بگ باس 20' کل سے شروع ہونے جا رہا ہے۔ اس بار کا گرینڈ پریمیئر انتہائی خاص ہوگا، کیونکہ شو کے میزبان سلمان خان اپنے مداحوں کے لیے ایک شاندار پرفارمنس کا سرپرائز لے کر آ رہے ہیں۔ ٹی وی انڈسٹری کا سب سے مقبول اور متنازع ریئلٹی شو 'بگ باس' اپنے 20ویں سیزن کے ساتھ ایک بار پھر چھوٹی اسکرین پر واپسی کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ جس دن سے شو کے پریمیئر کی تاریخ سامنے آئی ہے، اسی وقت سے مداحوں میں جوش و خروش کافی بڑھ گیا ہے۔ 'بگ باس 20' کل یعنی 6 ستمبر سے شروع ہونے جا رہا ہے۔ اس بار کا سیزن ناظرین کے لیے کئی لحاظ سے انتہائی خاص ہونے والا ہے، کیونکہ خود شو کے میزبان سلمان خان مداحوں کو ایک بڑا سرپرائز دینے کی تیاری میں ہیں۔ سامنے آنے والی اطلاعات کے مطابق 'بگ باس 20' کا گرینڈ پریمیئر اس بار انتہائی شاندار ہونے والا ہے۔ شو کے میزبان سلمان خان اپنے مداحوں اور ناظرین کے لیے ایک خصوصی پرفارمنس پیش کرنے والے ہیں۔ اس دھماکے دار پرفارمنس میں بھائی جان اپنے 20 مشہور گانوں پر 20 یادگار ڈانس اسٹیپس کرتے نظر آئیں گے۔ سلمان خان کے پرانے اور سپرہٹ گانوں کی یہ جھلک ان کے مداحوں کے لیے کسی خاص تحفے سے کم نہیں ہوگی۔ پریمیئر کی اس شام کو مزید تفریحی اور یادگار بنانے کے لیے میکرز بھی کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ اگر آپ بھی اس دھماکے دار شو کو دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں تو جان لیں کہ 'بگ باس 20' کا گرینڈ پریمیئر 6 ستمبر کو ہونے جا رہا ہے۔ آپ اسے رات 9 بجے جیو ہاٹ اسٹار پر اور رات 10:30 بجے کلرز چینل پر دیکھ سکیں گے۔ شو کے نئے سیزن کو لے کر سوشل میڈیا سے لے کر عام ناظرین تک زبردست جوش و خروش دیکھا جا رہا ہے۔ 'بگ باس 20' کا گرینڈ پریمیئر 6 ستمبر 2026ء کو ہونے جا رہا ہے، اور اس سنگِ میل سیزن کو یادگار بنانے کے لیے میکرز نے کئی خاص اور دلچسپ سرپرائزز کا انتظام کیا ہے۔ سپر اسٹار سلمان خان ایک بار پھر اپنے منفرد انداز میں شو کی میزبانی کرتے نظر آئیں گے۔

ہیری پوٹر سیریز کا نیا ٹریلر جاری، جادوگروں کی نئی نسل ہاگ وارٹس پہنچ گئی

ٹریلر میں ہیری، رون اور ہرمیون کی نئی نسل کو ہاگ وارٹس پہنچتے، سارٹنگ ہیٹ کی تقریب میں شامل ہوتے اور کوئڈچ کھیلتے ہوئے دکھایا گیا ہے

ہیری پوٹر کے مداحوں کے لیے ایک بار پھر جادوئی دنیا کے دروازے کھل گئے ہیں۔ ایچ بی او نے اپنی آنے والی ٹی وی سیریز "Harry Potter and the Philosopher's Stone" کا نیا اور پہلے سے زیادہ تفصیلی ٹریلر جاری کر دیا ہے۔ ٹریلر میں ہیری، رون اور ہرمیون کی نئی نسل کو ہاگ وارٹس پہنچتے، سارٹنگ ہیٹ کی تقریب میں شامل ہوتے اور کوئڈچ کھیلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ہیری پوٹر کے مداحوں کے لیے ایک بار پھر جادوئی دنیا کے دروازے کھل گئے ہیں۔ ایچ بی او نے اپنی آنے والی ٹی وی سیریز "Harry Potter and the Philosopher's Stone" کا نیا اور پہلے سے زیادہ تفصیلی ٹریلر جاری کر دیا ہے۔ ٹریلر میں ہیری، رون اور ہرمیون کی نئی نسل کو ہاگ وارٹس پہنچتے، سارٹنگ ہیٹ کی تقریب میں شامل ہوتے اور کوئڈچ کھیلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس نئی سیریز میں Dominic McLaughlin ہیری پوٹر کا کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ Alastair Stout رون ویزلی اور Arabella Stanton ہرمیون گرینجر کے کردار میں نظر آئیں گی۔ تینوں نوجوان اداکار پہلی بار اس مشہور جادوئی دنیا کو نئی نسل کے لیے پیش کریں گے۔ ٹریلر میں تینوں کی ہاگ وارٹس کے سفر، اسکول کے راہداریوں میں ملاقات، دوستی اور مختلف جادوئی مہمات کی جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔ ٹریلر کی نمایاں جھلکیوں میں ہاگ وارٹس کی سارٹنگ سیریمنی شامل ہے۔ نئے طلبہ کو سارٹنگ ہیٹ کے ذریعے مختلف ہاؤسیز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہیری کیلئے یہ لمحہ خاص طور پر اہم دکھایا گیا ہے کیونکہ وہ اسلاتھیرین میں جانے سے خوفزدہ نظر آتا ہے اور بالآخر اسے گریفونڈور میں شامل کیا جاتا ہے۔ نئے ٹریلر میں ہیری کو پہلی مرتبہ کوئڈچ کھیلتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔ وہ گریفونڈور کی جانب سے بطور سیکر میدان میں اڑتا نظر آتا ہے، جبکہ رون اور ہرمیون اسے سپورٹ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹریلر میں ہیری کا ہیگرڈ سے ملنا، کلاس روم کے مناظر، جادوئی مخلوقات، پوشیدہ دنیا اور خطرناک حالات کی جھلکیاں بھی شامل ہیں۔ ایچ بی او کا یہ منصوبہ جے کے رولنگ کی کتابوں کی نسبتاً زیادہ تفصیلی اور وفادار ٹی وی ایڈاپشن کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ پہلے سیزن میں "Harry Potter and the Philosopher's Stone" کی کہانی کو ۸ قسطوں میں بیان کیا جائے گا۔ اصل آٹھ فلموں کی کامیابی کے بعد یہ ہیری پوٹر کی کہانی کی دوسری بڑی اسکرین ایڈاپشن ہے۔ نئی سیریز کا مقصد کتابوں کے ایسے کئی حصوں کو بھی تفصیل سے دکھانا ہے جنہیں فلموں میں محدود وقت کی وجہ سے مختصر کرنا پڑا تھا۔

عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ آریانا گرانڈے کا عوامی زندگی سے عارضی کنارہ کشی کا فیصلہ

اداکارہ آریانا گرانڈے نے اپنے ایٹرنل سن شائن ٹور کے اختتام کے ساتھ عوامی زندگی سے عارضی طور پر دور ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے منگل کی شب لندن کے اوٹو ارینا میں ٹور کے آخری کنسرٹ کے دوران مداحوں کا جذباتی انداز میں شکریہ ادا کیا

عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ اور اداکارہ آریانا گرانڈے نے اپنے ایٹرنل سن شائن ٹور کے اختتام کے ساتھ عوامی زندگی سے عارضی طور پر دور ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے منگل کی شب لندن کے اوٹو ارینا میں ٹور کے آخری کنسرٹ کے دوران مداحوں کا جذباتی انداز میں شکریہ ادا کیا۔ عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ اور اداکارہ آریانا گرانڈے نے اپنے ایٹرنل سن شائن ٹور کے اختتام کے ساتھ عوامی زندگی سے عارضی طور پر دور ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے منگل کی شب لندن کے اوٹو ارینا میں ٹور کے آخری کنسرٹ کے دوران مداحوں کا جذباتی انداز میں شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ دورہ ان کی زندگی کے خوبصورت ترین اور غیر معمولی تجربات میں سے ایک رہا ہے۔ ۳۳؍ سالہ آریانا نے لندن میں اپنی ۱۰؍ روزہ کنسرٹ سیریز کے آخری شو کے دوران کئی مواقع پر جذباتی کیفیت کا اظہار کیا۔ یہ کنسرٹ ان کے مجموعی طور پر ۴۱؍ شوز پر مشتمل ایٹرنل سن شائن ٹور کا آخری مرحلہ تھا، جس کے بعد وہ کچھ عرصے کے لیے عوامی سرگرمیوں سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ لندن کے آخری کنسرٹ میں آریانا نے مداحوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے اس دورے کو اپنی زندگی کے "سب سے خوبصورت اور غیر معمولی تجربات" میں سے ایک قرار دیا۔ گلوکارہ نے اپنے مداحوں کی جانب سے ملنے والی محبت، حمایت اور جوش و خروش پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس تجربے کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں گی۔ آریانا گرانڈے نے اگست میں واضح کیا تھا کہ عوامی زندگی سے وقفہ لینے کا فیصلہ اچانک یا کسی حالیہ واقعے کا ردعمل نہیں ہے۔ انہوں نے اس بارے میں شکاگو کے ایک کنسرٹ میں مداحوں سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ایک ایسا منصوبہ ہے جو انہوں نے کافی عرصے سے خاموشی سے اپنے ذہن میں بنا رکھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ فیصلہ ایک "سوچ سمجھ کر اور بااختیار انداز میں" کیا گیا ہے۔ آریانا نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ان کے لیے بیک وقت کئی چیزیں درست ہوسکتی ہیں؛ انہیں وقفے اور ذاتی حدود کی ضرورت ہوسکتی ہے، لیکن اس کے باوجود ان کا فن اور اپنے مداحوں کے ساتھ تعلق ان کے لیے انتہائی اہم ہے۔ آریانا کے نمائندے کے مطابق گلوکارہ ٹور کو صحت مند اور خوشگوار انداز میں مکمل کرنے کے بعد عوامی زندگی اور میڈیا کے سامنے آنے سے ایک "ضروری وقفہ" لینا چاہتی ہیں۔ ان کے نمائندے نے کہا تھا کہ آریانا کو عوامی زندگی میں مسلسل اور نہ ختم ہونے والی جانچ پڑتال کا سامنا رہا ہے، اسی لیے وہ کچھ عرصے کے لیے عوامی سرگرمیوں سے دور رہنا چاہتی ہیں۔ آریانا نے خود بھی واضح کیا تھا کہ ان کا فیصلہ سوشل میڈیا پر موجود منفی تبصروں یا کسی فوری ردعمل کا نتیجہ نہیں ہے۔ ان کے مطابق وہ اپنے کریئر سے لطف اندوز بھی ہو رہی ہیں اور ایک وقفہ بھی لے سکتی ہیں، دونوں باتیں بیک وقت درست ہوسکتی ہیں۔ آریانا کا موجودہ دورہ ان کے ۲۰۲۴ء کے البم ایٹرنل سن شائن کے گرد ترتیب دیا گیا تھا، جبکہ لندن کے شوز میں ان کے نئے البم پیٹل کے گانے بھی شامل رہے۔ ٹور کے دوران انہوں نے اپنے مقبول گانوں Thank U، Into You، Next اور 7 Rings سمیت متعدد مشہور گانے پیش کیے۔ لندن کے شوز میں مداحوں نے ان کے گانوں، ملبوسات اور میک اپ سے متاثر ہو کر خصوصی انداز بھی اپنایا، جس نے گلوکارہ کو خاص طور پر متاثر کیا۔ آخری شو میں آریانا کئی مرتبہ جذباتی ہوئیں۔ انہوں نے مداحوں کی محبت کو اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا انتہائی قیمتی حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اس دورے کی یادوں کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں گی۔ لندن میں آخری پرفارمنس کے ساتھ اریانا نے نہ صرف ایک کامیاب عالمی ٹور مکمل کیا بلکہ اپنی زندگی کے ایک نئے مرحلے کا بھی آغاز کیا ہے، جس میں وہ کچھ عرصے کے لیے عوامی نگاہوں سے دور رہیں گی۔ آریانا نے لندن میں ہونے والے اسٹیفن سونڈہائم کے میوزیکل Sunday in the Park With George کی نئی پروڈکشن سے بھی علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ وہ اس پروڈکشن میں اپنے Wicked کے ساتھی اداکار جوناتھن بیلی کے ساتھ نظر آنے والی تھیں، لیکن اب ان کے کردار کے لیے نئے اداکار کا انتخاب کیا جائے گا۔ اس طرح ایٹرنل سن شائن ٹور کے اختتام کے بعد آریانا گرانڈے نے اپنی مصروف عوامی زندگی سے ایک طویل وقفہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ ان کی واپسی کی کوئی حتمی تاریخ سامنے نہیں آئی، تاہم لندن میں ان کا جذباتی الوداع اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ وہ فی الحال اپنی نجی زندگی اور ذاتی حدود کو ترجیح دینا چاہتی ہیں۔ عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ آریانا گرانڈے نے مستقل طور پر شوبز چھوڑنے کے بجائے صرف کچھ عرصے کے لیے عوامی زندگی اور میڈیا اسپاٹ لائٹ سے عارضی کنارہ کشی (وقفہ) کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم، تازہ ترین اطلاعات کے مطابق انہوں نے اپنی آنے والی فلم کی تشہیر کے لیے اس وقفے کو کچھ وقت کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔ عوامی تنقید اور جانچ پڑتال: آریانا گرانڈے گزشتہ کچھ عرصے سے سوشل میڈیا پر اپنی ظاہری شکل، صحت اور ذاتی زندگی (بشمول ایتھن سلیٹر کے ساتھ تعلقات) کے حوالے سے شدید تنقید اور عوامی جانچ کی زد میں رہی ہیں۔ اسی دباؤ سے دور رہنے کے لیے ان کی ٹیم نے ایک 'ضروری وقفے' کا اعلان کیا تھا۔